دورِ جدید کا مسیلمۂ کذاب

گوہر شاہی

تقریظ:

جانشین مولانا لدھیانوی شیخ الحدیث مولانا مفتی نظام الدین شامزی مدظلہ

تالیف:

مولانا سعید احمد جلالپوری مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت شہید اسلام

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی آخری خواہش کی تکمیل

مکتبہ لدھیانوی

دورِ جدید کا مسیلمۂ کذّاب

گوھرشاھی

تقریظ:
جانشین مولانا لدھیانوی شیخ الحدیث مولانا مفتی نظام الدّین شامزئی مدظلہ

تالیف:
مولانا سعید احمد جلالپوری مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت شہیدِ اسلام

شہیدِ اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی آخری خواہش کی تکمیل

مکتبہ لدھیانوی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت اول ________ اکتوبر ۲۰۰۰ء

تعداد ________

قیمت ________

کمپوزنگ ________ صدیقی کمپوزرز، ماڈل کالونی

فون : ۴۵۰۴۰۰۷

ناشر ________ مکتبہ لدھیانوی، سلام مارکیٹ

بنوری ٹاؤن۔ کراچی

فون : ۷۷۸۰۳۳۷

فیکس : ۷۷۸۰۳۴۰

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی:

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں ہر شخص کو آزادی ہے کہ اسلام کے خلاف جو چاہے بکے اور جس عقیدہ کا چاہے اظہار کرے۔ دنیا میں یہ واحد اسلامی ملک ہے جہاں پر اسلام کے خلاف بولنے والے کو اگر روکنے کی کوشش کی جاتی ہے تو حکومت سے لے کر عوام الناس تک اس کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت ہو یا یوسف کذاب، گوہر شاہی ہو یا ڈاکٹر عثمانی، عتیق الرحمٰن گیلانی ہو یا محمد شیخ، جس کی مرضی جو چاہے بک دے، وہ دین بن جاتا ہے۔ یہ ایسی زرخیز سرزمین ہے جہاں ہر فتنہ کی نہ صرف کاشت ہوتی ہے بلکہ اس کی آبیاری بھی ہوتی ہے۔ شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ "جب فضل الرحمانی فتنہ عروج پر تھا، اور اسے ایوب خان کی حمایت اور حکومت کی سرپستی حاصل تھی، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ اور دیگر علماء اسلام اس کے قلع قمع میں مصروف تھے (خود حضرت شہیدؒ نے بھی اپنی تحریروں کا آغاز اس فتنہ کی سرکوبی سے فرمایا تھا)۔ میں ایک دن ظہر کی نماز کے بعد بیٹھا انہی فتنوں پر غور کر رہا تھا کہ اچانک دل ہی دل میں، میں نے اپنے اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کرتے ہوئے عرض کی : "یا اللہ آپ قادر مطلق ہیں ایک فتنہ ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا فتنہ شروع ہو جاتا ہے، کیا اسی طرح ہماری زندگی گزر جائے گی ؟ کیا اہل حق اسی طرح پریشانی کی حالت میں رہیں گے"۔ یہ گفتگو کرتے ہوئے میں روتا رہا کہ اتنے میں ایسا محسوس ہوا کہ

جیسے اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں: "کیا پھر جنت ایسے ہی مل جائے گی"۔ اس فقرہ نے گویا دل کی سلگتی آگ میں ایک ٹھنڈک کی کیفیت پیدا کردی اور سکون واطمینان نصیب ہوگیا"۔ واقعی حضرت شہیدؒ نے سچ فرمایا تھا۔

حضرت شہیدؒ کی پوری زندگی انہی باطل فتنوں کی سرکوبی میں گزر گئی، گوہر شاہی پر مقدمہ کے دوران علامہ احمد میاں حمادی نے حضرت شہیدؒ سے درخواست کی کہ وہ گوہر شاہی کے کفریہ عقائد پر مفصل کتاب یا رسالہ تحریر فرمائیں، حضرت شہیدؒ نے اپنے رفیق اور نائب مولانا سعید احمد جلالپوری زید مجدھم کو حکم دیا کہ گوہر شاہی کے کفریہ عقائد سے متعلق اس کی تحریریں جمع کریں، مولانا سعید احمد جلالپوری نے حکم کے مطابق تمام مواد جمع کیا اور حضرتؒ کی خدمت میں پیش کیا، حضرتؒ نے حکم دیا کہ تم خود ہی اس کو مرتب کرو۔ مولانا سعید احمد جلالپوری صاحب نے نہایت جانفشانی سے اس کتاب کو مرتب فرماکر حضرت شہیدؒ کے اعتماد کو جس طرح پورا فرمایا وہ خالص اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت شہیدؒ کی کرامت کا مظہر ہے۔ کاش یہ کتاب حضرت شہیدؒ کی حیات مبارکہ میں شائع ہوجاتی تو حضرت شہیدؒ کو جو مسرت ہوتی وہ مولانا سعید احمد جلالپوری کے لئے بہت بڑا سرمایۂ افتخار ہوتی، لیکن امید واثق ہے کہ حضرت شہیدؒ کی خدمت عالیہ میں جب یہ صدقہ جاریہ پہنچے گا تو آپ کو روحانی طور پر جو مسرت حاصل ہوگی اس کے اثرات، مولانا سعید احمد جلالپوری کے لئے عظیم ذخیرہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ مولانا سعید احمد جلالپوری کو جزائے خیر عطا فرمائے اور امت کے لئے اس کتاب کو نافع بنائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

(مولانا مفتی) محمد جمیل خان

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ:

برادر محترم مولانا سعید احمد جلالپوری زید لطفہ کو ابتداہی سے مرشد العلماء حضرت اقدس شہید مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ کی رفاقت کا شرف حاصل رہا ہے اور حضرت شہیدؒ کی اس رفاقت سے انہوں نے بہت کچھ حاصل کیا۔ حضرت شہیدؒ کی زندگی میں ہی ان کی کچھ ایسی تحریریں منظر عام پر آئیں جس میں حضرت شہیدؒ کے قلم کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی۔ جس پر حضرت اقدسؒ نے بھی اطمینان کا اظہار کیا اور اسی بنا پر بینات کی نیابتِ مدیر کی ذمہ داری حضرت شہیدؒ کے دور میں مولانا سعید احمد جلالپوری صاحب بہت اچھے انداز میں نبھاتے رہے۔ حضرت کے اس اعتماد کا سب سے بڑا مظہر یہ ہے کہ جب گوہر شاہی جیسے فتنہ کی بیخ کنی کے لئے حضرت شہیدؒ سے مستقل تصنیف کا مطالبہ ہوا تو حضرت اقدسؒ نے مولانا سعید احمد جلالپوری کو حکم دیا کہ وہ اس کتاب کو مرتب فرمائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کی تکمیل اور ترتیب میں حضرت اقدسؒ کی توجہ اور نظر کا بہت زیادہ اثر ہے۔ مولانا سعید احمد جلالپوری اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر علماء کرام کے لئے یہ بات بڑی سعادت ہے کہ اس فتنہ کی جڑیں کاٹنے کی پہلی جدوجہد اور سعی ان کے حصہ میں آئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور مولانا سعید احمد جلالپوری کے قلم کی طاقت میں اضافہ فرمائے اور امت کو گمراہی سے بچانے کا اس کو ذریعہ بنائے۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

(مفتی) نظام الدین شامزیؒ

شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

عرض مرتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ:

مرشد العلمائ، شہید ناموس رسالت سیدی ومرشدی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ حسب معمول رمضان المبارک کے بعد ۱۵ر شوال ۱۴۲۰ھ کو دفتر تشریف لائے تو اپنے خدام کو بلاکر ارشاد فرمایا کہ زیر ترتیب کتابوں میں سب سے پہلے ”دور حاضر کے تجدد پسندوں کے افکار“ کی ترتیب وتدوین کی جائے اور اسے جلد از جلد منظر عام پر لایا جائے۔ حسب ارشاد اس پر کام شروع کردیا گیا اور چند دنوں میں کتاب پیسٹنگ کے مرحلہ میں چلی گئی۔ پیسٹنگ مکمل ہوئی تو رفقائ نے حضرت شہیدؒ کو اطلاع دی کہ چند صفحات خالی رہ گئے ہیں اگر آنجناب گوہر شاہی کے نظریات وافکار سے متعلق کچھ لکھدیں تو موضوع کی مناسبت سے اسے بھی کتاب میں شامل کردیا جائے اور یوں دور حاضر کے تقریباً تمام متجددین سے متعلق قارئین کو مواد یکجا مل جائے گا۔ حضرتؒ نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور راقم الحروف کو حکم فرمایا کہ گوہر شاہی کے لٹریچر سے اس کی قابل اعتراض تحریروں، تقریروں اور اقوال واعتقادات کو جمع کر کے مجھے دیا جائے تاکہ اس پر مناسب تبصرہ کر کے کتاب کا حصہ بنایا جاسکے۔ حضرت کے ارشاد پر جب گوہر شاہی کے لٹریچر کا مطالعہ شروع کیا، تو اچھا

خاصا مواد اکٹھا ہوگیا، اب اگر اس پورے مواد کو کتاب میں شامل کیا جاتا تو کتاب کی غیر معمولی ضخامت اور اس کی اشاعت میں تاخیر کا اندیشہ تھا۔ جب حضرت شہیدؒ کی خدمت میں یہ پورا مواد پیش کیا گیا تو حضرتؒ نے ارشاد فرمایا کہ اسے مستقل کتاب کی شکل دے کر الگ شائع کیا جائے۔ چنانچہ حضرتؒ کے ارشاد، راہ نمائی اور سرپرستی میں اس پر کام شروع کردیا گیا۔

بدھ ۱۲ر صفر کو تقریباً مسودہ کی تبییض سے فارغ ہوکر راقم الحروف نے گوہر شاہی کی تحریروں اور اس کے نظریات وعقائد پر مبنی ایک سوال نامہ مرتب کرکے حضرتؒ کی خدمت میں جواب کے لئے پیش کیا تو حضرتؒ نے اسے بے حد پسند فرمایا، اس کا نہایت مختصر اور جامع جواب لکھتے ہوئے واضح کیا کہ گوہر شاہی کافر ومرتد اور ضال ومضل ہے۔

اگلے ہی دن ۱۳ر صفر ۱۴۲۱ھ صبح دس بجے حضرت، شہادت کی خلعت فاخرہ سے سرفراز ہوکر راہی جنت ہوگئے، ہمیں اور پوری امت مسلمہ کو یتیم وبے سہارا چھوڑ کر چلے گئے۔ آج حضرت کی شہادت کے ۳ ماہ بعد یہ کتاب قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ایک گونا خوشی اور مسرت کا احساس بھی ہے کہ بحمد اللہ حضرتؒ کی تحریک، تجویز اور خواہش وآرزو کی تکمیل ہوگئی ہے۔ دوسری طرف یہ احساس محرومی اور صدمہ بھی ہے کہ اگر حضرت اقدسؒ اس کتاب کو موجودہ شکل میں دیکھتے تو بلاشبہ ان کا دل ٹھنڈا ہوتا، ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے، اور بارگاہ الٰہی میں اس کی مقبولیت کی دعائیں فرماتے۔ لیکن:

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

میں اس کوشش کو حضرت اقدس شہیدؒ کے نام معنون کرتا ہوں اور دعا

کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب میرے حضرت اقدسؒ کی روح کو پہنچائیں۔ نیز دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرما کر فتنہ گوہر شاہی سے متأثر افراد کی ہدایت ورہنمائی اور غور وفکر کا ذریعہ بنائے۔ آمین

آخر میں حضرات علمائے کرام اور تمام مسلمانوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر اس میں کوئی خوبی دیکھیں تو اسے اللہ تعالیٰ کی عنایت اور میرے حضرت شہیدؒ کی توجہات اور دعاؤں کا ثمرہ سمجھیں، اور اگر اس میں کوئی غلطی اور کوتاہی نظر آئے تو اسے میری کور مغزی اور جہالت پر محمول کرتے ہوئے اس کی نشاندہی فرماویں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ واللہ الہادی وھو یھدی السبیل۔

خاکپائے شہید ناموس رسالتؐ

سعید احمد جلال پوری

فہرست

باب دوم

باب سوم

باب چہارم

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ :

انگریز نے اپنے دور استبداد میں مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے مختلف فتنے برپا کئے، ان سب سے خطرناک اور بے حد تکلیف دہ جعلی نبوت اور جھوٹے نبیوں کا فتنہ تھا، انگریز نے امت مسلمہ سے جذبۂ جہاد ختم کرنے، منصب نبوت کی تخفیف و توہین کرنے اور دین کے مسلمات کو ناقابل اعتبار بنانے کے لئے اپنے جدی پشتی غلام سے دعویٰ نبوت کرواکر امت کو کرب میں مبتلا کردیا، ملت اسلامیہ اور ہندوپاک کے مسلمان اس انگریزی نبی کے انگریزی دین کا زہر ختم کرنے اور اسکے بدبو دار لاشے کو دفن کرنے سے ابھی فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اس کے گماشتوں نے پاکستان میں اس سے ملتا جلتا ایک اور فتنہ برپا کردیا، جس کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے یک لخت پورے دین کی عمارت کو ڈھادینے کا اعلان کردیا، اس نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دوسرے شعائر اسلام کا انکار کردیا۔ حد تو یہ ہے کہ اس نے نجات آخرت کے لئے دین وایمان اور اسلام کی ضرورت کا بھی انکار کردیااس کے نزدیک ظاہر شریعت، قرآن

وحدیث اور اس کے احکام کی کوئی حقیقت نہیں، اس کے ہاں قرآن کے موجودہ تیس پاروں کی چنداں اہمیت نہیں، بلکہ اس کے پاس مزید دس پاروں کا علم ہے، جس سے وہ اپنی ذات کو روشناس کراتا ہے، رات رات بھر چلہ گاہ میں مستانی سے ہم آغوش رہنے، بھنگ اور چرس پینے سے اس کی روحانیت میں کوئی خلل نہیں آتا بلکہ الٹا ترقی ہوتی ہے، اس کا کہنا ہے کہ نعوذباللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امریکہ کے ایک ہوٹل میں اس سے ملنے آئے تھے۔ اگر سزا کا خوف نہ ہوتا تو شاید وہ نبی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیتا۔

اس کا عقیدہ ہے کہ چاند اور سورج میں اس کی تصویر ہے اور یہ قدرت کی غیر معمولی نشانی ہے، جو اس کو نہیں مانتا وہ اللہ کی عظیم نشانیوں کا منکر ہے، اسی طرح اس کا دعویٰ ہے کہ حجر اسود پر اس کی شبیہ اور تصویر آگئی ہے۔ اور جو اس کی حجر اسود کی تصویر کو نہیں مانتا وہ بھی نشان الٰہی کا منکر ہے اور یہ تصویر اس کے مہدی ہونے کی علامت ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یہ تصویر آج کی نہیں بلکہ زمانۂ قدیم سے ہے، خود آنحضرت ﷺ نے بھی نعوذباللہ حجر اسود کو اس لئے بوسہ دیا تھا کہ آپ ﷺ نے عالم ارواح کی شناسائی کی بنا پر مجھے پہچان لیا اور حجر اسود پر میری تصویر کو بوسہ دیا تھا۔ نعوذباللہ۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے اسلام کے مقابلہ میں ایک نیا دین اور مذہب وضع کر کے اپنے آپ کو ایک نئے دین کے بانی کی حیثیت سے متعارف کرایا ہے۔ اس ملعون نے مسلمات دین میں سے ہر ایک پر اپنی تنقید کے تیز و تند نشتر چلائے ہیں۔

بہ نظر غائر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ گوہر شاہی کا فتنہ دراصل مسیلمۂ پنجاب غلام احمد قادیانی کے فتنہ کا تسلسل اور اس کا عکس معلوم ہوتا ہے، چنانچہ ان دونوں فتنوں کے بانیوں اور ان کے برپا کردہ فتنہ میں کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے، مثلاً:

..... غلام احمد قادیانی پرائمری فیل تھا، اور دور حاضر کا شاتم رسول

میٹرک پاس ہے مگر دینی تعلیم سے دونوں کورے اور جاہل ہیں۔

۲..... انگریزی نبی سیالکوٹ کی عدالت کا کلرک تھا۔ تو گوہر شاہی کا پیشہ ویلڈنگ ہے۔

۳..... جعلی نبی کا باپ مرزا غلام مرتضیٰ انگریز کا وفادار تھا۔ تو جعلی مہدی کا ابا حضور فضل حسین انگریزی دور کی سرکار کا وفادار ملازم رہا ہے۔

۴..... انگریزی نبی رات بھر کمرۂ خاص میں نامحرم خادمہ بھانو سے پاؤں دبواتا تھا۔ تو امریکی مہدی رات رات بھر مستانی سے ہم آغوش رہتا ہے۔

۵..... پنجابی نبی کے فرشتے "ٹی چی ٹی چی" صاحب تھے، تو کشمیری مہدی کا پیرو مرشد شیطان ہے جو گاہ بگاہ اس کے پیشاب میں اسے نظر آتا ہے۔

۶..... ہندی مدعی نبوت نے اپنی قوم اور برادری کا نام بدل کر اپنے آپ کو مغل برلاس لکھا، تو مہدی پاکستان نے بھی اپنی مغل برادری کو خیرباد کہہ کر اپنے آپ کو "سید" باور کرایا۔

۷..... انگریزی نبی ٹانک وائن (انگریزی شراب) پیتا تھا، تو اس کا پرتو انگریزی مہدی بھنگ اور چرس سے شوق کرتا ہے۔

۸..... انگریزی نبی نے شروع شروع میں مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو مبلغ اسلام ظاہر کیا، تو اس کے فرزند ناہموار گوہر شاہی نے بھی شروع شروع میں تعویذات و عملیات کے ذریعہ مسلمانوں کا قرب حاصل کیا۔

۹...... انگریزی نبی بے مرشد تھا، تو انگریزی مہدی بھی بے مرشد ہے۔

۱۰...... انگریزی نبی اپنے آپ کو تمام مذاہب کا اوتار بتاتا تھا، تو اس کا ظل وبروز امریکی گماشتہ بھی مذہب کی قید سے آزاد اپنے آپ کو تمام مذاہب کا راہ نما سمجھتا ہے۔

۱۱...... مسیلمۂ ہند اپنے آپ کو دینی اعتبار سے ان پڑھ کہتا تھا، تو اس کا روحانی بیٹا بھی ان پڑھ ہے۔

۱۲...... انگریز کا خود کاشتہ پودا نہایت بزدل تھا، تو اس کا نقش دوم بھی ''جرأت وبہادری'' میں اس سے کم نہیں۔

۱۳...... غلام احمد قادیانی کے فتنہ کی داغ بیل انگریز بہادر نے ڈالی، تو امریکی مہدی کو امریکہ بہادر کی تائید وتعاون حاصل ہے۔

۱۴...... انگریزی نبی کی اولاد نے بھاگ کر انگلینڈ میں پناہ حاصل کی ہے، تو امریکی مہدی نے بھی امریکہ جاکر سکون کا سانس لیا۔

۱۵...... انگریزی نبی عاشق مزاج تھا، تو کشمیری مہدی بھی صنف نازک کا دلدادہ ہے۔

۱۶...... غلام احمد قادیانی قرآن کریم کی لفظی ومعنوی تحریف کا مرتکب تھا، تو گوہر شاہی بھی اس میدان میں اس سے پیچھے نہیں۔

۱۷...... دجال قادیان اپنے آپ کو ملہم اور محدث کہتا تھا، تو دور حاضر کا دجال بھی اپنے ہر قول وفعل کو امر الٰہی کا نام دیتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

۱۸...... مرزائے قادیان توہین انبیاؑ کا مرتکب تھا، تو گوہر شاہی بھی

حضرات انبیاؑ کرام علیہم السلام کی توہین کا مرتکب ہے۔

۱۹...... مرزا قادیانی گستاخ بارگاہ الٰہی تھا، تو گوہر شاہی ملعون بھی ذات باری کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرتا ہے۔

۲۰...... مرزا غلام احمد قادیانی اپنے علاوہ پوری امت کی تجہیل وتفسیق اور تضلیل وتحمیق کرتا تھا، تو گوہر شاہی بھی پوری امت کو غلط کار اور گمراہ باور کراتا ہے۔

یہ بطور نمونہ وہ چند مماثلتیں ہیں جو دور حاضر کے ان دجالوں میں پائی جاتی ہیں۔

اس ملعون نے بھولے بھالے اور سیدھے سادے مسلمانوں کو ''روحانیت'' کے نام پر، ہوس پرستوں کو عریانی اور فحاشی، اور زر پرستوں کو مال ودولت کا لالچ دے کر اپنے دام تزویر میں پھانسنے کا ایک مربوط ومنظم جال بچھا رکھا ہے۔ جو لوگ ایک بار اس کے جال میں پھنس جاتے ہیں وہ اس کے جال سے باہر نہیں آسکتے۔ قادیانی اور باطنی تحریک کی طرح ان کا ایک جاسوسی نظام ہے۔ جس کے بارے میں ذرا سی بھی یہ بھنک پڑ جائے کہ وہ ''تحریک'' سے بدظن ہو رہا ہے اس کو نہایت رازداری سے راستہ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ کوٹری کے مرکز میں ایک خاتون کا قتل، پھر اسے طبعی موت قرار دینا، مقتولہ کے وارثوں کا گوہر شاہی کے خلاف ایف۔آئی۔آر درج کروانا اور اس مقدمہ سے گوہر شاہی کا صاف صاف بچ کر نکل جانا کسی سے پوشیدہ نہیں۔

گوہر شاہی کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں، اس کے اندرون وبیرون ملک اثر ونفوذ اور سیدھے سادے مسلمانوں کے دین وایمان پر شب خون کے خطرات کے پیش نظر دین دار طبقہ خاصا فکر مند تھا۔ چنانچہ اہل دین کی جانب سے بار بار مطالبہ کیا گیا کہ اس

فتنہ کے بانی مبانی کی اصلیت و حقیقت، اس کی تحریک کا پس منظر، اس کے عقائدو نظریات اور اسکے عزائم کی روشنی میں علماءِ امت کی آراء کو کتابی شکل میں مرتب کر کے امت مسلمہ کی راہ نمائی کی جائے۔

متعدد بار نجی سوالوں اور خطوط کے جواب میں تو یہ لکھا اور بتلایا جا چکا ہے کہ یہ شخص ضال و مضل اور گمراہ ہے مگر یہ مطالبہ برابر جاری رہا کہ اس فتنہ کی تردید پر مستقل ایک مجموعہ آنا چاہئے، اس لئے مختصراً اس شخص کے حالات، اس کی شخصیت، خاندانی پس منظر، تحریک کی ابتداء، اسکا نام نہاد روحانی سفر، اس کے عقائدو نظریات، علماءِ امت کے فتاویٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس کے تعاقب کی روئیداد درج کی جاتی ہے۔ لہٰذا اس کتاب کو چار ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے:

پہلا باب : حالات۔ خاندانی پس منظر اور تحریک کا قیام

دوسرا باب : عقائدو نظریات،

تیسرا باب : دیوبندی، بریلوی اور حرمین کے علماء کے فتاویٰ

چوتھا باب : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس کا تعاقب عدالتی کارروائی اور اس کے خلاف ہونے والے فیصلوں کی روئیداد۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس فتنہ کے شر سے محفوظ رکھے، اور اس فتنہ کو نیست ونابود فرمائے آمین۔

واللہ الہادی وھو یھدی السبیل

سعید احمد جلال پوری

باب اول

حالات اور خاندانی پس منظر :

نام : ریاض احمد گوہر شاہی ولد فضل حسین مغل، ڈھوک گوہر شاہ راولپنڈی۔ (اخبار سر فروش یکم تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۸ء)

ولادت : ۲۵ نومبر ۱۹۴۱ء ڈھوک گوہر شاہ راولپنڈی۔

تعلیم : گاؤں ڈھوک گوہر شاہ میں ہی مڈل تک پڑھا۔ پرائیویٹ میٹرک کی۔ اس کے بعد موٹر مکینک اور ویلڈنگ کا کام سیکھا۔ موٹر مکینک اور ویلڈر کی حیثیت سے اپنے گاؤں میں عملی زندگی کا آغاز کیا۔ (سر فروش یکم تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۸ء)

خاندانی پس منظر :

ریاض احمد گوہر شاہی، بابا گوہر علی شاہ کی پانچویں پشت سے ہے، یہ اپنے آپ کو سید کہتا ہے، مگر اصلاً یہ مغل ہے۔ باپ سرکاری ملازم تھا۔

گوہر علی شاہ سری نگر کشمیر کا رہائشی تھا۔ کشمیر میں اس پر قتل کا الزام تھا۔ انگریز حکومت نے قتل کے جرم میں گرفتار کرنا چاہا، وہ جان بچانے اور گرفتاری سے بچنے کیلئے کشمیر سے راولپنڈی آگیا۔ مگر ریاض احمد گوہر شاہی کہتا ہے کہ اس کا بابا (گوہر علی شاہ) کشمیر سے اس لئے بھاگا تھا کہ ایک دفعہ کچھ ہندوؤں نے ایک مسلمان لڑکی اغوا کرلی تو اس نے سات ہندو مار دیئے۔

بہر حال گوہر علی شاہ کشمیر سے بھاگ کر راولپنڈی میں نالہ لئی کے پاس رہائش پذیر رہا۔ جب یہاں پر پولیس کا خطرہ ہوا تو فقیری کا روپ دھارا اور فقیر بن کر تحصیل گوجر خان کے ایک جنگل میں ڈیرہ لگایا۔ ضعیف الاعتقاد لوگوں نے جب اس آدمی کو اتنے عرصہ سے اس جنگل میں ڈیرہ لگائے بیٹھے دیکھا تو اس کو پیر فقیر سمجھ کر اس کے پاس آنے جانے لگے۔ اب گوہر علی شاہ نے لوگوں پر اپنی جھوٹی فقیری کا ایسا جادو کیا کہ لوگ اس کے مرید بن گئے، اور عقیدت میں آکر اس جنگل کا رقبہ جو ان کی ملکیت تھا اس کو نذرانہ میں پیش کر دیا۔ اب یہ خاموشی سے اس جنگل پر قابض ہو گیا۔

وجۂ تسمیہ ڈھوک گوہر علی شاہ :

اب اسی جنگل کے رقبے پر ایک نئی بستی آباد ہو گئی۔ گوہر علی شاہ کے نام کی مناسبت سے اس کو ڈھوک گوہر علی شاہ کہا جانے لگا۔

اپنی زندگی کے آخری ایام میں گوہر علی شاہ کسی بات پر ناراض ہو کر بکر منڈی راولپنڈی چلا گیا۔ اور وہیں اس کی وفات ہو گئی۔ مرنے کے بعد اس کے مریدین اس کو ڈھوک گوہر علی شاہ میں لائے اور دفن کر کے اس کا مزار بنادیا۔ ادھر بکر منڈی میں جہاں گوہر علی شاہ پیر بن کر بیٹھا کرتا تھا۔ وہاں اس کے متعلقین نے گوہر علی شاہ کی گدڑی اور لاٹھی کو زمین میں دبا کر اس کا دربار بنادیا۔ قصہ مختصر! اب گوہر علی شاہ کے

دو مزار ہیں ایک گاؤں ڈھوک گوہر علی شاہ اور دوسرا بکر منڈی راولپنڈی۔ اس مذکورہ بالا عبارت کا اعتراف خود ریاض احمد گوہر شاہی نے بھی کیا ہے۔

(مینارۂ نور۔ ص: ۷ تا ۹۔ پندرہ روزہ صدائے سرفروش یکم دسمبر تا پندرہ دسمبر ۱۹۹۸ء)

"روحانی سفر" :

گوہر علی شاہ تو فوت ہو گیا۔ لیکن اس کی پانچویں پشت سے ایک بیٹا ہوا، جس کا نام ریاض احمد رکھا گیا۔ دینی اعتبار سے جاہل اس نوجوان نے موٹر مکینک کی دوکان کھولی مگر غالباً یہ کاروبار نفع بخش ثابت نہ ہوا تو حصول روزگار کے لئے اس نے کوئی دوسرا دھندا اپنانے کا منصوبہ بنایا، سوچا ویسے تو پیسے کمانا مشکل ہے، کیوں نہ پیری مریدی کا دھندا شروع کیا جائے۔ چنانچہ اس نے مزاروں کے چکر شروع کر دیئے، اور ایک عرصہ تک وہ اس کے لئے سرگرداں رہا، جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے :

> "جب سن بلوغت کو پہنچا تو فقیری کا شوق انتہا کو پہنچ چکا تھا، مگر سیرابی کسی طریقہ سے نہ ہو رہی تھی۔ ایک پولیس انسپکٹر سے بیعت ہو گیا، انہوں نے نماز پڑھنے کی تاکید کی اور تسبیح اللہ ہو پڑھنے کی بتائی۔ تقریباً ایک سال بعد نمازیں بھی ختم ہو گئیں۔ کچھ دنوں بعد نواب شاہ سے ایک رشتہ دار آگئے ...... انہوں نے کہا تو جام داتار کے دربار چلا جا...... میں جام داتار کے دربار پہنچا، جمعرات کا دن تھا، رقاصائیں سندھی میں کچھ پڑھ رہی تھیں۔ سب زائرین بچے، جوان، بوڑھے ان کی طرف متوجہ تھے۔ (وہاں بھی کچھ نہ بنا)" (روحانی سفر۔ ص: ۴ تا ۷ باختصار)

گوہر شاہی چوبیس سال کی عمر میں اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سرگرم ہوگیا۔ اس کے لئے اس نے درباروں اور مزاروں کے چکر لگانے شروع کردیئے۔ کئی سال تک سہون شریف کے پہاڑوں اور لال باغ میں چلّے اور مجاہدے کا ڈرامہ بھی رچایا۔ مگر گوہر مراد حاصل نہ ہوا۔ (روحانی سفر ص : ۱۳تا۱۶)

اس مقصد کیلئے جام داتار اور بری امام کے دربار پر بھی رہا۔ نشہ بازوں اور چرسیوں کے پیچھے بھی دوڑ لگائی کہ کوئی پیر بننے کا طریقہ بتلادے مگر کامیابی حاصل نہ ہوسکی، کئی لوگوں سے بیعت کی اور توڑ دی۔ اب ریاض احمد گوہر شاہی خود بہ خود ولی بننے کے منصوبہ پر عمل درآمد کرنے کا سوچنے لگا۔ جیسا کہ وہ لکھتا ہے :

”میں نے اپنی ناکامی کا اشارہ پاکر بھی واپس لوٹنا چاہا لیکن سوچا مرشد تو ابوبکر حواری کا بھی نہ تھا! وہ کیسے کامیاب ہوئے؟ جب گھر سے نکل پڑا ہوں پوری قسمت آزمالوں...... عجب مستی ہے۔ سمجھتا ہوں کہ فقیر بن گیا۔ آزمائش کے لئے چڑیوں کو حکم دیتا ہوں۔ ادھر آؤ۔ وہ نہیں آتیں۔ پھر کہتا ہوں کہ اچھا مر جاؤ۔ وہ نہیں مرتیں۔ پھر سمجھتا ہوں کہ ابھی فقر ادھورا ہے......“

(روحانی سفر۔ ص : ۷)

ریاض احمد گوہر شاہی کی دجالی گدھے پر سواری :

پیری مریدی کے شوق میں گوہر شاہی نے کیا کیا پاپڑ بیلے؟ اور شیطان ملعون نے اسے کس کس طرح نچایا؟ ملاحظہ ہو :

”آج عصر کی نماز کے بعد جب سفر شروع ہوا تو ایک گدھا میرے بائیں جانب میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ میں نے اسے نظر انداز کردیا کہ خود ہی تھک کر الگ ہوجائے گا۔ لیکن جب سے وہ ساتھ لگا خیالات بدلنا شروع ہوگئے کہ رات آنے والی ہے۔ جنگل میں پتہ نہیں کیسے کیسے درندے ہوں گے، ابھی تیرا حکم چڑیاں بھی نہیں مانتیں تو ان درندوں سے کیا نپٹے گا۔ وہ تجھے کھاجائیں گے اور تو دھوبی کے کتے کی طرح نہ دین کا نہ دنیا کا، اسی طرح مارا جائے گا۔ بڑی مشکلات سے ان خیالات پر قابو پاتا ہوں، پھر ایک شعر کانوں میں گونجتا ہے :

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

اب شعر کے بارے میں باربار سوچتا ہوں۔ اتنے میں میری نظر گدھے پر جاپڑی وہ مجھے دیکھ کر ہنستا ہے۔ میں پریشان سا ہوگیا کہ یہ کیسا گدھا ہے جو ہنس رہا ہے؟ اب وہ مجھے آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے اور آواز بھی آتی ہے کہ میرے اوپر سوار ہوجاؤ، میں ہٹتا ہوں اور بچتا ہوں۔ پھر گدھے کے ہونٹ ہلتے ہیں، جیسے کچھ پڑھ رہا ہو، جوں جوں اس کے ہونٹ ہلتے گئے میں اس کی طرف کھنچتا گیا اور آخر خود بہ خود اس کے اوپر سوار ہوگیا۔ وہ گدھا تھوڑی دیر بھاگا اور پھر ہوا میں اڑنے لگا۔ میں نے باقاعدہ راوی، چناب

کے دریا عبور کرتے دیکھا، اپنے گاؤں کے اوپر بھی پرواز کی۔ یعنی اس گدھے نے پورے پاکستان کی سیر کرادی اور پھر مجھے وہیں اتارا جہاں سے اٹھایا تھا۔ اب فقیری کے سب نشے ہرن ہو چکے تھے۔ اپنی حالت اور حماقت پر غصہ آرہا تھا۔ میں جلد اپنے وطن پہنچ کر دنیا کے عیش چکھنا چاہتا تھا۔ میں جلدی جلدی قدموں سے جام داتار کے دربار کی طرف رات دن سفر کر کے پہنچا۔ میرے بھوئی میری تلاش میں وہاں پہنچ چکے تھے۔ مجھے اس حالت میں دیکھا تو پوچھا۔ کیا ارادہ ہے ؟ میں نے کہا بس منزل پالی ہے، اب واپس چلتے ہیں۔" (روحانی سفر۔ ص: ۷۔۸)

نہ نماز، نہ روزہ :

الغرض گوہر شاہی شیطانی چکر میں پھنس گیا، نماز روزہ چھوٹ گئے، دین اور اہل دین سے نفرت ہو گئی، جھوٹ فراڈ شعار بن گیا، سینماؤں اور تھیٹروں میں رات دن کٹنے لگے۔ گویا بیس سال کی عمر سے ہی وہ پکا بے دین ہو گیا، چنانچہ وہ لکھتا ہے :

"اس دن کے بعد یعنی بیس سال کی عمر سے تیس سال کی عمر تک اسی گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی۔ جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی۔ پیروں فقیروں اور عالموں سے چڑ ہو گئی اور اکثر محفلوں میں ان پر طنز کرتا۔ شادی کر لی تین بچے ہو گئے اور کاروبار میں مصروف ہو گیا۔ زندگی کا مطلب یہی سمجھا کہ تھوڑے دن کی زندگی ہے عیش کر لو۔ فالتو وقت سینماؤں اور

تھیٹروں میں گزارتا۔ روپیہ اکٹھا کرنے کیلئے حلال و حرام کی تمیز بھی جاتی رہی۔ کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا یہی سمجھئے کہ نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی۔ سوسائٹیوں کی وجہ سے...... مرزائیت کا اثر ہو گیا۔" (روحانی سفر۔ ص: ۸۔۹)

باطنی لشکر کی سالاری :

اس کے برعکس گوہر شاہی کی زیر طبع مگر ضبط شدہ کتاب "دین الٰہی" میں اس کا مرید یونس الگوہر اپنے پیر کے اس حقیقت پسندانہ اعتراف کے تاثر کو زائل کرنے کے لئے اپنے پیر کی تردید کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ۲۵ سال کی عمر میں جسہ گوہر شاہی کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نوازا گیا۔ ان دونوں تصریحات میں صحیح کیا ہے ؟ اور جھوٹ کیا ؟ قارئین خود فیصلہ فرمائیں۔ چنانچہ گوہر شاہی کا مرید لکھتا ہے :

"۱۹ سال کی عمر میں جسہ توفیق الٰہی آپ کے ساتھ لگا دیا گیا تھا جو ایک سال رہا اور اس کے اثر سے کپڑے پھاڑ کر صرف ایک دھوتی میں جام داتار کے جنگل میں چلے گئے تھے۔ جسہ توفیق الٰہی عارضی طور پر ملا تھا، جو کہ ۱۴ سال غائب رہا، اور پھر ۱۹۷۵ء میں دوبارہ سہون شریف کے جنگل میں لانے کا سبب یہی جسہ توفیق الٰہی ہی تھا۔

۲۵ سال کی عمر میں جسہ گوہر شاہی کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نوازا گیا، جس کی وجہ سے ابلیسی لشکر اور دنیاوی شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے۔ جسہ توفیق الٰہی اور

طفل نوری، ارواح، ملائکہ اور لطائف سے بھی اعلیٰ (Special) مخلوقیں ہیں، ان کا تعلق ملائکہ کی طرح براہ راست رب سے ہے، اور ان کا مقام، مقام احدیت ہے۔

۳۵ سال کی عمر میں ۱۵ رمضان ۱۹۷۶ء کو ایک نطفۂ نور قلب میں داخل کیا گیا، پھر عرصے بعد تعلیم و تربیت کیلئے کئی مختلف مقامات پر بلایا گیا۔ ۱۵ رمضان ۱۹۸۵ میں جبکہ آپ اللہ کے حکم سے دنیاوی ڈیوٹی پر حیدر آباد مامور ہو چکے تھے، وہی نطفۂ نور طفل نوری کی حیثیت پا کر مکمل طور پر حوالے کر دیا گیا، جس کے ذریعے دربار رسالت میں تاج سلطانی پہنایا گیا۔ طفل نوری کا بارہ سال کے بعد مرتبہ عطا ہوتا ہے۔ لیکن آپ کو دنیاوی ڈیوٹی کی وجہ سے یہ مرتبہ ۹ سال میں ہی عطا ہو گیا۔"

(دین الٰہی۔ ص: ۸)

گوہر شاہی کے پیٹ میں کتا:

ہم نے شروع میں لکھا تھا کہ گوہر شاہی فتنہ بھی فتنۂ قادیانیت کا تسلسل ہے چنانچہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تئیں حمل کا اقرار کرتا ہے ٹھیک اسی طرح گوہر شاہی لکھتا ہے کہ اس کے پیٹ میں بھی ناف کی جگہ بچے کی طرح رونے کی آواز آتی ہے۔ لکھتا ہے:

"ایک دن ذکر کی ضربیں لگا رہا تھا دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کا موٹا تازہ کتا سانس کے ذریعے باہر نکلا اور بڑی تیزی سے

بھاگ کر دور پہاڑی پر بیٹھ کر مجھے گھورنے لگا اور جب ذکر کی مشق بند کی تو دوبارہ جسم میں داخل ہو گیا۔ اب دوران ذکر گاہے بگاہے میں اس کتے کو دیکھتا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ کافی کمزور ہو چکا تھا۔ ایک دن ایسا بھی آیا کہ وہ جسم سے نکلتا لیکن کمزور ہونے کی وجہ سے بھاگ نہ سکتا۔ اللہ ہو کی ضربوں سے اس طرح چیختا چلاتا جیسے اسے کوئی ڈنڈوں سے مار رہا ہو۔ اب کئی دنوں سے اس کا جسم سے نکلنا بند ہو گیا تھا لیکن دوران ذکر ناف کی جگہ بچے کی طرح رونے کی آواز آتی کہ ہائے میں مر گیا! ہائے میں جل گیا!۔

تقریباً تین سال بعد جہاں سے رونے کی آواز آتی تھی اب کلمہ کی آواز آنا شروع ہو گئی اور دن بدن یہ آواز بڑھتی گئی۔ ناف کی جگہ ہر وقت دھڑکن رہتی جیسے حاملہ کے پیٹ میں بچہ ہو۔ ایک دن ذکر میں مشغول تھا جسم سے پھر کوئی چیز باہر نکلی۔ دیکھا تو ایک بکرا میرے سامنے ذکر سے جھوم رہا تھا۔ کبھی وہ بکرا میرے جسم میں داخل ہو جاتا اور کبھی میرے ساتھ ساتھ رہتا۔

کچھ ماہ بعد اس بکرے کی شکل بدلنا شروع ہو گئی کبھی تو وہ مجھے بکرا دکھائی دیتا اور کبھی میری شکل بن جاتا۔ اب وہ میری شکل بن چکا تھا۔ فرق صرف آنکھوں میں تھا، اس کی آنکھیں گول اور بڑی تھیں، میرے ساتھ ذکر میں بیٹھتا، میرے ساتھ نماز پڑھتا اور کبھی کبھی مجھ سے باتیں بھی کرتا۔ اور ایک دن اس نے اپنا سر قدموں میں رکھ دیا اور کہا اے باہمت شخص! جانتا ہے میں

کون ہوں؟ میں نے کہا خبر نہیں۔ کہنے لگا میں تیرا نفس ہوں۔ میں اور میرے مرشد نے تجھے دھوکہ دینے کی بڑی کوشش کی لیکن تیرا مرشد کامل تھا جس نے تجھے بچالیا۔ میں نے کہا میرا مرشد کون؟ اس نے کہا جس سایہ سے تجھے ہدایت ہوئی وہ تیرا مرشد تھا۔ اور جس کی وجہ سے تجھے بدگمانی ہوئی وہ میرا مرشد ابلیس تھا، جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا۔ جو "مصنوعی رسول" بن کر آیا تھا وہ بھی میرا ہی مرشد تھا اور اس وقت جس نے تجھے سجدۂ ابلیس سے بچالیا وہی تیرا مرشد تھا۔"

(روحانی سفر۔ ص: ۲۱ تا ۲۲)

انجمن سرفروشان اسلام کی بنیاد :

گوہر شاہی نے اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سندھ کے پسماندہ اور غیر تعلیم یافتہ، پیر پرست اور سید کے نام پر کٹ مرنے کا جذبہ رکھنے والے لوگوں کو پھانسنے کے لئے منتخب کیا۔ چنانچہ جنگلوں، مزاروں اور دریاؤں سے واپس آکر حیدر آباد کے قریب جام شورو ٹیکسٹ بک بورڈ کے عقب میں جھونپڑی ڈال کر بیٹھ گیا۔ چھ ماہ تک وہ اس میں اپنا کاروبار چلاتا رہا۔

اس دوران اس نے جن بھوت نکالنے کا کام شروع کر دیا۔ کمزور عقیدہ والے لوگ آنے لگے۔ سکیورٹی پولیس نے بھی پیر کی مشکوک حرکات کا جائزہ لینا شروع کیا۔ حتیٰ کہ قریب ہی ایک درخت پر کیمرہ بھی فٹ کر دیا تا کہ نگرانی ہو سکے۔

اب پیر وہاں سے کھسکنا چاہتا تھا لیکن کوئی جواز نہیں مل رہا تھا۔ بابا (گوہر علی

شاہ) کی طرح اب اس کے پیچھے بھی پولیس لگی ہوئی تھی۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ :

"أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ"

ادھر میڈیکل کے طلبہ کو گمراہ کرنے پر وہاں کے پرنسپل کو غصہ آیا۔ اس نے پیر کی جھونپڑی وغیرہ اکھڑوا ڈالی، پیر کو تو بہانہ چاہئے تھا، لہٰذا وہاں سے بھاگا اور سیدھا حیدر آباد سرے گھاٹ جا پہنچا۔ یہاں آتے ہی پیری مریدی کا دھندہ دوبارہ شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں گوہر شاہی لکھتا ہے :

"روحانی حکم ہوا کہ حیدر آباد واپس چلے جاؤ اور خلق خدا کو فیض پہنچاؤ۔ میں نے کہا اگر دنیا میں واپس کرنا ہے تو راولپنڈی بھیجدو۔ وہاں بھی خلق خدا ہے اور جب دنیا میں رہنا ہے تو پھر بال بچوں سے دوری کیا؟ حکم ہوا بال بچے یہیں منگوالینا۔ جواب میں کہا: ان کی معاش کے لئے نوکری کرنی پڑے گی۔ جب کہ میں اب دنیاوی دھندوں سے الگ تھلگ رہنا چاہتا ہوں۔ جواب آیا جو اللہ کے دین کی خدمت کرتے ہیں، اللہ ان کی مدد کرتا ہے، اور اللہ انہیں وہاں سے رزق پہنچاتا ہے جس کا انہیں گمان بھی نہیں ہوتا۔

جام شورو میں ٹیکسٹ بک بورڈ کے عقب میں جھونپڑی ڈال کر بیٹھ گئے اور ذکر قلبی اور آسیب وغیرہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ وہ لوگ جو سہون سے واقفیت رکھتے تھے آنا جانا شروع ہو گئے اور میری ضروریات کا وسیلہ بن گئے۔ اب یہاں بھی لوگوں کا تانتا بندھا رہتا۔ سکیورٹی پولیس پیچھے لگ گئی اور

چھپ چھپ کر حرکات کا جائزہ لیتی۔ حتیٰ کہ ایک کیمرہ بھی قریبی درخت پر فٹ ہو گیا۔ یونیورسٹی اور میڈیکل کے طلبہ آتے۔ ذکر و فکر کی باتیں سنتے۔ ان کو بھی ذکر کا شوق پیدا ہوا۔ پرنسپل کو پتہ چلا، جو دوسرے عقائد کا تھا۔ ان کو سختی سے منع کیا۔ لیکن وہ باز نہ آئے۔ اور ایک دن پرنسپل نے چوکیداروں کو حکم دیا: یا جھونپڑی اکھاڑ دو یا استعفیٰ دیدو۔ صبح کے وقت کچھ چوکیدار میرے پاس آئے اور کہا ہمیں جھونپڑی اکھاڑنے کا حکم ملا ہے۔ ہم نے کوئی مداخلت نہ کری اور جھونپڑی اکھاڑ کر سامان دور پھینک دیا۔

اب حیدر آباد سرے گھاٹ میں رہنے لگا۔ یہاں بھی لوگ آنا شروع ہو گئے۔ لوگ بڑی عقیدت سے ملتے۔ سوچا کیوں نہ ان سے دین کا کام لیا جائے۔ سب سے پہلے عمر رسیدہ بزرگوں سے ذکر قلب کی باتیں کریں۔ انہوں نے تسلیم کیا اور خوب تعریف بھی کری لیکن عمل کے لئے کوئی بھی تیار نہ ہوا۔ پھر سوچا علمائے دین سے مدد لی جائے۔ کئی عالموں سے ملا۔ یہ لوگ ظاہر ہی کو سب کچھ سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک ولایت بھی علم ظاہری میں تھی۔ بلکہ اکثر عامل قسم کے مولوی پیر فقیر بنے بیٹھے تھے۔ بہت کم عالموں نے علم باطن پر صرف گردن ہلائی، اکثر مخالفت پر اتر آئے۔ پھر ان عابدوں، زاہدوں سے بیزار ہو کر نوجوانوں کی طرف رخ کیا چونکہ انکے قلب ابھی محفوظ تھے۔

دلوں نے دل کی بات تسلیم کرلی، اور انہوں نے عملاً لبیک کہا۔ اور پھر وہ نسخۂ روحانیت بازاروں میں بجنا شروع ہو گیا۔ پھر وہ نکتۂ اسم ذات گلیوں محلوں اور مسجدوں میں گونجا۔ پھر لوگوں کے قلبوں میں گونجا۔ جب اس کے خریدار زیادہ ہو گئے تو نظام سنبھالنے کے لئے انجمن سرفروشان اسلام پاکستان کی بنیاد رکھی گئی۔"

(روحانی سفر۔ ص: ۳۸۔۳۹)

حیدر آباد سرے گھاٹ میں جب گوہر شاہی کی ارتدادی سرگرمیاں بڑھیں اور سیدھے سادے لوگ روحانیت کے نام پر اس کے پاس آنے لگے تو اس نے باقاعدہ اپنا مرکز بنانے کا منصوبہ بنایا، اس کے لئے اس نے کوٹری کی خورشید کالونی کو منتخب کیا، اور ۱۹۸۰ء سے باقاعدہ اپنی جماعت "انجمن سرفروشان اسلام" کا اعلان کیا خود اس کا سرپرست بن گیا اور اپنی جماعت کا شناختی نشان "دل" منتخب کیا۔

گوہر شاہی کا کردار:

گوہر شاہی اپنے تئیں روحانی بزرگ، مامور من اللہ، مہدی اور تمام انسانوں کا نجات دہندہ تصور کرتا ہے۔ مگر اس کا ذاتی کردار نہایت بھیانک اور قابل نفرت ہے۔ وہ مال و زر کا پجاری، عیش و عشرت کا دلدادہ اور شہرت کا بھوکا ہے۔ نشہ بازی، چرس اور بھنگ اس کے نزدیک حلال ہے، اور غیر محارم سے اختلاط اس کے مذہب کا خصوصی امتیاز ہے، بلکہ یہی وہ جال ہے جس کے ذریعہ وہ مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔ وہ اولیاء اللہ سے لیکر حضرات انبیاء کرام اور ذات الٰہی کی گستاخی تک کا مرتکب ہے۔ اس کے نزدیک اسکی اپنی ذات اور اس کے خود ساختہ مذہب کے

علاوہ سب کچھ نا قابل اعتبار ہے۔ وہ قرآن کریم کی تحریف اور انکار حدیث سے بھی نہیں چوکتا۔ اسے علمأ سے نفرت ہے اور شریعت سے چڑ ہے۔

گوہر شاہی روحانیت کے نام پر بھنگ اور چرس پیتا رہا ہے۔ مگر اس کو سند جواز عطا کرنے کے لئے ایک طویل شیطانی چکر کا سہارا لیتا ہے ؟ اور وہ بھنگ اور چرس کو حلال ثابت کرنے کے لئے کتنے اولیأ اللہ کی توہین و تذلیل کا ارتکاب کرتا ہے ؟ ملاحظہ ہو :

> ”سہون شریف سے سیدھا مستانی کی جھونپڑی میں پہنچا اور لیٹ گیا۔ اتنے میں مستانی باادب کھڑی ہو گئی اور مجھے بھی کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔ میں بھی مستانی کی طرح باادب کھڑا ہو گیا، مستانی نے کہا قلندر پاک اور بھٹ شاہ والے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ریاض کو آج گھر کی یاد ستا رہی ہے، کافی کوشش کرتا ہے کہ بھول جاؤں مگر بھول نہیں پاتا۔ اس کو ایک گلاس بھنگ کا پلادو تاکہ ذہن سے سب خیال نکل جائیں۔ اس کے بعد مستانی نے جھک کر سلام کیا اور بیٹھ کر بھنگ کوٹنے لگی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ اب ضرور بھنگ پئے گا لیکن وہ بھنگ کوٹتی رہی اور میں چلہ گاہ کی طرف چل دیا۔ آج چلہ گاہ میں جب ذکر سے فارغ ہوا تو اونگھ آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں ایک بزرگ سفید ریش چھوٹا قد میرے سامنے موجود ہے اور بڑے غصے سے کہہ رہا ہے کہ تو نے بھنگ کیوں نہیں پی ؟ میں نے کہا شریعت میں حرام ہے۔ اس نے کہا شرع اور عشق میں فرق ہے۔ کوئی بھی نشہ جس سے فسق و فجور

پیدا ہو، بہن بیٹی کی تمیز نہ رہے، خلق خدا کو بھی آزار ہو۔ واقعی وہ حرام ہے اور جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے، یکسوئی قائم رہے، خلق خدا کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو، وہ مباح بلکہ جائز ہے۔ پھر اس نے کہا قرآن مجید میں صرف شراب کے نشے کی ممانعت ہے۔ جو اس وقت عام تھی ۔ بھنگ چرس کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا، صرف علمأ نے اس کے نشے کو حرام کہا ہے۔ اگر بات صرف نشے کی ہے، تو پان میں بھی نشہ ہے، تمباکو میں بھی نشہ ہے، اناج میں بھی نشہ ہے، عورت میں بھی نشہ ہے، دولت میں بھی نشہ ۔ تو پھر سب نشے ترک کر دو۔ اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے ہیں اور میں پی جاتا ہوں اور اس کو بے حد لذیذ پایا۔ سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے۔ خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا، جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا، اب میرے پاؤں خود بخود مستانی کی جھونپڑی کی طرف جانے لگے۔ مستانی نے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور کہا رات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے۔ تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہوگا یہی ہے شراب طہورا! مستانی نے کہا بھٹ شاہ والے حکم دے گئے ہیں اس کو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا پیوں ؟ یا نہ پیوں ؟ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کیونکہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ ان کی ولایت مسلم تھی لیکن ان سے بظاہر کئی خلاف شریعت کام سرزد ہوئے

جیسا کہ سمن سرکار کا بھنگ پینا، لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا۔ سدا سہاگن کا عورتوں سا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا، امیر کلاں کا کبڈی کھیلنا، سعید خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا، خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا۔ قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا۔ داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا۔ حتیٰ کہ رقص کرنا، رابعہ بصری کا طوائفہ بن کر بیٹھ جانا۔ شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک ولیہ کا ننگے تن گھومنا لیکن سخی سلطان باہو نے فرمایا تھا کہ بامرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے۔ مجھے بھی ماسوائے باطن کے ظاہر میں کچھ بھی تصدیق کا ثبوت نہ تھا خیال آتا کہ کہیں پی کر زندیق نہ ہو جاؤں۔ پھر خیال آتا کہ اگر بامرتبہ ہوا تو اس لذیذ نعمت سے محروم رہوں گا۔ آخر یہی فیصلہ کیا، تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں اگر رات کی طرح لذیذ ہوا تو واقعی شراباً طہوراً ہی ہو گا۔"

(روحانی سفر۔ ص: ۳۳، ۳۴)

مستانی کے ساتھ شب باشی :

گوہر شاہی نام نہاد پیری اور چلّہ کشی کے دوران کیا کچھ گل کھلاتے رہے، اس کی تفصیلات تو وہ خود ہی بہتر جانتے ہوں گے، البتہ غیر اختیاری طور پر جو کچھ ان کی زبان سے نکل گیا، ان میں سے ایک مستانی کا "دل ربا" قصہ بھی ہے۔ اس قصہ کو پڑھنے سے اندازہ ہو گا کہ موصوف کس قدر پاک دامن اور محرمات سے کنارہ کش رہے ہوں گے؟ لکھتے ہیں :

"......بھاگا اور مستانی کی جھونپڑی میں چلا گیا۔ مستانی ایک بڑی سی رلی اوڑھے سو رہی تھی، میں اس کی رلی ہٹا کر اس کے قدموں کی طرف لیٹ گیا۔ وہ عورت شیرنی کی طرح میرے پیچھے بھاگی۔ جھونپڑی کی طرف بھی آئی مجھے کہیں نہ پا کر واپس چلی گئی اور اس واقعہ کے بعد دوبارہ کبھی بھی نظر نہ آئی۔ تقریباً آدھ گھنٹے بعد مستانی نے کروٹ بدلی اس کے پاؤں میرے سر کو لگے اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا ڈرو نہیں، میں خود ہی ہوں۔ کہنے لگی آج رات کیسے آ گئے؟ میں نے کہا ویسے ہی۔ پھر پوچھا شاید سردی لگی۔ میں نے کہا پتہ نہیں۔ اس نے سمجھا شاید آج کی اداؤں سے مجھ پر قربان ہو گیا ہے اور میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ ایک آفت سے بچا دوسری میں خود پھنسا۔ میں نے ہٹنے کی کوشش کی ایسا لگا جسم میں جان ہی نہیں، چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا فقر کیلئے دنیا چھوڑی۔ لذات دنیا چھوڑے، اپنی خوبرو بیوی چھوڑی، جنگل میں ڈیرا لگایا لیکن شیطان یہاں بھی پہنچ گیا۔ اب اللہ تعالیٰ ہی حامی و ناصر ہے کچھ دیر بعد صبح کی اذان ہوئی، جسم کو زبردست جھٹکا لگا جیسے کسی نے اٹھا دیا ہو، اس کرنٹ کو مستانی نے بھی محسوس کیا اور اس جھٹکے کے ساتھ مستانی کے ہاتھ بھی سینے سے ہٹ گئے اور میں چلہ گاہ میں چلا گیا۔"

(روحانی سفر۔ ص: ۳۰، ۳۱)

مستانی کا عشق :

"......اس واقعے کے بعد میں اور مستانی پہلے سے بھی زیادہ قریب ہوگئے...... کبھی آنکھوں میں عجیب سی مستی چھاجاتی پھر مختلف اداؤں سے باتیں کرتی۔ سیاہ چہرے کو آٹے سے سفید کرتی، لڑکیوں کی طرح اتراتی جبکہ اس کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ تھی۔ کبھی میرے ہاتھ کو پکڑ کر سینے سے لگاتی اور کبھی ناچنا شروع ہوجاتی......"

(روحانی سفر۔ص : ۳۷)

مستانی کی یاد :

روحانی سفر کے پہلے اقتباس "مستانی سے شب باشی" سے اس غلط فہمی کا امکان تھا کہ شاید گوہر شاہی مجبوراً رات بھر اس کی "ریلی" میں اس سے ہم آغوش پڑے سوتے رہے ہوں گے، مگر درج ذیل اقتباس سے یہ غلط فہمی دور ہوجاتی ہے کہ موصوف کو مستانی سے ایک "خاص" تعلق تھا، جب ہی تو اس کی یاد ستارہی ہے۔ لکھتے ہیں :

"آج لطیف آباد میں پھر مستانی کا خیال آیا اور چاہا کہ اس کو اپنے پاس رکھ لوں تاکہ اسے بھی راہ راست مل جائے۔ پھر خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میری بیوی کو بھی موالن بنادے اور خیال ترک کردیا۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد پھر اس کی یاد ستائی کہ اس نے کچھ دن خدمت کی ہے۔ اسے بھی کچھ نہ کچھ صلہ ملنا چاہئے۔ سہون شریف، بھٹ شریف، جئے شاہ نورانی سب

جگہ اس کا پتہ کیا مگر کہیں اس کا سراغ نہ ملا کیونکہ میں حلیہ سے اس کا پتہ کرتا؟ کچھ اسے مستانی اور کچھ لاہورتن کے نام سے پکارتے تھے۔"

(روحانی سفر۔ص : ۴۴)

غیر محارم سے جسم دبوانا :

گوہر شاہی عیاری اور مکاری میں اپنے پیش رو غلام احمد قادیانی سے کسی طرح پیچھے نہیں، چنانچہ وہ اپنی فحاشی کو بزرگی باور کرانے کے لئے حقائق کو تصورات کا رنگ دیتا ہے کہ اگر کبھی اس کے غیر محارم سے اختلاط کا راز کھل جائے تو یہی سمجھا جائے کہ کوئی دوسری مخلوق ہوگی، جو اس سے فیض حاصل کرنے آتی ہوگی، چنانچہ وہ اپنے ایک ایسے ہی ڈھونگ کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے :

"دوسری رات بھی وہ عورتیں آئیں جب قریب سے اتراکر گزررہی تھیں تو آواز آئی۔ اس کو اللہ نے عزت دی ہے تم بھی اس کی تعظیم کرو اور اس آواز کے ساتھ وہ کمر تک جھک گئیں اور شرمندہ ہوکر چلی گئیں۔ جب کبھی دل پریشان ہوتا یا بچوں کی یاد ستاتی تو وہی عورتیں ایک دم ظاہر ہوجاتیں۔ دھمال کرتیں اور پھر کوئی نعت پڑھتیں اور وہ پریشانی کا لمحہ گزر جاتا اور کبھی جسم میں درد ہوتا تو وہ آکر دبادیتیں جس سے مجھے سکون ملتا۔"

(روحانی سفر۔ص : ۱۶)

میں چلہ میں ہوں ورنہ ! :

گوہر شاہی کو ایک نوجوان عورت نے اپنے پیٹ پر ہاتھ لگانے کی دعوت دی

تو موصوف نے اس دعوت گناہ سے بچنے کا جو عذر پیش کیا وہی بتلاتا ہے کہ اسے چلہ پورا کرنے کی مجبوری تھی ورنہ وہ اس خاتون کی خواہش پوری کر دیتا، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"ایک دوپہر کو میں چشموں کی طرف چلا گیا، راستے میں ایک نوجوان عورت لیٹی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بڑی عاجزی سے پکارا کہ سائیں بابا ادھر آؤ۔ میں اس کے قریب چلا گیا...... پھر کہنے لگی اچھا ہاتھ لگا کر دیکھو پیٹ میں بچہ ہے یا نہیں؟ میں نے کہا کسی عورت کو دکھانا، کہنے لگی اس وقت تم ہی سب کچھ ہو اور پھر بانہوں سے لپٹ گئی اس کی آنکھیں بلور کی طرح چمک رہی تھیں۔ اور میں بانہوں سے چھڑانے کی کوشش کرتا رہا لیکن گرفت سخت تھی، آخر میں نے عاجزی سے کہا اے محترمہ مجھے چھوڑ دے۔ میں اس وقت چلّہ میں ہوں اور جلالی و جمالی پرہیز کی وجہ سے دنیا کو چھوڑے ہوئے ہوں۔ کہنے لگی مجھے اس سے کیا......"

(روحانی سفر۔ ص: ۳۱)

اظہار حقیقت:

گوہر شاہی کی شخصیت و کردار کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس شخص کو حق و صداقت سے ضد اور راست گوئی سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ شاید اس نے کبھی بھولے سے بھی سچ نہیں کہا ہوگا۔ لیکن ناانصافی ہوگی اگر اس کے پہلے اور آخری سچ، اور سچے اشعار کا تذکرہ نہ کیا جائے جس میں اس نے غیر شعوری طور پر اپنی شخصیت کا تعارف کرایا ہے۔ بلاشبہ اس کے اشعار اس کی "باکمال" شخصیت پر صدفی صد صادق

آتے ہیں۔ لکھتا ہے:

نہ دیکھی اوقات اپنی نہ دیکھا وہ خاکی جثہ
نہ سمجھی بات یہ بن گئے شاباشب اولیاء

(تریاق قلب۔ ص: ۹۰)

اب سن قصہ شیطان کا ہے جو تجھ پہ غلبہ جما
روکتا ہے اس قلم کو بھی کہ میرا پردہ نہ اٹھا

کبھی تو آئے گا بن کے پیر تیرا یا فقیر کوئی
کہ تو ہے منظور نظر تجھے نمازوں سے کیا؟

کبھی کہے گا پی لے بھنگ ہے یہ شراب طہورا
دے کے عجیب و غریب چکر کرے گا تجھے گمراہ

(تریاق قلب۔ ص: ۸۹)

گوہر شاہی اور امریکی امداد:

گوہر شاہی اور اسکی ارتدادی تحریک کا پس منظر کیا ہے؟ کن مقاصد اور کن قوتوں کے اشارہ پر یہ تحریک وجود میں آئی ہے؟ اور اس کے لئے فنڈ کہاں سے آرہا ہے؟ اس کی پوری تفصیلات تو ابھی تک صیغہ راز میں ہیں، تاہم روزنامہ جنگ لندن ۷ر ستمبر ۱۹۹۹ء کے صفحہ ۵ کی اس خبر سے کسی قدر اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی کو کن قوتوں کی سرپرستی اور مالی تعاون حاصل ہے:

"روحانی سفر اور مشن کی ترویج واشاعت کے لئے گوہر شاہی کو ایک بلین ڈالر سالانہ کی پیشکش :

گزشتہ سال گوہر شاہی کے خاص نمائندے مسٹر زاہد گلزار نے امریکہ کا دورہ کیا اور وہاں مختلف مذاہب میں گوہر شاہی کی تعلیم کا پرچار کیا، اکثر لوگوں کے قلوب اللہ اللہ کرنا شروع ہوگئے اور کئی لاعلاج مریض بھی شفایاب ہوئے۔ جن میں Mr.A.Rodrigues کے علاوہ ان کے دو اور ڈائریکٹرز بھی شامل تھے، باہمی مشورے کے بعد انہوں نے سہ رکنی وفد Mr.A.Rodrigues کی سربراہی میں گوہر شاہی سے ملاقات کے لئے آئر لینڈ بھیجا۔

سہ رکنی وفد نے حضرت گوہر شاہی سے ملاقات کی، ان سے اور ان کے روحانی مشن سے بے پناہ متاثر ہوئے۔ انہوں نے جناب گوہر شاہی کو مسیحا قرار دیا۔ اس سلسلے میں اللہ کی محبت کے اس مشن و تعلیم کو پوری دنیا میں مختلف ذرائع سے پھیلانے کی غرض سے، حضرت گوہر شاہی کو ایک بلین ڈالر سالانہ امداد کی پیشکش کی۔ عنقریب چند ہی دنوں میں یہ رقم حضرت گوہر شاہی کے حوالے کر دی جائے گی۔"

(روزنامہ جنگ لندن ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء)

باب دوم

گوہر شاہی کے کفریہ عقائد

جیسا کہ پہلے بتلایا گیا ہے کہ گوہر شاہی کی تحریک کے قیام کو تقریباً بیس سال کا عرصہ ہوا ہے، اس عرصہ میں اس نے بہت محدود پیمانہ اور محتاط انداز میں اپنا لٹریچر شائع کیا ہے۔ تاکہ کم سے کم اس پر گرفت کی جا سکے۔ زیادہ تر اس کے مریدین و متعلقین نے اس کے "مواعظ" و "ملفوظات" مرتب کر کے شائع کئے ہیں۔ اس کے باوجود اس کی انجمن کی طرف سے مطبوعہ لٹریچر میں درج ذیل چند کتابیں دستیاب ہیں :

روحانی سفر، روشناس، تریاق قلب (شعری مجموعہ)، تحفۃ المجالس (کئی حصے)، رہنمائے طریقت و اسرار حقیقت، مینارۂ نور، پندرہ روزہ صدائے سرفروش حیدر آباد، اور ایک ناتمام کتاب "دین الٰہی" جو حیدر آباد میں شائع ہو رہی تھی اور پولیس کے چھاپے کے دوران اس کے چند مطبوعہ فرمے پکڑے گئے تھے، اس کتاب پر مقام اجرا ناردرن آئر لینڈ کا پتہ درج ہے۔

ان کتابوں میں اس نے جس قدر زہر اگلا ہے ذیل میں ان کے چند اقتباسات نقل کر کے اس کے کفریہ عقائد کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

قول و عمل اور تحریر و تقریر کا تضاد :

کہنے کو تو گوہر شاہی نے "انجمن" کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے اپنے مطبوعہ لٹریچر کے آخری ٹائٹل پر لکھا ہے :

"اغراض و مقاصد"

"۱...... معاشرہ کی تمام برائیوں کو قرآن و حدیث اور روحانی تعلیمات کی روشنی میں دور کرنا۔

۲...... علم شریعت کے ساتھ ساتھ علم طریقت کی تعلیم کو فروغ دینا۔

۳...... نعت خوانی، ذکر و فکر، مراقبہ، مکاشفہ کے ذریعے نوجوانوں میں عشق اللہ و عشق رسول اللہ ﷺ پیدا کرنا۔

۴...... مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کا تحفظ و فروغ دینا۔

۵...... لائبریریوں اور مدارس عربیہ کا قیام جس میں نوجوانوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا بندوبست کرنا۔

۶...... اولیاء کاملین کی تصانیف کو منظر عام پر لانا اور وقت کی اہم ضرورت کے تحت رسل و رسائل شائع کرنا۔

۷...... مسجد در مسجد، کوچہ در کوچہ محافل میلاد اور تبلیغ ذکر و فکر کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان تازہ کرنا۔

۸...... ہر گمراہ کن گروہ مثلاً منکرین قرآن و حدیث و گستاخان انبیاء کرام و اولیاء عظام سے جانی و مالی جہاد کرنا، اور اس میں مدد دینا۔

۹...... سفلی عاملوں، جاہل پیروں اور جعلی فقیروں سے (جن سے عوام پریشان ہوں) علمی و عملی جہاد کرنا۔

۱۰...... سلف صالحین اور اولیاء کاملین کے کارناموں اور انکی کرامات کو اجاگر کرنا۔

انجمن سر فروشان اسلام پاکستان رجسٹرڈ ۱۹۷۵ء"

مگر اس کی تقریر و تحریر اور قول و عمل سراسر اس کے منافی ہیں جیسا کہ اس کے عقائد و نظریات سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ان میں سے کسی چیز کا بھی قائل نہیں۔ ایسے لوگوں پر یہ مقولہ صادق آتا ہے کہ : ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔

گوہر شاہی مامور من اللہ :

ریاض احمد گوہر شاہی کے کفریہ عقائد کو ذکر کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسکی وضاحت کر دی جائے کہ وہ اپنی تحریک کو کس قدر مقدس اور مامور من اللہ سمجھتا ہے، اور وہ اپنے ان کفریہ عقائد کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے انہیں تائید

نبوی کا حامل بتلا کر نعوذباللہ تمام کفریہ عقائد کو حضور ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے۔چنانچہ وہ لکھتا ہے :

”میری ظاہری تعلیم میٹرک ہے۔اور میں نے باضابطہ کسی مدرسہ سے دینی تعلیم حاصل نہیں کی ،البتہ روحانی تعلیم حضور پاک ﷺ سے حاصل کی ہے۔اس وقت بھی حضور ﷺ ہی مجھے تعلیم دیتے ہیں۔ جتنا مجھے علم ہوتا ہے اور حکم ہوتا ہے بتادیتا ہوں یا تعلیم دیتا ہوں“ (حق کی آواز، ص :۴)

گوہر شاہی مزید لکھتا ہے :

”جب ہم اس مشن کو پھیلانے کے لئے آئے تو ہم نے حضور ﷺ سے عرض کی :یارسول اللہ! ہم نہ تو عالم ہیں،نہ مولوی، ہماری بات کون مانے گا ؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا : آپ جائیں ہم خود منوالیں گے۔اور آج وہ منوا رہے ہیں۔“

(حق کی آواز، ص :۳۲)

اسی طرح یہ ملعون دوسری جگہ کہتا ہے :

”انجمن سرفروشان کا روحانی مشن ہم نے اپنی مرضی سے شروع نہیں کیا بلکہ اس مشن کو اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی رضا حاصل ہے۔“ (حق کی آواز، ص :۴)

اسی کتاب کے دوسرے صفحہ پر ہے :

”ہمیں منجانب الٰہی حکم ہے کہ ہم حق بات کو لوگوں تک پہنچائیں۔“ (حق کی آواز، ص :۵۵)

اس کتاب کے ایک اور صفحہ پر کہتا ہے :

”ہمیں نام و نمود کی کوئی ضرورت نہیں، ہم تو جنگل میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں، لیکن اس کے حکم پر دوبارہ شہر کا رخ کیا۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں منجانب اللہ کہتے ہیں۔“

(حق کی آواز، ص :۲۹)

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی :

گوہر شاہی اللہ تعالیٰ کی صفت رؤیت کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے :

”نماز میں ایک کڑی شرط ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہوں، یا اللہ ہم کو دیکھ رہا ہو۔ ظاہر ہے ہم اللہ کو نہیں دیکھ رہے اور اللہ بھی ہمیں نہیں دیکھتا، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ : ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا ینظر الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم۔“ (روشناس، ص :۲۳،۲۴)

اللہ تعالیٰ کو لاعلم کہنا :

گوہر شاہی کے نزدیک نعوذباللہ، اللہ تعالیٰ شہ رگ کے پاس ہوتے ہوئے

بھی اپنی مخلوق کے اعمال سے لاعلم ہیں، چنانچہ گوہر شاہی لکھتا ہے :

قریب ہے شاہ رگ کے اسے کچھ بھی پتہ نہیں
بیزار ہوئے محمدؐ کاش تو نے پایا وہ راستہ نہیں
(تریاق قلب، ص: ۱۸)

خالق کائنات مجبور! :

گوہر شاہی خود کو اگرچہ ہر قسم کی قانونی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد سمجھتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کو مجبور کہہ کر اس کی توہین کرتا ہے :

پہنچ نہ سکے گا ہر گز تو اس شاہراہ کے بغیر
کہ خدا بھی چلتا نہیں قانونِ خدا کے بغیر

اسی نقطے کی تلاش میں طالبوں کی عمر برباد ہوتی ہے
خدا کی قسم اسی نقطے سے مجبور خدا کی ذات ہوتی ہے
(تریاق قلب، ص: ۷)

اللہ تعالیٰ خواجہ کے روپ میں :

اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ "لا تدرکہ الابصار" وہ کسی صورت و جسم کی قید سے ماوراٗ اور منزہ ہے مگر یہ بدبخت ذات باری کو خواجہ اور داتا گنج بخش کے روپ میں دکھلاتا ہے۔ اس ملعون کی شان الٰہی میں ہرزہ سرائی ملاحظہ ہو :

"اس قرآن سے پوچھا! اللہ کدھر ہے ؟ کہنے لگا بہت دور ہے، بس نمازیں روزہ پڑھتا رہ اس کا دیدار بڑا مشکل ہے، بہت ہی دور رہتا ہے، جب ان (دس) پاروں سے پوچھا وہ کہنے لگے اللہ اسی دنیا میں گھومتا رہتا ہے۔ کبھی خواجہ کے روپ میں اور کبھی داتا کے روپ میں وہ تو اس دنیا میں گھومتا رہتا ہے......"
(بحوالہ آڈیو کیسٹ خطاب نشتر پارک کراچی، جاری کردہ سر فروش پبلشر)

اللہ کے ہاتھ میں حضرت علیؓ کی انگوٹھی :

ذات الٰہی اور فخر کونین ﷺ پر افتراٗ کی ایک مثال کہ نعوذباللہ، اللہ تعالیٰ زیورات کے محتاج ہو گئے ہیں، لکھتا ہے :

"...... حدیث میں ہے کہ میں نے خدا سے ہاتھ ملایا، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ دیدار کے وقت حضور پاک نے خدا کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی دیکھی جو انہوں نے حضرت علی کو دی تھی......" (یادگار لمحات، ص: ۲۴)

اس ملعون سے کوئی پوچھے یہ خانہ زاد حدیث اس نے کس ٹیکسال میں ڈھالی ہے ؟ ورنہ ذخیرہ حدیث میں کہاں ہے ؟ ذرا نشاندہی تو کی ہوتی ؟

کلمہ اسلام کے بغیر اللہ تک رسائی :

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں ہے کہ تمام انبیاٗ کرام نے اپنی اپنی قوم اور امت کو دعوت دی کہ : "اللہ کو واحد لاشریک اور مجھے اللہ کا رسول مان لو، فلاح پا جاؤ گے"۔ مگر اس ملعون کے نزدیک فلاح و نجات آخرت کے لئے کلمہ اسلام کی بھی

ضرورت نہیں۔لکھتا ہے :

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کہ :"مجھے حضور ﷺ سے دو علم عطا ہوئے ایک تمہیں بتادیا، دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کردو" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ :دوسرا علم یہ تھا کہ اس وقت اگر ابو ہریرہ کسی سے یہ کہتے کہ تم شراب پیتے رہو، لیکن جہنم میں نہیں جاؤ گے، اور یہ کہ تم بغیر کلمہ پڑھے بھی خدا تک پہنچ سکتے ہو تو لوگ اس بات پر انہیں قتل ہی کرڈالتے۔ سرکار نے فرمایا کہ اس وقت بدکار لوگوں کی تعداد بہت کم تھی اور جو تھے بھی تو خوف کی وجہ سے چھپے ہوئے تھے اس لئے دوسرا علم اس دور کے لئے نہیں تھا۔ اب چونکہ بدکار لوگ اکثریت میں ہیں لیکن چونکہ یہ بھی خدا کو پانا چاہتے ہیں اور اپنے گناہوں کا علاج چاہتے ہیں، دوسرا علم انہی بدکار لوگوں کے لئے تھا۔ اس لئے اب عام کردیا گیا ہے۔ یعنی وہ دوسرا علم جسے ابو ہریرہ نے اس وقت ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے چھپایا تھا اس علم کی اس زمانے کو سخت ضرورت ہے۔ اس لئے خدا نے اسے عام کردیا ہے، اب بدکار لوگ بھی اس علم کے ذریعے اپنے گناہوں کی معافی، اور خدا تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔"

(یادگار لمحات ص:۹،۱۰)

نجات کے لئے ایمان کی ضرورت نہیں :

نعوذباللہ، اللہ تعالیٰ کا بعثت انبیاءؑ کا سلسلہ غلط، اور انکا نجات آخرت کے لئے ایمان کی دعوت دینا بے کار تھا۔ کیونکہ نجات آخرت کے لئے ایمان کی نہیں، محبت کی ضرورت ہے، چنانچہ گوہر شاہی ملعون کہتا ہے :

"......جس دل میں خدا کی محبت ہے وہ خواہ کسی مذہب میں ہے یا نہیں ہے وہ جہنم میں نہیں جاسکتا......"

(یادگار لمحات ص:۲۸)

اللہ تعالیٰ نجات آخرت کے لئے اسلام کو ضروری قرار دیتے ہوئے قرآن کریم میں یہ اعلان فرماتے ہیں کہ :

" اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْناً " (المائدہ:۳)

ترجمہ :......"آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کردیا۔اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کردیا اور میں نے اسلام کو تمہارے دین بننے کے لئے پسند کرلیا۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

" وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔" (آل عمران:۸۵)

ترجمہ :......"اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں

تباہ کاروں میں سے ہو گا۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

مگر یہ بدبخت ارشادات الہٰیہ اور نصوص قرآنیہ کو ٹھکراتے ہوئے کہتا ہے کہ فوز و فلاح آخرت کے لئے کلمہ اسلام کی ضرورت نہیں، کیونکہ اسلام کے بغیر بھی نجات ہو جائے گی، چاہے وہ کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو بشرطیکہ اس کے دل میں محبت ہو وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ العیاذ باللہ۔

شریعت محمدی اور شریعت احمدی :

گوہر شاہی آنحضرت ﷺ کی نبوت و شریعت کا انکار کرتے ہوئے ایک نئے دین، شریعت اور نئے قرآن کو متعارف کراتا ہے۔ اسکی ابلیسی منطق ملاحظہ ہو :

"جو لوگ پانچ وقت رب کو یاد کرتے ہیں، نماز بھی رب کی یاد ہے ان کی انتہا مسجد ہے۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ساتھ ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں تو وہ حضور پاک ﷺ کے قدموں میں پہنچ جاتے ہیں، جب وہ قدموں میں پہنچ جاتے ہیں، اس سے پہلے پہلے شریعت محمدی ہے ...... اس کے بعد پھر شریعت احمدی شروع ہو جاتی ہے ...... اس کی جو نماز ہوتی ہے وہ روحانی نماز ہوتی ہے ...... جب حضور پاک ﷺ شب معراج میں گئے تو آپ ﷺ نے پہلے بیت المقدس میں سب نبیوں اور ولیوں کی روحوں کو نماز پڑھائی تھی ...... اوپر جا کر پھر کونسی نماز ملی؟ وہ اوپر جو نماز ملی وہ نفسانی لوگوں کیلئے تھی اور وہ جو نماز پڑھا کر گئے تھے وہ پاک لوگوں کیلئے تھی ...... لیکن حضور پاک ﷺ کے پیچھے جو نماز پڑھتا ہے،

اللہ جواب دیتا ہے ...... لبیک عبدی۔ یہ ایک چھوٹی سی ولایت ہے، اس کے بعد پھر کیا ہوتا ہے ...... ایک مخلوق جس کا نام لطیفہ انی ہے، وہ قلب والی مخلوق حضور کے پاس پہنچی اور یہ انی سیدھا اللہ کی ذات کی طرف جاتا ہے ...... بیت المعمور سے آگے فرشتے بھی نہیں جاتے اور یہ بیت المعمور سے بھی آگے چلا جاتا ہے، جہاں رب کی ذات ہے ظاہری جسم سے حضور پاک ﷺ وہاں پہنچے اور ان مخلوقوں کے ذریعے ولی اللہ وہاں پہنچتے ہیں ...... پھر ایک دوسرے کو بڑے پیار سے دیکھتے ہیں، پھر وہ جو اللہ کا نقشہ ہے وہ اس کے دل میں درج ہو جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب تو نیچے چلا جا اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے، ولی اللہ کا مطلب ہے اللہ کو دیکھے اور اس سے باتیں کرے، بہت سے ولی یہیں آ کے رک جاتے ہیں ...... پھر کچھ خاص ولی ہوتے ہیں وہ اس سے آگے بھی جاتے ہیں، وہ جو اس سے آگے بھی جاتے ہیں اس کے بارے میں حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے وہ ایک تیسرا علم ہے، پھر وہ آگے جب جاتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ ...... چالیس پارے ہیں، پھر جب وہ ولیوں سے آگے جاتا ہے پھر وہ دس پارے اس کو ٹکراتے ہیں ......"

(بحوالہ آڈیو کیسٹ تقریر نشتر پارک کراچی، جاری کردہ سرفروش پبلشر)

شرعی قوانین طریقت پر لاگو نہیں ہوتے :

شریعت و طریقت اسلام کے دو شعبے ہیں مگر یہ ملعون ان دونوں کو ایک

دوسرے سے متصادم باور کرا کر اتباع شریعت سے راہ فرار اختیار کرنا چاہتا ہے، لکھتا ہے :

> "جس طرح دنیاوی قاعدے اور قوانین ہیں ،اسی طرح شریعت اور طریقت کے بھی اپنے اپنے قاعدے اور قانون ہیں، شریعت کے قاعدے قانون علمائے دین سکھاتے ہیں جبکہ طریقت کے قاعدے قانون درویشوں سے سیکھے جاسکتے ہیں، جس طرح امریکہ کے قاعدے قانون ،پاکستان میں لاگو نہیں ہوتے اسی طرح پاکستانی قوانین امریکہ میں لاگو نہیں کئے جاسکتے، طریقت کے قاعدے قانون شریعت پر اور شریعت کے قاعدے قانون طریقت پر لاگو نہیں ہوسکتے...... اکثر علماء کہتے ہیں شریعت ہی میں طریقت، حقیقت اور معرفت موجود ہے۔ جس سے ہمیں اختلاف ہے ......" (حق کی آواز ص :۱۰)

طریقت کی آڑ میں شریعت کا انکار :

یہ ملعون دین و شریعت اور قرآن و سنت کا منکر ہے، مگر چونکہ براہ راست دین و شریعت کا انکار مشکل ہے اس لئے وہ طریقت کی آڑ میں شریعت کا انکار کرتا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے :

> "آج کل اکثر علماء بے سلاسل و مرشدان لاحاصل طریقت و حقیقت اور معرفت کو مقام شریعت میں سمجھتے ہیں،

> لیکن شریعت تو سننا، سنانا، بابت عالم غیب حوریں، ملائک و بہشت و نار ہے۔ ان کے اوپر زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہے، یہ دنیا دار نفسانی ہیں۔ نفس کو سدھارنے کے لئے سال میں ایک ماہ روزے رکھتے ہیں۔ ان کا علم حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ ہے۔ جس میں ان کی عقل کو اختیار ہے۔ اس کی انتہا بحث و مباحثہ و مناظرہ ہے جو مقام شر بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن طریقت والوں کا مقام "دید" ہے، یہ ان غیبی چیزوں کو دیکھتے ہیں اپنے نفس کو مارنے کے لئے ریاضتیں، بھوک، پیاس کی تکالیف اکثر اٹھاتے رہتے ہیں۔ یہ تارک الدنیا کہلاتے ہیں۔ دنیا میں رہ کر بھی ہر نفسانی چیز سے تارک ہوتے ہیں۔ ان کی زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے۔ اور ان کا علم صرف عشق حقیقی ہے۔ جو بحث و مناظرہ و فرقہ بندی سے دور ہے۔ ان کی انتہا مجلس محمدی ہے۔" (منارۂ نور ص :۱۷،۱۸)

شریعت نہیں عشق کا راستہ :

قرآن کریم میں محبت الٰہی کے دعویٰ کو اتباع نبویؐ کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ مگر گوہر شاہی قرآن کریم سے اختلاف کرتے ہوئے اپنے نام نہاد عشق الٰہی کو اتباع شریعت کا پابند نہیں سمجھتا۔ چنانچہ اس کی ملحدانہ سوچ ملاحظہ ہو :

> "ایک امریکی خاتون شاہ صاحب سے ملاقات کرنے آئی، وہ بھی روحانیت کی طالب تھی۔ اس امریکی خاتون کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا، پاکستانی جوڑے نے سرکار کو بتایا

کہ یہ امریکن خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے۔ یہ سن کر شاہ صاحب براہ راست اس خاتون سے مخاطب ہوئے اور پوچھا تمہیں کیا چاہئے...... ؟ صرف اسلام یا خدا؟ اس انگریز خاتون نے برجستہ کہا...... خدا...... شاہ صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں، خدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا ہے اور دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔ وہ امریکی خاتون بڑی توجہ سے سرکار کی باتیں سن رہی تھی۔ سرکار نے فرمایا دین کے ذریعے جو راستہ جاتا ہے وہ اس طرح سے ہے جس طرح کوئی گاڑی شہر سے ہو کر گزرے، شہر سے گزرنے کی وجہ سے اس پر بہت سے قوانین لاگو ہو جاتے ہیں۔ راستے میں سگنل بھی آتے ہیں اور اسٹاپ بھی آتے رہتے ہیں، ٹریفک کی پوری پابندی کرنی پڑتی ہے اور گاڑی بھی ایک سلیقے سے چلانی پڑتی ہے۔ خدا کی طرف دوسرا جانے والا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی گاڑی شہر میں داخل ہوئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو، اس پر شہر کے قوانین بھی لاگو نہیں ہوتے اور وہ شہر کے قوانین پر عمل کئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف گامزن رہتی ہے، ایسے راستہ کو بائی پاس کہتے ہیں......" (سالنامہ گوہر ۷/۹/۱۹۹۶ ص: ۷)

شریعت و طریقت لازم و ملزوم :

دروغ گو را حافظہ نہ باشد کے مصداق گوہر شاہی اپنے خود ساختہ کافرانہ

فلسفہ : "شرعی قوانین طریقت پر لاگو نہیں ہوتے" کو بھول کر کہتا ہے کہ شریعت و طریقت لازم ملزوم ہیں۔ اسکی تضاد بیانی ملاحظہ ہو، لکھتا ہے :

> "شریعت و طریقت لازم و ملزوم ہیں ۔جو مسالک دونوں پر دھیان دیتے ہیں وہ بہت جلد اپنی منزل پالیتے ہیں۔ صرف ذکر کرنے والے ذاکر ہی کہلائیں گے اور صرف نماز پڑھنے والے نمازی کہلاتے ہیں۔ رب تک پہنچنے کے لئے دونوں چیزیں لازمی ہیں۔" (حق کی آواز ص: ۱۴)

نماز روزہ میں روحانیت نہیں :

گوہر شاہی کے نزدیک نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ میں روحانیت نہیں ہے، سوال یہ ہے کہ اگر ان ارکان اسلام میں روحانیت نہیں، تو کیا روحانیت نشہ بازی اور نامحرموں سے اختلاط میں ہے؟ گوہر شاہی نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ کی روحانیت کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے :

> "نماز ،روزہ، حج، زکوٰۃ عبادات ہیں روحانیت نہیں۔ روحانیت کا تعلق دل کی ٹک ٹک کے ذریعے اللہ اللہ کرنا ہے، جس کے ذریعے انسان میں نور پیدا ہوتا ہے اور اس نور کے ذریعے انسان میں موجود دیگر مخلوقات بھی بیدار ہو کر اللہ اللہ کرنے لگ جاتی ہیں، پھر یہ نمازیں پڑھتی ہیں، روزے رکھتی ہیں۔ ان کا یہ عمل قیامت تک جاری رہتا ہے۔"
> (حق کی آواز ص: ۳)

گوہر شاہی اور تحریف قرآن :

گوہر شاہی ملعون کی دست برد سے کوئی شئ محفوظ نہیں، حتیٰ کہ اس ملعون نے قرآن بھی اپنی مرضی سے بنانا شروع کردیا، چنانچہ وہ کہتا ہے :

"قرآن مجید میں باربار آیا ہے : "دع نفسک و تعال۔"
(یعنی نفس کو چھوڑ اور چلا آ۔)
(مینارۂ نور ص : ۲۹، طبع اول ۱۴۰۲ھ)

قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اور جس طرح چودہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا تھا بغیر کسی زیر و زبر اور نقطہ کی تبدیلی کے ٹھیک اسی طرح اب تک محفوظ ہے۔ آج تک کسی طالع آزما کو اس میں ذرہ بھر تبدیلی یا تحریف کی جرأت نہیں ہوئی تھی، مگر اس دریدہ دہن نے اس کو بھی اپنی تحریف کا نشانہ بنایا اور اس طبع زاد جملہ کو قرآن کا نام دے کر اپنے کفر و ارتداد پر مہر تصدیق ثبت کردی، اسی طرح اپنی دوسری تصنیف "تحفۃ المجالس" میں کہتا ہے :

"پہلے اعمال ہیں پھر اس کے بعد ایمان ہے۔ اعمال اور چیز ہیں، ایمان اور چیز ہے۔" (تحفۃ المجالس دوم، ص : ۲۴)

یہ بھی اس کی کھلی تحریف ہے کیونکہ قرآن مجید میں ایمان مقدم ہے اس کے بعد اعمال ہیں چنانچہ ارشاد الٰہی ہے :"ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات" یعنی پہلے ایمان ہے، اس کے بعد اعمال ہیں۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء کرام نے سب سے پہلے ایمان کی دعوت دی، اس کے بعد اعمال کی طرف متوجہ فرمایا۔ مگر اس ملحد و مرتد کا کیا کیجئے ! کہ اس نے ہر وہ کام کرنا ہے جو قرآن و سنت اور تعلیمات اسلام کے خلاف ہو۔

قرآن کے دس پارے اور ہیں :

گوہر شاہی کے نزدیک آنحضرت ﷺ کا لایا ہوا تیس پاروں والا قرآن اصلی قرآن نہیں، بلکہ اس کے دس پارے اور ہیں جو اس کے دل کو لگتے ہیں، چنانچہ وہ کہتا ہے :

"یہ قرآن پاک عوام الناس کے لئے ہے۔ جس طرح ایک علم عوام کے لئے جبکہ دوسرا علم خواص کے لئے جو سینہ بہ سینہ عطا ہوا۔ اسی طرح قرآن پاک کے دس پارے اور ہیں، جب ہم نے اللہ کو پانے کی غرض سے لعل باغ سہون شریف میں ذکر و فکر تلاوت، عبادت و ریاضت اور مجاہدات کئے تو ہم پر باطنی راز منکشف ہونا شروع ہوگئے۔ باطنی مخلوقات ہمارے سامنے آگئیں پھر وہ دس پارے بھی سامنے آگئے۔" (حق کی آواز ص : ۵۲)

ظاہری اور باطنی قرآن میں تضاد :

نہ صرف یہ کہ وہ موجودہ قرآن کو ناقص کہتا ہے بلکہ وہ یہاں تک دریدہ دہنی کرتا ہے کہ موجودہ ظاہری قرآن نعوذ باللہ گوہر شاہی کی ٹیکسال میں گھڑے ہوئے خانہ زاد باطنی قرآن سے متصادم ہے اور مسلمانوں کے ظاہری اور گوہر شاہی کے باطنی قرآن میں تضاد ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے :

"پھر یہ قرآن مجید کچھ اور۔ وہ پارے کچھ اور۔ یہ کچھ اور بتاتا ہے۔ وہ کچھ اور بتاتا ہے۔ قرآن پاک چالیس پارے تھے، تیس ظاہری، دس باطنی، ظاہری قرآن عوام کے لئے، باطنی قرآن

خواص کے لئے۔"

(حوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی)

اسی طرح گوہر شاہی مذکورہ بالا کتاب "حق کی آواز" جو اس کے "روحانی فرمودات" کا مجموعہ ہے کے صفحہ ۵۴ پر کہتا ہے کہ :

"سب جانتے ہیں کہ قرآن پاک کے تیس پارے ہیں...... قرآن پاک جو کہ تیس پاروں پر مشتمل ہے یہ ناسوت والوں کے لئے ہے، اس لئے اس میں نفسوں کا ذکر ہے۔ اپنے نفسوں کو پاک کرو...... اس طرح سینے کی پانچوں ولایتیں جو کہ آدھی آدھی ولیوں کے لئے تھیں، دس حصوں میں تقسیم ہوگئیں۔ تیس حصے ظاہری قرآن اور دس حصے باطنی قرآن کی صورت میں۔ ظاہری قرآن عوام کے لئے اور باطنی قرآن خواص کے لئے...... لہٰذا تیس پارے ظاہری قرآن پاک کے۔ دس پارے باطنی، کل ملا کر اس طرح چالیس پارے ہوئے۔ حضور پاک ﷺ کی زبان مبارک سے جو کلام ظاہر ہوا وہ قرآن پاک بن گیا اور تیس پاروں کی شکل میں موجود ہے، لیکن جو کلام ظاہر نہیں ہوا اور صرف حضور پاک ﷺ کے سینے مبارک میں رہ گیا وہ علم، علم باطنی یعنی باقی دس پارے ہیں۔ جو کہ باطن میں اولیاء اللہ کو ملے جو وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا راز کھولتے رہے...... دس پارے فقر میں چلنے والوں کے لئے، اور تیس پارے شریعت میں چلنے والوں کے لئے ہیں۔ جو ولی باطن میں ترقی کر جاتے ہیں ان

کو ان کا علم عطا ہوتا ہے، پھر جو دیدار الٰہی تک پہنچ جاتے ہیں ان کو سارا علم عطا ہوتا ہے۔ ان باطنی دس پاروں کے علم میں ہی پانچ ولیوں کے ہیں، اور پانچ نبیوں کے ہیں۔ ساری دنیا کا محور چالیس کے اوپر ہے۔ چلہ بھی چالیس کا ہوتا ہے۔" (حق کی آواز ص: ۵۴)

اللہ کا ذکر وقت کا ضیاع ہے :

"یہ قرآن مجید فرماتا ہے اٹھتے بیٹھتے لیٹتے میرا ذکر کرو۔ وہ پارے کہتے ہیں اپنا وقت ضائع نہ کر، اسی کو دیکھ لینا اس کی یاد آئے تو۔" (حوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی)

نماز پڑھنا گناہ ہے :

"یہ قرآن مجید فرماتا ہے نماز پڑھ ورنہ گنہگار ہو جائے گا، وہ کہتے ہیں اگر تو نے نماز پڑھی تو گنہگار ہو جائے گا...... انہوں نے (دس پارے) کہا کہ جب نماز کا وقت آئے تو بس اسی کو دیکھ لے جس کی نماز ہے......" (حوالہ بالا)

کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا :

"پھر اس قرآن نے کہا ذرا بھی پانی پیئے گا تو تیرا روزہ

ٹوٹ جائے گا، اس نے (دس پارے) کہا دن رات کھاتا پیتا رہ تیرا روزہ نہیں ٹوٹے گا......" (حوالہ بالا)

توکعبہ کی طرف نہ جا کعبہ تیری طرف آئے :

"آگے پھر حج آگیا یہ قرآن فرماتا ہے طاقت ہے تو حج میں ضرور جا۔ انہوں نے (دس پارے) کہا کعبہ ول او جاندے ...... توں تے اشرف المخلوقات ہے اس کو (کعبہ کو) ابراہیم علیہ السلام نے گارے مٹی سے بنایا ہے، تجھے تو اللہ کے نور سے بنایا ہے، تو اس کعبہ کی طرف کیوں جاتا ہے؟ وہ کعبہ تیری طرف آئے نا......" (حوالہ بالا)

زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے :

"یہ قرآن کہتا ہے کہ زکوٰۃ دے۔ ڈھائی پرسینٹ زکوٰۃ دے، وہ کہتا ہے ڈھائی پرسینٹ پاس رکھ ساڑھے ستانوے پرسینٹ زکوٰۃ دے۔" (حوالہ بالا)

حضرات انبیاءؑ کرامؑ کی توہین :

امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ پوری کائنات کے اولیاءؒ، اقطاب، ابدال اور

صحابہؓ و تابعینؒ مل کر بھی کسی نبی کی شان کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ مگر یہ ملعون کہتا ہے کہ ولی نبی سے افضل ہے، بلکہ اس کا نعم البدل ہے۔ گوہر شاہی کی توہین انبیاءؑ کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو :

"حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر رب ذوالجلال سے گفتگو کرنا! کیا وہ بھی شرک تھا؟ جبکہ ولی نبی کا نعم البدل ہے، حالانکہ قدرت نے سحر والوں کو بھی اتنی طاقتیں بخشیں......"

(مینارۂ نور، ص: ۳۱)

حضرت آدمؑ کی شان میں گستاخی :

حضرات انبیاءؑ کرام معصوم ہوتے ہیں، مگر یہ ملعون، نعوذباللہ، حضرت آدم علیہ السلام کو "شرارت نفس سے مغلوب" اور "خناس" کو کھا جانے کی تہمت لگاتا ہے، ملاحظہ ہو :

"جب آدم علیہ السلام اس نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے تو توبہ تائب میں لگ گئے، ابلیس نے دیکھا کہ آپ کا نفس کمزور ہو رہا ہے اس کی مدد کے لئے خناس کو آپ کے جسم میں داخل کرنا چاہا۔ ایک دن جب آدم علیہ السلام موجود نہیں تھے ابلیس ایک چھوٹا سا بچہ لے کر مائی حوا کے پاس آیا اور کہا کہ میرا بچہ امانت ہے، میں واپسی پر اسے لے جاؤں گا، اتنے میں آدم علیہ السلام آئے اور بچہ دیکھا، مائی حوا صاحبہ سے پوچھا، سخت غصے

ہوئے کہ دشمن کا بچہ کیوں بٹھایا، آپ نے اس بچے کو مار کر زمین میں دفنا دیا۔ دوسرے دن پھر آپ کی غیر موجودگی میں آدھمکا، بچے کو نہ پا کر خناس، خناس کی آواز دی وہ زمین سے حاضر حاضر کہہ کر نکل آیا، ابلیس اسے وہیں چھوڑ کر پھر چلا گیا، اب کی دفعہ آدم علیہ السلام نے اس کے چار ٹکڑے کئے چاروں پہاڑوں پر دور دور پھینک دیئے۔ حتیٰ کہ ابلیس نے آ کر پھر آواز دی خناس پھر حاضر ہو گیا...... اس بار آدم علیہ السلام کو سخت غصہ آیا اور کوئی تدبیر بھی نظر نہ آئی تب آپ نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا لیا۔ اب ابلیس آپ کی موجودگی میں آیا، آواز دی تو آدم علیہ السلام کے دل کے قریب سے ہی حاضری کا جواب آیا۔ ابلیس نے کہا اب یہیں رہ میرا یہی مطلب تھا۔"

(مینارۂ نور، ص: ۱۱، ۱۲۔ طبع اول)

حضرت آدمؑ کی توہین :

گوہر شاہی ملعون کہتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو نعوذ باللہ، آنحضرت ﷺ سے حسد ہو گیا تھا، اور اس پر ان کو سزا دی گئی، چنانچہ وہ لکھتا ہے :

"جب آپ (آدم) یہاں پہنچے تو...... آپ کو ایک دن عرش کرسی کا کشف ہوا جس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا...... آپ نے جب اسم محمد، اللہ تعالیٰ کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمد کون ہیں؟ جواب آیا تمہاری اولاد میں ہوں گے،

نفس نے اکسایا کہ تیری اولاد میں سے ہو کر تجھ سے بڑھ جائیں گے؟ بے انصافی ہے؟ اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی۔ (نعوذ باللہ...... ناقل)۔"

(روشناس ص: ۹۔ مینارۂ نور، ص: ۱۱۔ طبع اول)

حضرت آدمؑ کی توہین کی ایک مثال :

نعوذ باللہ حضرت آدم علیہ السلام پر شیطان نے تھوکا، اور شیطانی تھوک کا جرثومہ ان کے جسم میں چلا گیا، جب ہی ان میں شرارت نفس آئی اور وہ شیطان کے آلہ کار بنے، چنانچہ کہتا ہے :

"جب حضرت آدم علیہ السلام کا جسہ (بت) بنایا گیا تو شیطان نے نفرت سے تھوکا جو ناف کے مقام پر پڑا، اور اس تھوک سے ایک جرثومہ (نفس) اندر داخل ہوا۔ جو بعد میں شیطان کا آلہ کار بنا اور آدم علیہ السلام نفس کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں پھینکے گئے۔"

(مینارۂ نور، ص: ۱۱/ ۱۲۔ طبع اول)

حضرت موسیٰؑ کی توہین :

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: "مررت بموسیٰ و هو قائم يصلي في قبره": صحیح مسلم ج ۲، ص: ۲۶۸۔ (میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

قبر کے پاس سے گزرا تو آپ اپنی قبر میں کھڑے نماز تلذذ ادا فرما رہے تھے۔) مگر گوہر شاہی ملعون کہتا ہے :

> "بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے، یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈا بن گیا۔ جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا ہے۔" (مینارۂ نور، ص: ۶۲)

دیکھا آپ نے ؟ اس جاہل مطلق اور شیطان و مکار کی دستبرد سے حضرات انبیاؑ کی مقدس شخصیات بھی محفوظ نہیں۔

حضرات انبیاؑ و اولیاؒ کی توہین :

اپنی بے حیائی ، بے شرمی، حرام خوری اور نشہ بازی کے جواز کے لئے حضرات انبیاؑ اور اولیاؒ کی توہین و تذلیل ،اور ان پر جھوٹی تہمت باندھنے سے بھی نہیں چوکتا، چنانچہ لکھتا ہے :

> "......رات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے، تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہوگا، یہی ہے شراب طہورا۔ مستانی نے کہا بھٹ شاہ والے مجھے حکم دے گئے ہیں، اس

> کو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا پیوں یا نہ پیوں ؟ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا، کیونکہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے ، جیسے سمن سرکار کا بھنگ پینا، لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا، سدا سہاگن کا عورتوں سا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا، امیر کلاں کا کبڈی کھیلنا، سید خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا، خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا، قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا، داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا ، حتیٰ کہ رقص کرنا، رابعہ بصری کا طوائفہ بن کر بیٹھ جانا، شاہ عبد العزیز کے زمانہ میں ایک ولیہ کا ننگے تن گھومنا، لیکن سخی سلطان باہو نے فرمایا تھا کہ بدعتی فقیر دوزخ کے کتے ہیں، لیکن یہ بھی کہا تھا با مرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے...... آخر یہی فیصلہ کیا کہ تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں۔" (روحانی سفر، ص: ۳۶)

آنحضرت ﷺ کی طرح اولیاؒ بھی معراج پر جاتے ہیں :

حضرات انبیاؑ کرامؑ میں سے آنحضرت ﷺ کا اپنے اس جسم عنصری کے ساتھ معراج پر جانا ایک عظیم معجزہ ہے، مگر یہ ملعون اسکی اہمیت کم کرنے کے لئے کہتا ہے کہ انبیاؑ کے علاوہ حضرات اولیاؒ بھی معراج پر جاتے ہیں، چنانچہ لکھتا ہے :

"یہ چیز بیت المعمور سے بھی آگے نکل گئی وہاں پہنچ گئی جہاں رب کی ذات ہے، جہاں حضور پاک ﷺ شب معراج کو اپنے ظاہری جسم کے ساتھ پہنچے اور اللہ کے ولی حضور کے صدقے روحانیت اور (اپنے اندر چھپی ہوئی چیزوں) کے ذریعے وہاں پہنچتے ہیں۔" (تحفۃ المجالس، ص: ۴۹)

بیت اللہ کی توہین :

گوہر شاہی نہیں چاہتا کہ مسلمان بیت اللہ کے حج کے لئے جائیں، بلکہ وہ اس کی بتلائی ہوئی "روحانیت" اور اس کے نام نہاد ذکر کی بھول بھلیوں میں الجھے رہیں، اس لئے وہ اپنے مریدین کو ایک خاص انداز سے بیت اللہ سے متنفر، اور اپنی ذات کے لئے سجدہ کا جواز تلاش کرتے ہوئے لکھتا ہے :

"...... مجدد الف ثانی نے دیکھا کہ باطنی مخلوق جنات وغیرہ انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ پریشان ہوئے کہ انسان کو سجدہ جائز ہی نہیں۔ سجدہ تو اللہ کو ہوتا ہے۔ غیب سے آواز آئی سجدہ تمہیں نہیں بلکہ تمہارے دل میں جو خانہ کعبہ بس گیا ہے اسے سجدہ کر رہے ہیں۔ وہ خانہ کعبہ جس کی بنیاد حضرت ابراہیمؑ نے رکھی۔ یہ خانہ کعبہ جو دل میں بس جاتا ہے اس کی بنیاد خود اللہ تعالیٰ رکھتا ہے۔ اس لئے اس خانہ کعبہ کو اس خانہ کعبہ سے فضیلت ہے......" (تحفۃ المجالس ص: ۱۴)

بیت اللہ میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہر حاجی کو نہیں ملتا :

گوہر شاہی کی مسلمانوں کو بیت اللہ سے متنفر کرنے کی ایک اور بھونڈی ترکیب ملاحظہ ہو :

"عموماً یہ بات عام ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھو تو ایک لاکھ گنا ثواب اور مسجد نبوی میں نماز ادا کرو تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہر سال لاکھوں لوگ حج کے دوران بے تحاشا نمازیں مکہ شریف اور مدینہ شریف میں ادا کرتے ہیں، اس طرح وہ کروڑوں نمازوں کے ثواب کے حق دار ہیں...... اس بابت حقیقت کچھ اور ہے ایک ایک لاکھ اور پچاس ہزار گنا ثواب اصل میں ان نمازیوں کو حاصل ہوتا ہے، جن کے دل پر خانہ کعبہ اور روضہ رسول اللہ ﷺ نقش ہو جاتا ہے، جن کے دل پر خانہ کعبہ بس گیا وہ کہیں بھی نماز ادا کرے لاکھ گنا ثواب حاصل ہوگا۔ اسی طرح جس کے دل پر روضہ رسول ﷺ نقش ہے وہ جہاں بھی نمازیں ادا کریں پچاس ہزار گنا ثواب کے حقدار ہوں گے۔ یہ ثواب مؤمنین کے لئے ہے نہ کہ عام حاجی کے لئے، اس غلط فہمی کی بناء پر تمام حاجی اپنے آپ کو کروڑوں کے ثواب کا حق دار جانتے ہیں۔"

(تحفۃ المجالس ص: ۷۲/۷۳)

گوہر شاہی کا ہادی پیشاب میں :

"جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے" کے مصداق امریکی ایجنٹ گوہر شاہی کے منہ سے غیر اختیاری طور پر سچ نکل ہی گیا، اس کا سچ ملاحظہ ہو :

"ایک دن پتھریلی جگہ پیشاب کر رہا تھا، پیشاب کا پانی پتھروں پر جمع ہو گیا، اور ویسا ہی سایہ مجھے پیشاب کے پانی میں ہنستا ہوا نظر آیا۔ جس سائے سے مجھے ہدایت ملی تھی۔"

(روحانی سفر ص : ۲)

مرزائیت کے اثرات :

گوہر شاہی پر بارہ سالہ مرزائیت کے اثرات نے اپنا کام دکھایا، اور وہ ہمیشہ کے لئے اس راہ کے راہی ہو گئے، اور انہوں نے مرزا جی کے مشن کو لے کرامت کی گمراہی کا بیڑا اٹھالیا، ملاحظہ ہو اسکا اعتراف :

" بیس سال کی عمر سے بتیس سال کی عمر تک اس گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی، جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی۔ پیروں فقیروں اور عالموں سے چڑ ہو گئی۔ اور اکثر محفلوں میں ان پر طنز کرتا...... فالتو وقت سینماؤں اور تھیٹر میں گزارتا، روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے، حلال و حرام کی تمیز بھی جاتی رہی۔ کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا، یہی سمجھئے کہ

نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی۔ سوسائیٹیوں کی وجہ سے مرزائیت...... کا اثر ہو گیا۔" (روحانی سفر ص : ۸)

شیطان کا اثر :

گوہر شاہی خود فرماتے ہیں کہ جس کا پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہوتا ہے۔ اور یہ بھی گوہر شاہی نے لکھا ہے کہ میرا کوئی پیر نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں شیطان اس کا پیر ہے اس لئے شیطان پیر کے اپنے مرید پر اثرات کا ظاہر ہونا فطری عمل اور پیری مریدی کا لازمی نتیجہ تھا، ملاحظہ ہو :

"...... فرمایا ایک دفعہ شیطان سے ہماری گفتگو ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں بھی جو کچھ کرتا ہوں یہ سب دراصل میری اور خدا کی ملی بھگت ہے اور میں جو کچھ بھی کرتا ہوں یہ سب اس کی مرضی سے ہی کرتا ہوں، پھر اس نے کہا کہ اصل میں خدا کی بے پناہ رحمت کی وجہ سے سارے فرشتے، حوریں اور سب مخلوق خدا سے بے خوف ہو گئے تھے، پھر خدا نے مجھ سے کہا کہ اب معاملہ خراب ہو گیا ہے اب اسے درست کرنا چاہئے، اس کے بعد ہی میں نے آدم کو سجدے سے انکار کیا اور اس کو جنت سے باہر نکلوایا۔ اس طرح مجھے لعین قرار دیا گیا، فرشتوں اور دوسری مخلوق نے جب دیکھا کہ خدا کے اس قدر نزدیک رہنے اور اس کی

عبادت کرنے والا بھی خدا کے غضب میں آ گیا تو ان میں پھر سے خدا کا خوف آ گیا۔ یہ سب میں نے اسی کے حکم سے کیا تم ہی بتاؤ کہ خدا کی مرضی کے خلاف کوئی کچھ کر سکتا ہے؟...... اس کی دلیلیں سن کر یہ اثر ہوا کہ ہم نے درود کی محفل میں اعوذ باللہ پڑھنا چھوڑ دیا کہ جب یہ سب کچھ اس کی مرضی سے ہوا تو یہ پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور یہ تو خدا نے ایسے ہی کھیل بنا دیا ہے......" (یادگار لمحات ص: ۴)

شیطان کی تعریف اور انسانوں کی مذمت :

دنیا کا اصول ہے کہ اپنے محسن کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے۔ چونکہ پیر گوہر شاہی کی تحریک شیطانی نوازشات کا نتیجہ ہے، اس لئے اس کا شیطان کی تعریف کرنا در اصل محسن کی احسان شناسی کے زمرے میں آتا ہے، ملاحظہ ہو گوہر شاہی کی جانب سے شیطان کی مدح سرائی :

"......شیطان کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو گناہ میں لگاتا ہے، لیکن خود کبھی شامل نہیں ہوتا، اس کا تجربہ ہمیں اس طرح ہوا کہ دوران ریاضت ایک دن لعل باغ میں چند لوگ آئے آپس میں کہنے لگے پہلے دربار کی زیارت کر آئیں پھر مستانی کے پاس چلیں گے۔ اتنے میں شیطان ان کے سامنے آ گیا اور ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا، وہ ان لوگوں کو نظر نہیں آرہا

تھا، لیکن ہم سب دیکھ رہے تھے، وہ سب لوگ ایک دم مستانی کی جھونپڑی میں چلے گئے، وہاں انہوں نے چرس سلگائی اور پھر اسی میں لگ گئے۔ جیسے ہی وہ چرس پینے لگے شیطان اٹھ کے جانے لگا، ہم نے اس سے کہا کہ ان کو لگا دیا، اب تو کہاں جاتا ہے؟ تو بھی بیٹھ ان کے ساتھ، اس نے جواب دیا کہ مجھے چرس کی بو سے نفرت ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔" (یادگار لمحات ص: ۴)

داخلی امتی کو بہشت میں سزا ملے گی :

گوہر شاہی کو یقین ہے کہ وہ جنت میں نہیں جا سکے گا، اس لئے وہ لوگوں کو جنت سے متنفر کرنے کے لئے وہاں بھی سزا اور تکلیف کا خوف دلاتا ہے اس لئے وہ کہتا ہے:

"اگر امتی ہوتا تو حضور پاک کی شفاعت سے محروم نہ ہوتا کہ آپ کے اصلی یا داخلی امتی کبھی بھی دوزخ میں نہ جائیں گے، اگر ان کو سزا بھی ملے گی تو بہشت میں ہی ملے گی......"

(مینارۂ نور ص: ۵۹)

ناپاک اشیاء اور موسیقی :

گوہر شاہی کا حرام کو حلال، ناپاک کو پاک اور مضر کو مفید جتلانے کا دجالی

فلسفہ ملاحظہ ہو :

"ناپاک اور حرام چیزوں کے بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا: جو اندر سے پاک ہے اسے حرام چیزیں کھانے سے نقصان ہوگا۔ لیکن جو لوگ پہلے سے ناپاک ہیں انکو حرام، کھانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک اور شخص نے پوچھا کہ کچھ لوگ موسیقی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ سرکار نے فرمایا: جو چیز بھی خدا کی طرف سے مزا دے اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر موسیقی یا رقص سے ذکر میں سرور آتا ہے اور خدا کی محبت بڑھتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر یہ بات نہیں تو موسیقی سننا مناسب نہیں۔" (یادگار لمحات ص: ۳۹)

ڈانس کرنا اور چرس پلانا جائز ہے :

یہ ملعون اپنے دجالی فتنہ کے زور پر ہر بے حیائی کو سند جواز مہیا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ڈانس اور چرس کو سند جواز مہیا کرتے ہوئے لکھتا ہے :

"نیز اللہ اللہ کرنے کے لئے ڈانس کرنا جائز ہے۔ اور اللہ اللہ کرانے کے لئے چرس پلانا جائز ہے۔" (ملخصا)

(یادگار لمحات ص: ۱۹)

شراب پیو اور جہنم میں نہیں جاؤ گے :

"یادگار لمحات" کے صفحہ نمبر ۹/۱۰ پر لکھا ہے کہ : "حضرت ابو ہریرہؓ کے اس قول کی کہ مجھے حضور ﷺ سے دو علم عطا ہوئے۔ ایک تمہیں بتادیا، دوسرا بتادوں تو تم مجھے قتل کردو۔" اس کی تشریح کرتے ہوئے گوہر شاہی نے کہا ہے کہ :

"وہ دوسرا علم یہ ہے کہ شراب پیو جہنم میں نہیں جاؤ گے۔ اور بغیر کلمہ پڑھے اللہ تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔" (یادگار لمحات ص: ۹/۱۰)

منکر و نکیر گرفتار :

ذات الٰہی، حضرات انبیاء کرامؑ اور ملائکہ عظام میں سے کوئی بھی اس ملعون کی گستاخی اور دریدہ دہنی سے محفوظ نہیں۔ حضرات منکر و نکیر کی گستاخی کرتے ہوئے، اعجاز غوثیہ نامی کتاب کے حوالہ سے لکھتا ہے :

"قبر میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے پاس منکر نکیر آئے، تو آپ نے ان دونوں کے ہاتھ مضبوط پکڑ لئے اور کہا پہلے میرا ایک سوال تم سے ہے کہ تم نے خدا کے حضور یہ کیوں کہا: "اتجعل فیھا من یفسد فیھا؟" (فرشتوں نے کہا اے رب: تو اس کو نائب بنانا چاہتا ہے جو زمین میں خرابیاں کرے گا اور کشت و خون کرے گا) جب تک تم اس کا جواب نہ دو گے تب تک میں تمہارے سوال کا جواب نہ دوں گا۔ اور جب تک تم جواب نہ

وو گے تب تک میں نہیں چھوڑوں گا۔ یہ سن کر منکر نکیر کے چھکے چھوٹ گئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے ایک کو چھوڑتا ہوں کہ وہ جا کر فرشتوں کے گروہ سے پوچھ کر آئے...... خدا نے فرمایا: خطا معاف کراؤ، ورنہ رہائی نہ ہوگی، الغرض تمام فرشتے حاضر ہو کر اپنی تقصیر کے عذر خواہ ہوئے۔"

(تحفۃ المجالس ص: ۴۰۔ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

کیسی دریدہ دہنی ہے؟ نامعلوم کن کے اشاروں پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے؟ کہ نعوذباللہ حضرت پیران پیر" جیسی شخصیت اللہ کے نظام میں خلل ڈالے؟ اور اللہ کے بھیجے ہوئے منکر نکیر کو گرفتار کریں؟ اور اللہ تعالیٰ بھی اس پر بے بس ہو جائیں، اور فرماویں کہ معافی مانگو ورنہ خیر نہیں۔ ذرا غور فرمایا جائے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے کسی کو یہ سوال کیوں نہ سوجھا؟ پھر اگر بالفرض ایسا ہوا بھی تو چشم بد دور پوری امت کے اکابرین میں سے کسی پر یہ راز منکشف نہ ہوا۔ اگر ہوا بھی تو وہ اس دجال و کذاب اور ملحد پر؟ سبحانک ھذا بہتان عظیم۔

حجر اسود پر گوہر شاہی کی تصویر:

حدیث شریف میں ہے کہ شیطان اپنی پوجا کرانے کی جھوٹی خواہش پوری کرنے کے لئے تین اوقات: سورج کے طلوع، استواء اور غروب کے وقت عین سورج کے سامنے آجاتا ہے تاکہ سورج کو سجدہ کرنے والے اس کو سجدہ کریں۔ اس

لئے مسلمانوں کو ان اوقات میں نماز اور سجدہ سے منع کیا گیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح گوہر شاہی حجر اسود پر اپنی جھوٹی تصویر کا ڈھونگ رچا کر باور کراتا ہے کہ نعوذباللہ پوری دنیا حتیٰ کہ حضور ﷺ نے میری تصویر کو بوسہ دیا، لکھتا ہے:

"حجر اسود پر انسانی شبیہ ازل سے لگادی گئی تھی، اور یہ شبیہ لگانے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس شبیہ کو دیکھ کر اس شخص کی طرف رجوع کریں جس کی یہ تصویر ہے۔ اور اگر اس شخص کی طرف رجوع کے بعد انسان کا دل اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا، وہ شخص اللہ کا راستہ نہیں دیکھتا تو تصویر درست نہیں، لیکن اگر وہ شخص دل پر کعبہ نقش کردے تو تصویر صحیح، اور تصویر والا بھی حق ہے، حضرت نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں تجھے اس لئے بوسہ نہیں دے رہا کہ تو جنت کا پتھر ہے، میں اس لئے بوسہ دے رہا ہوں کہ تجھے میرے آقا نے بوسہ دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے بوسہ کیوں دیا؟ حالانکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ غیور تھے۔ آپ نے بوسہ اس لئے دیا کہ وہ شبیہ اور حضور کی روحیں آسمانوں پر اکٹھی تھیں، جب حضور دنیا میں تشریف لائے تو حجر اسود پر اس شخص کی شبیہ دیکھی تھی تو انہیں یاد آ گیا کہ یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ حضور ﷺ کو بڑا پیار تھا، اور دونوں روحیں آپس میں بڑی خوش و خرم تھیں،

حضور ﷺ نے اس روح کی شبیہ دیکھ کر پہچان لیا اور بوسہ دیا۔"

(پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" حیدر آباد۔ یکم تا ۱۵/ اگست ۱۹۹۹ء)

حج موقوف ہو گیا :

اس ملعون کا خیال ہے کہ حجر اسود پر میری تصویر ہے اور اس کو مٹانے کے لئے اسے رنگ کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا جب اس کو بوسہ نہیں دیا جا سکا تو لوگوں کا حج ہی نہیں ہوا؟ گویا اصل حج اس کی تصویر کو بوسہ دینے پر موقوف ہے۔ اور بیت اللہ کا طواف، وقوف عرفہ اور دوسرے مناسک حج کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس سے بڑھ کر بھی کوئی دریدہ دہنی ہو گی؟ لکھتا ہے :

"حجر اسود پر الٹی تصویر آسمان پر اللہ کی ذات اور انبیاء فرشتوں کا دیدار کرتی ہے۔ الٹی تصویر کا راز ان افضل ذاتوں کا دیکھنا مقصود ہے۔ ان کو وہ تصویر سیدھی نظر آتی ہے۔ جبکہ آپ کو الٹا۔۔۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ اس سال حج موقوف ہوا ہے۔ حجر اسود کو پینٹ کر دیا گیا ہے۔ جس طرح ناخن پالش لگائیں تو آپ کا وضو نہیں ہوتا اسی طرح حج کا اہم رکن پالش ہو جانے کے باعث پورا نہ ہو سکا، اس لئے حج موقوف ہوا ہے۔"

(مجموعہ فرمودات گوہر شاہی، حق کی آواز ص : ۳۳،
یکم تا ۱۵/ جون ۱۹۹۹ء)

چاند، سورج اور حجر اسود پر شبیہ منجانب اللہ ہے :

غالباً یہود و نصاریٰ نے ملعون گوہر شاہی کو باور کرایا ہے کہ مسلمانوں کے مہدی منتظر کا فلسفہ غلط ہے۔ اصل مہدی وہ ہو گا جس کی تصویر چاند، سورج اور حجر اسود پر نظر آئے گی۔ حالانکہ قرآن و حدیث میں اس کا کہیں کوئی تذکرہ نہیں کہ مہدی کی تصویر چاند اور سورج وغیرہ پر ہو گی۔ مگر یہ دنیائے مغرب کا اندھا مقلد لکھتا ہے :

"۔۔۔۔۔چاند، سورج، حجر اسود پر شبیہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ یہ منجانب اللہ ہے، اور انہیں جھٹلانا گویا اللہ کی بات سے نفی ہے۔" (حق کی آواز ص : ۲۶)

اسی طرح دوسری جگہ گوہر شاہی نے کہا ہے کہ :

"جو لوگ حجر اسود میں تصویر دیکھ کر پھر بھی خاموشی اختیار کر لیتے ہیں، وہ گونگے شیطان ہیں۔۔۔۔۔ لیکن حجر اسود کا تعلق ایمانوں سے ہے اس لئے چاہئے کہ اس کی تحقیق کی جائے۔ جو لوگ بلا تحقیق اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ حجر اسود میں کسی کی تصویر کیسے آ سکتی ہے۔۔۔۔۔ گوہر شاہی نے کہا کہ حضور پاک تو بتوں کے خلاف تھے، لیکن حجر اسود بھی تو ایک پتھر ہے تو حضور نے اس کو بوسہ کیوں دیا۔ قدرت کے ایسے ہی راز وقت سے پہلے نہیں کھلتے۔" (حق کی آواز، ص : ۳۳)

جو ہماری چاند کی تصویر کو نہیں مانتا وہ اللہ کی بہت بڑی نشانی کو جھٹلاتا ہے :

"چاند پر اپنی شبیہ آنے سے متعلق فرمایا کہ ہم یہ مشن عرصہ بیس سال سے پھیلا رہے ہیں، اتنا بڑا جھوٹ ہم نہیں بول سکتے، ہم یہ تو نہیں کہتے کہ فلاں ملک میں چاند میں ہماری تصویر ہے، نہ یہ کہتے ہیں کہ چاند میں ہماری تصویر آئی تھی بلکہ یہ تو ہر شہر، ہر ملک سے چاند میں اب تک نظر آ رہی ہے۔ چاند کہیں گیا تو نہیں تمہارے پاس ذریعے موجود ہیں۔ تم دوربین سے کیمروں یا وڈیو سے انکی تصویر لے کر تصدیق کر سکتے ہو۔ اگر چاند میں ہماری تصویر نہیں اور ہم کہیں کہ ہے، تو ہم مجرم اور اگر تصویر موجود ہے اور تم نہ مانو تو تم مجرم ہو کہ خدا کی اتنی بڑی نشانی کو جھٹلا دیا۔ اگر خدا نے چاند میں ہماری تصویر لگائی ہے، اس کی کوئی تو وجہ ہوگی۔ اگر چاند میں ہماری تصویر کی تصدیق ہوتی ہے تو تمہیں چاہئے کہ ہمارے پاس آؤ اور پوچھو کہ ہمارا مشن کیا ہے؟

......ایک شخص نے سوال کیا کہ چاند میں آپ کی تصویر آئی تو کیا آپ کو کوئی بشارت وغیرہ ہوئی تھی؟ سرکار نے فرمایا کہ اگر ہم تمہیں بتا بھی دیں تو کیا تم یقین کر لو گے؟ وہ ہمارے یقین کے لئے تھی، تمہارے یقین کے لئے یہ تصویر ہے۔ تم اسے دیکھو۔"

(یادگار لمحات، ۱۸ مئی ۱۹۹۷ء۔ ص: ۱۰/۱۱)

اس سے بڑا جھوٹ کیا ہوگا کہ جو بات قرآن و حدیث اور علمائے امت میں سے کسی نے نہیں کہی، محض یہودی سازش کے تحت آپ اس کا راگ الاپ رہے ہیں؟

گوہر شاہی کی حجر اسود پر شبیہ کا ڈرامہ :

مسلمانوں نے گوہر شاہی کی حجر اسود پر شبیہ کے ڈرامے کا انکار کر دیا تو مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق اس نے روزنامہ محاسب کراچی کو کہیں سے جعلی فیکس کرایا کہ حجر اسود پر انسانی شبیہ نمودار ہوئی ہے اور امام حرم شیخ حماد بن عبد اللہ کا کہنا ہے کہ یہ چہرہ اور حلیہ امام مہدی کا ہے۔ ملاحظہ ہو روزنامہ محاسب کی خبر اور اس کا ذریعہ اطلاع :

"کراچی (محاسب نیوز) سعودی عرب سے موصولہ ایک فیکس کے مطابق شیخ حماد بن عبد اللہ نے مکۃ المکرمہ سے ایک اعلامیہ جاری کیا ہے کہ اس مرتبہ حج سے قبل حجر اسود پر انسانی شبیہ کے نمایاں آثار موجود پائے گئے۔ جو دیکھنے میں بالکل الٹی سمت پر ہے جس کی وجہ سے کسی کو محسوس نہیں ہوتی، نشاندہی ہونے کے بعد دیکھی جا سکتی ہے۔ شیخ حماد بن عبد اللہ نے کہا کہ دو باتیں ہو سکتی ہیں: یہ شبیہ قدرتی طور پر نمودار ہوئی ہو، یا کسی نے خود بنائی ہو، مگر حرم کی حدود میں سخت نگرانی اور ہر وقت خادمین حرمین اور حکومت کے پہرہ کے سبب کوئی شخص اپنے ہاتھ سے تصویر بنانے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ شبیہ شروع سے تھی تو لوگوں کو کیوں نظر نہیں آئی؟ تصویر اتنی واضح ہے کہ

اسے جھٹلایا بھی نہیں جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ مکۃ المکرمہ کے فقیروں میں چند نے کہا ہے کہ یہ امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ اور حلیہ مبارک ہے، جو دنیا میں کہیں موجود ہیں تاکہ لوگ انہیں پہچان سکیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی اہلکار پریشان ہیں کہ اسے کس طرح ختم کیا جائے، کیونکہ تصویر شریعت میں حرام ہے۔ حاجی اور عمرہ کرنے والے لازماً اس پتھر کو جھک کر چومتے ہیں۔ اگر یہ کسی کی شرارت ہے تو شرک کا خدشہ بھی بڑھ رہا ہے۔ شیخ حماد بن عبداللہ نے بتایا کہ حج کا سیزن آگیا تھا اس لئے لوگوں کے رش کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے فی الحال کوئی خاص پیش رفت اس سلسلے میں نہیں کی گئی تھی۔ اب اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور و فکر کی جارہی ہے، یہ مسئلہ پورے عالم اسلام کے لئے اہم اور سنگین نوعیت کا ہے اس لئے تمام ممالک کے اخبارات کو فیکس اور حکومتوں کو مطلع کیا جارہا ہے۔"

(دین الٰہی، ص: ۶۵ بحوالہ محاسب ۲۷ مئی ۱۹۹۸ء)

مگر اس ڈرامہ اور فراڈ کی قلعی اس وقت کھلی جب شؤن حرمین کے سربراہ اور کعبہ کے امام و خطیب شیخ محمد بن عبداللہ بن سبیّل سے اس خبر کی تردید و تصدیق کے سلسلے میں رابطہ کیا گیا۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں اس کو جھوٹ، فراڈ اور دجل قرار دیا۔ اور کہا کہ حجر اسود پر ایسی کوئی شبیہ نمودار نہیں ہوئی، اور نہ ہی ائمہ حرم میں سے کسی نے اس کی تصدیق کی ہے۔ بلکہ اس نام کا کوئی امام ہی نہیں ہے۔ اور ایسا دعویٰ کرنے والا

دجال و کذاب ہے۔ (امام حرم کا تفصیلی فتویٰ آخر میں ملاحظہ ہو۔)

گوہر شاہی مہدی :

انجمن سرفروشان اسلام کے حلقے میں یہ بات مشہور کردی گئی کہ امام مہدی وہ ہوں گے جن کی شبیہ چاند پر نظر آئے گی۔ پھر اچانک پورے پاکستان میں یہ مشہور کردیا گیا کہ گوہر شاہی کی شبیہ چاند پر نظر آرہی ہے۔ اب عوام میں اس موقف کی مقبولیت کے لئے بھی میدان ہموار کیا جارہا ہے۔ لاہور میں انجمن کی طرف سے جاری کردہ ایک اشتہار میں جو عوام میں تقسیم کیا گیا، اس میں بتلایا گیا ہے کہ پاکستان میں امام مہدی کا ظہور ہوچکا ہے۔ اور اس کو صرف "اللہ ہو" کرنے والے ہی پہچان سکیں گے۔

یہ بات ہر مسلمان کے علم میں ہے اور روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ لہٰذا نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوچکا ہے۔ امام مہدیؓ اور حضرت عیسیٰؑ نے چونکہ ابھی آنا ہے، اس لئے یہ دروازہ ابھی کھلا ہے۔ اور اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک امام مہدیؓ اور حضرت عیسیٰؑ دنیا میں تشریف نہ لے آئیں۔ اسی صورتحال سے فائدہ اٹھا کر ماضی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے مجدد پھر مہدی اور بالآخر عیسیٰ بن مریم اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اسی طرح اب اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گوہر شاہی نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے کی تیاری شروع کردی ہے، چنانچہ وہ اپنے اندر چھپی ہوئی مہدویت کی آرزو کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے :

"لوگ اگر ہمیں امام مہدی کہتے ہیں تو اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے۔ کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں۔ ہم انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا، ان کے لئے بہتر ہے۔"

(سالنامہ گوہر ۱۹۹۷ء۔ ص : ۸)

ہمارے عقیدت مند ہمیں امام مہدی سمجھتے ہیں :

مہدی علیہ الرضوان کا منصب ہی ایسا ہے کہ ہر طالع آزما کا جی چاہتا ہے کہ یہ منصب اسے مل جائے۔ اسی لئے گوہر شاہی کا بھی جی تو یہی چاہتا ہے مگر تکلفاً خود دعویٰ نہیں کر رہے۔ البتہ جو لوگ ان کو مہدی سمجھ رہے ہیں، چونکہ وہ ان کی دلی آرزو اور خواہش کی تکمیل کر رہے ہیں، اس لئے وہ ان کو منع بھی نہیں کرتے۔ چنانچہ لکھتے ہیں :

"سوال : آپ کے اخبار صدائے سرفروش کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آہستہ آہستہ گراؤنڈ بنایا جا رہا ہے اور ایک دن اعلانیہ آپ کو امام مہدی علیہ السلام بنا دیا جائے گا؟

جواب : ہم نے اپنی کسی تقریر یا تحریر میں اپنے آپ کو کبھی امام مہدی نہیں ظاہر کیا۔ ہمارے تمام عقیدت مند ہمیں امام مہدی ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن اللہ کی جانب سے مجھے کوئی اس طرح کا الہام نہیں ہوا۔ اگر ہم امام مہدی علیہ السلام ہوئے بھی تب بھی اپنی زبان سے نہیں کہیں گے، ہاں البتہ ہم ان کو امام

مہدی علیہ السلام کی نشانی ضرور بتاتے ہیں کہ ان کی پشت پر مہر مہدیت کلمہ کے ساتھ ہوگی، جو کہ نسوں سے ابھری ہوئی ہوگی......"

(حق کی آواز مجموعہ ملفوظات گوہر شاہی، ص : ۲۳۔ یکم تا ۱۵ جنوری کے ملفوظات)

دعویٰ مہدیت سے سزا کا خوف :

دعویٰ مہدیت کا جی تو چاہتا ہے مگر کیا کیجئے پاکستانی قانون اور ملاؤں سے ڈر ہے کہ وہ کہیں عدالت میں نہ گھسیٹ لیں :

"آپ نے فرمایا اگر کسی میں امام مہدی کی نو نشانیاں پائی جاتی ہیں اور ایک نہیں پائی جاتی تو آپ ان نو نشانیوں کو رد نہیں کر سکتے......اسی طرح امام مہدی اعلان کرے یا نہ کرے، رہے گا تو امام مہدی، کیونکہ پاکستان کے ۱۹۸۴ء کے قانون میں لکھا ہے کہ : جو شخص امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے اس کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے۔ اسی لئے امام مہدی مصلحتاً خاموش ہیں کہ خواہ مخواہ پابند سلاسل ہونے سے فائدہ؟......"

(حق کی آواز ص : ۳۳، ۳۴۔ تاریخ ملفوظ ۱۶ تا ۳۰ جون ۱۹۹۹ء)

جھوٹے مہدی کو سزا کا خوف :

ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو مہدی سمجھتا اور کہتا ہے۔ اپنی نجی محفلوں

اور خواص کے اجتماعات میں اس کا اظہار کرتا ہے۔ مگر عام اجتماعات اور جلسوں میں اس کے اعلان و اظہار سے ایک خاص ضرورت و مصلحت کے تحت ہچکچاتا ہے۔ اس لئے کہ پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت کا قانون موجود ہے۔ جس کی روشنی میں ایسے کسی جھوٹے مدعی کو قانون کی گرفت میں لے کر پابند سلاسل کیا جاسکتا ہے۔ اگر آج اس قانون کو منسوخ کر دیا جائے تو وہ مہدی کا اعلان کرنے کو تیار ہے۔ ملاحظہ ہو اس کی بیسویں سالانہ جشن گیارہویں شریف کی تقریر جو ۱۳ راگست ۱۹۹۹ء کو المرکز روحانی کوٹری شریف۔ حیدر آباد کے موقع پر پڑھی گئی، اور بعد میں اس کے دستخطوں سے جاری کی گئی:

> "جب چاند، سورج، حجر اسود، شیو مندر، امام بارگاہوں اور کئی مساجد میں تصویروں کی تصدیق ہوئی، مجھے بھی شک گزرا کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ یہ (مہدی علیہ السلام کا) مرتبہ مجھے ہی نواز دے۔ کیونکہ کئی ایسے واقعات سامنے تھے کہ چور اور ڈاکو بھی راتوں رات ولی بن گئے۔ حتمی یقین تب ہو گا جب اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور ظاہری باطنی ولی اس کی تصدیق کریں۔
>
> لوگ کہتے ہیں کہ گوہر شاہی نے چاند اور حجر اسود پر تصاویر کا دعویٰ کیا۔ یہ دعویٰ میں نے نہیں کیا بلکہ یہ دعویٰ رب کی طرف سے ہوا ہے۔ اس کی تائید کر رہا ہوں اور لوگوں کو بھی کہتا ہوں کہ تم اس کی تحقیق کرو، اگر منجانب اللہ ہے تو اس کو جھٹلانا کفر ہے۔ اور اگر ہم ان نشانیوں کا ثبوت پیش نہ کر سکیں تو

ہر قسم کی سزا کے لئے تیار ہیں، تحقیق کے بعد لوگ کہتے ہیں کہ جب حضور پاک ﷺ کی شبیہ نہیں آئی تو کسی اور کی کیسے آسکتی ہے۔ ہم کہتے ہیں ہو سکتا ہے، حضور پاک ﷺ نے ہی اپنے کسی فرزند کی تصویر لگادی ہو کہ اس کے ذریعہ عشق و محبت کی تعلیم حاصل کرو، جسے اللہ نے ہی تعلیم سکھا کر پوری دنیا کے مذاہب کے لئے مأمور کیا ہوا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہے۔ جس طرح عام لوگوں کو غصہ آئے تو حرام ہے۔ لیکن ولی، نبی یا اللہ کو غصہ آئے تو حرام نہیں کہہ سکتے بلکہ حلال کہتے ہیں۔ اسی طرح عام لوگوں کی بنائی ہوئی تصویریں حرام ہو سکتی ہیں، لیکن سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی تصویریں جو تابوت سکینہ میں موجود ہیں، آپ انہیں حرام نہیں کہہ سکتے، تو پھر اللہ اگر کوئی تصویر بنادے تو اس پر اعتراض، نادانی ہے۔ جبکہ اللہ مصور بھی ہے اور ہر چیز پر قادر بھی۔ حدیثوں میں بھی ہے کہ قبر میں حضور پاک ﷺ کی شبیہ دکھائی جائے گی جبکہ شبیہ تصویر کا دوسرا نام ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اپنے علم کی روشنی میں امام مہدی کو متعارف کراؤں۔ کیونکہ صدیوں سے جہاں مؤمنوں کو ان کی آمد کا انتظار ہے، اسی طرح دجالیئے بھی ان کے قتل کے لئے بے قرار

ہیں۔ پہلے ذرا دجالیوں کی تشریح آپ کو بتاتا ہوں، جو شخص کہے کہ اگر امام مہدی میرے زمانے میں آجائے تو میں اس کی ٹانگیں توڑ دوں اور جو ملک کہے اگر واقعی امام مہدی آجائے، اور جو اسے قتل کرے میں اسے بے شمار انعام دوں۔ کیونکہ حدیثوں کے مطابق انہیں شبہ ہے کہ امام مہدی ان سے سلطنت چھین لے گا۔

حکومتِ پاکستان نے بھی یہ قانون بنایا ہوا ہے کہ اگر کوئی امام مہدی کا اعلان کرے تو اسے جیل میں بند کر دیا جائے۔ اگر واقعی امام مہدی پاکستان میں آ گیا تو پھر ان کا استقبال جیل کی دال سے ہی ہو گا، حکومت نے یہ قانون کیسے پاس کیا جبکہ ہر فرقہ کے مطابق امام مہدی کو دنیا میں آنا ہے۔ حکومت کے مطابق کہ یہ قانون جھوٹے مہدیوں کے لئے ہے، تو پھر سچے مہدی کی حکومت کے پاس کیا پہچان ہے ؟اگر آج حکومت اس قانون کو ختم کرے تو کل ہی پورے ثبوت اور حدیثوں کی روشنی میں امام مہدی کو دنیا میں روشناس کر سکتا ہوں، ورنہ ایک دن دنیا خود ہی پہچان لے گی۔

مہدی کو تلاش کرو، اگر کوئی ساری عمر عبادت کرتا رہے، لیکن امام مہدی کی مخالفت کرے تو وہ بلعم باعور جو دعائے مستجاب بھی تھا۔ موسیٰؑ کی مخالفت کی وجہ سے اصحاب کہف کے کتے کی شکل میں دوزخ میں جائے گا۔ اگر کوئی ساری عمر کتوں کی طرح زندگی بسر کرتا رہا، لیکن پھر مہدی کا ساتھ دے دیا تو وہ

اصحاب کہف کے کتے سے قطمیر بن کر بلعم باعور کی شکل میں جنت میں جائے گا۔ اکثر کہتے ہیں کہ اگر امام مہدی پاکستان میں موجود ہے تو جیلوں سے کیوں ڈرتا ہے؟ اعلان کیوں نہیں کرتا؟..... جس طرح اس وقت حضور پاک ﷺ گھڑے میں اذان دیتے رہے، جب تک حضرت عمر نہیں ملے، مصلحتاً اپنے بستر پر حضرت علی کو سلا کر مدینہ کی طرف ہجرت بھی کی، اسی طرح امام مہدی بھی مصلحتاً خاموش ہے۔ اور کسی عمر کے انتظار میں ہے۔ وہ اعلان کرے یا نہ کرے، جیل میں رہے، شہر میں رہے یا گوشہ نشیں، وہ ہی امام مہدی ہے، جو رب کی طرف سے ہے۔ پھر اسے خواہ مخواہ جیل کی سختی برداشت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ایک حدیث کے مطابق عام خیال ہے کہ ابھی (مہدی کا) وقت نہیں آیا۔ کیونکہ اس وقت دور دور تک دیئے جل رہے ہونگے، اس کا مقصد ہے دور دور تک دل چمک رہے ہونگے۔ ایک اور حدیث کے مطابق وہ نیا دین بنائیں گے، یا دین میں تجدید کریں گے۔ دونوں حالتوں میں انہیں علماء کی سازشوں اور فتوؤں کا مقابلہ بھی کرنا ہو گا۔ جب تک علماء ان کو پہچان نہ لیں گے، ایک حدیث کے مطابق وہ لوگوں کے بے مانگے، بے شمار دولت دیں گے۔ وہ باطنی دولت کی طرف اشارہ تھا، یعنی ان کا فیض بقول سلطان باہو، چہ مسلم چہ کافر چہ زندہ چہ مردہ سب کے لئے

ہوگا۔اسی وقت کے لئے شاید قرآن میں آیا کہ جب تم کسی معاملے میں پریشان ہو جاؤ تو اہل ذکر سے پوچھ لینا۔ اہل ذکر وہ لوگ ہیں، جن کا دل اللہ اللہ کرے۔ ورنہ زبانی ذکر تو طوطا بھی کرلیتا ہے۔"

(تقریر بسویں گیارہویں شریف، کوٹری ۱۳راگست ۱۹۹۹ء
روزنامہ جنگ لندن ۲۸راگست ۱۹۹۹ء)

جعلی مہدی کا ہندوانہ نظریۂ حلول :

احادیث شریفہ میں نہایت وضاحت و صراحت کے ساتھ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی قرب قیامت میں تشریف آوری، ان کی علامات، خاندانی پس منظر، نام، ولدیت کا تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ بتلایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کے ظہور سے کچھ پہلے امت کی راہ نمائی کے لئے حضرت مہدی علیہ الرضوان کو مکہ مکرمہ میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پہچان لیا جائے گا اور ان کے ہاتھ پر وہیں بیعت ہوگی۔ وہ دعویٰ مہدیت نہیں کریں گے۔ بلکہ لوگ خود ان کو اپنا امام بنائیں گے۔ ان کا قیام دمشق میں ہوگا اور دجال کا گھیرا تنگ ہو چکا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز ان کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے، دجال کا تعاقب فرماویں گے اور مقام لُد میں اس کو جالیں گے اور قتل کردیں گے۔ چونکہ یہ بہت بڑا مقام اور اعزاز ہے اس لئے ہر زمانے کے طالع آزماؤں نے اس تاج سیادت کو کھینچ تان کر اپنے ناہموار سروں پر سجانے کی کوشش کی، زمانہ قریب میں غلام احمد قادیانی، یوسف کذاب وغیرہ جیسے لوگوں کی

تحریک بھی اس نقطہ کے گرد گھومتی رہی ہے۔ اب دور حاضر کے مسیلمہ کشمیر گوہر شاہی کے پیٹ میں بھی یہی مروڑ اٹھ رہا ہے کہ کسی طرح یہ تاج سیادت میرے سر پر فٹ آجائے۔ مگر مجبوری یہ ہے کہ نہ تو اس کا نام محمد ہے، اور نہ ہی اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہے، اور نہ اس کا تعلق خاندان سادات سے ہے۔ بلکہ ریاض احمد گوہر شاہی نسلاً مغل ہے اور اس کے باپ کا نام فضل حسین ہے، اس لئے اس نے اپنے آپ کو مہدی بنانے کے لئے ان تمام نصوص صریحہ پر تاویل باطل کا تیشہ چلاتے ہوئے لکھا ہے کہ نعوذباللہ مہدی میں حضور ﷺ کی روح حلول کرے گی، ملاحظہ ہو اس کی ہندوانہ منطق :

"حدیثوں میں ہے کہ امام مہدی کی والدہ کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبداللہ ہوگا، اس کی تشریح ضروری ہے :

تشریح : قرآن میں ارضی اور سماوی روحوں کا ذکر آیا ہے۔ ارضی روحیں اس دنیا میں پتھروں، درختوں اور حیوانوں میں ہوتی ہیں، جن کا یوم محشر سے کوئی تعلق نہیں۔ سماوی روحیں آسمان سے تعلق رکھتی ہیں جیسے فرشتے، ارواح، اور لطائف وغیرہ۔ جب ارضی وسماوی روحیں اس جسم میں اکٹھی ہوتی ہیں تو تب انسان بنتا ہے، جب پیٹ میں نطفہ پڑتا ہے تو خون کو اکٹھا کرنے کے لئے روح جمادی پڑتی ہے، پھر روح نباتی کے ذریعے بچہ پیٹ میں بڑھتا ہے، پھر جب روح حیوانی آتی ہے تو بچہ پیٹ میں حرکت کرنا شروع کر دیتا ہے، پیدائش کے بعد روح انسانی لطائف کے ساتھ آتی ہے، جس کے ذریعے بچہ چیخنا چلانا

شروع کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے ہی مر جائے تو اس کا جنازہ نہیں ہوتا کہ وہ ابھی حیوان تھا، پیدائش کے بعد تھوڑی دیر زندہ رہنے کے بعد اگر مر جائے تو اس کا جنازہ ضروری ہے کہ انسان بن گیا تھا، مرنے کے بعد سماوی روح آسمان پر چلی جاتی ہے، جو ایک ہی جسم کے لئے مخصوص تھی۔ لیکن وہ ارضی ارواح دوسرے میں، پھر تیسرے میں حتیٰ کہ کئی عرصے تک دوسرے جسموں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ خاندانوں میں فطرت کا اثر ان روحوں کی وجہ سے ہوتا ہے، جبکہ خاندانی بیماری کا تعلق خون سے ہوتا ہے، عام لوگوں کی ارضی ارواح ایک دوسرے کے جسم میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں داخل ہوتی ہیں، جبکہ حضور پاک ﷺ کی ارضی ارواح کو صرف امام مہدی کے جسم کے لئے روکا گیا تھا، جس طرح حضور پاک ﷺ کے پورے جسم کو آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں اس طرح جسم کے کسی حصے یعنی ہاتھ وغیرہ کو بھی آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح حضور پاک ﷺ کی روح کو بھی آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں، اسی طرح روح کے کسی بھی دوسرے حصے کو آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں، چونکہ روح کا وہی دوسرا حصہ امام مہدی کے جسم میں ہوگا جس کی وجہ سے ان کی ماں کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبداللہ بھی ہو سکے گا۔"

(تقریر بیسویں گیارہویں شریف، کوٹری۔ ۱۳؍اگست ۱۹۹۹ء
روزنامہ جنگ لندن ۲۸؍اگست ۱۹۹۹ء)

گوہر شاہی منصب نبوت پر :

گوہر شاہی اپنی نام نہاد عقیدت مند تنظیم آر۔اے جی ایس انٹرنیشنل لندن۔ کے حوالہ سے اپنے آپ کو نبی، مہدی اور کالکی اوتار باور کرانے کے لئے مختلف اوقات میں مختلف اسٹیکروں کے ذریعے مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ غلام احمد قادیانی کے روحانی بیٹے اور ہندوؤں کے کالکی اوتار، رسوائے زمانہ گوہر شاہی کی آشیرباد پر اس کے معتقدین کی جانب سے لفظ اللہ کے آرٹ میں کلمہ طیبہ کے ساتھ "محمد رسول اللہ" کی جگہ "ریاض احمد گوہر شاہی" کے نام لکھنے کی مذموم سازش پر مشتمل اسٹیکر ملاحظہ ہو :



گوہر شاہی فی نفسہٖ اس تحریف کے جواز کا قائل ہے، مگر اندیشۂ شرارت مخالفین کی وجہ سے اس کے روکنے کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے :

”جشن ولادت کے موقع پر ایک رنگین اسٹیکر R.A.G.S انٹر نیشنل انگلینڈ نے جاری کیا، جس میں کلمہ اور میرا نام لکھا تھا، حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہ تھی، پھر بھی مخالفوں کے شر کی وجہ سے فوری ضبط کر لیا۔ اس فورم میں غیر مسلموں کی بڑی تعداد شامل ہے، ان کی جانب سے اسٹیکر ”جشن ولادت“ کے موقع پر نکالا گیا، جس کا ہمیں پیشگی قطعی علم نہ تھا۔ چونکہ اس فورم میں غیر مسلم خصوصاً ہندو، سکھ، عیسائی مذاہب کی تعداد ہماری جنون کی حد تک معتقد ہے۔ وہ غیر مسلم ہونے کے ناتے لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں، لیکن محمد رسول اللہ نہیں پڑھتے۔ ہم نے حکمت کے تحت لا الٰہ الا اللہ کا قائل کر کے انہیں اسم ذات کے ذکر کی طرف راغب کیا تاکہ ان کے دلوں میں نور اترے۔ اور ان میں اللہ کی محبت پیدا ہو...... جشن ولادت کے موقع پر پاکستان کے علاوہ انگلینڈ و دیگر ممالک سے بھی مسلم اور غیر مسلم اس تقریب میں شریک ہوئے۔ ان غیر مسلموں نے اس اسٹیکر کے ذریعے اپنے عقیدے کو ظاہر کیا، لیکن ہم نے مخالفین کے شر کی وجہ سے فوراً ضبط کر لیا۔“

(حق کی آواز، ص : ۴؍۵)

حضرت عیسیٰؑ ظاہر ہو چکے ہیں :

گوہر شاہی کے پیٹ میں دعویٰ مہدویت اور دعویٰ مسیحیت کا بار بار مروڑ اٹھ رہا ہے مگر سزا کا خوف ہے اس لئے وہ دبے الفاظ میں لکھتا ہے :

”امام مہدی اور حضرت عیسیٰ ظاہر ہو چکے ہیں۔ جو ان کے قریبی لوگ ہیں وہ انہیں جانتے جا رہے ہیں۔ اور جو بھی ان کے قریب ہوتا جاتا ہے وہ انہیں جانتا جاتا ہے۔ اور اس طرح ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔“

(حق کی آواز، ملفوظات گوہر شاہی۔ یکم تا ۱۵؍جون ۱۹۹۸ء، ص : ۱۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کا دعویٰ :

حضرت عیسیٰؑ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی جامع دمشق میں ملاقات ہو گی، اور اس کے بعد امت کی اصلاح و فلاح کا چارج حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنبھال لیں گے۔ اس فلسفہ کے تحت گوہر شاہی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کا تذکرہ کرتا ہے۔ مگر جگہ اور مقام ملاقات کی تعیین میں ان سے چوک ہو گئی ہے، بہر حال اس کے معتقدین نے ایک خوبصورت رنگین اور باتصویر اشتہار شائع کیا جو جگہ جگہ چسپاں کیا گیا اس میں اس کی تفصیلات لکھی ہیں، جو درج ذیل ہیں :

”حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ کے حالیہ دورۂ امریکہ کے دوران مؤرخہ ۲۹؍مئی ۱۹۹۷ء نیو میکسیکو کے شہر طاؤس (Taos) کے ایک مقامی ہوٹل

(Elmontl Lodge) میں حضرت سیدنا گوہر شاہی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ظاہری ملاقات فرمائی۔ یہ ملاقات آج ۲۸ رجولائی ۱۹۹۷ء تک ایک راز رہی، لیکن اب جبکہ مرشد پاک نے اس راز سے پردہ اٹھانا مناسب جانا تو کرم فرماتے ہوئے کچھ تفصیلات ارشاد فرمائیں..... آپ فرماتے ہیں..... نیو میکسیکو کے ہوٹل میں پہلی رات قیام کے دوران رات کے آخری پہر میں نے ایک شخص کو اپنے کمرے میں موجود پایا، ہلکی روشنی تھی میں سمجھا ہمارا کوئی ساتھی ہے..... پوچھا کیوں آئے ہو؟..... جواب دیا: آپ سے ملاقات کے لئے، میں نے لائٹ آن کی تو یہ کوئی اور چہرہ تھا (ایک خوبصورت نوجوان) جسے دیکھ کر میرے سارے لطائف ذکر الٰہی سے جوش میں آگئے اور مجھے ایک انجانی سی خوشی محسوس ہوئی، جیسی فرحت میں نے حضور پاک ﷺ کی محفلوں میں کئی بار محسوس کی تھی۔ لگتا تھا انہیں ہر زبان پر عبور حاصل ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں ابھی امریکہ میں ہی رہ رہا ہوں۔ پوچھا رہائش کہاں ہے؟ جواب دیا کہ نہ پہلے میرا کوئی ٹھکانہ تھا نہ اب کوئی ٹھکانہ ہے۔ پھر مزید جو کچھ گفتگو ہوئی وہ ہم (گوہر شاہی) ابھی بتانا مناسب نہیں سمجھتے۔ حضرت گوہر شاہی فرماتے ہیں کہ پھر کچھ دنوں کے بعد جب میں ایری زونا ٹوسن میں ایک روحانی سینٹر (Tucson 3335 East Grant Rd,A.Z) پر

گیا وہاں کتابوں کے ایک اسٹال پر میزبان خاتون مس میری (Miss.Marry) کے ہاتھ میں اسی نوجوان (حضرت عیسیٰؑ) کی تصویر دیکھی۔ میں پہچان گیا اور اس خاتون سے پوچھا یہ تصویر کس کی ہے کہنے لگی عیسیٰ ابن مریم کی ہے۔ پوچھا کیسے ملی تو بتایا کہ اس کی جان پہچان کے کچھ لوگ کسی مقدس روحانی مقام پر عبادت وزیارت کے لئے گئے تھے اور اس مقام کی تصاویر کھینچ کر جب پرنٹ کروائی گئیں تو کچھ تصاویر میں یہ چہرہ بھی آ گیا جبکہ وہاں نہ کسی نے دیکھا اور نہ ہی تصویر اتاری۔ وہ تصویر اس خاتون سے حاصل کرنے کے بعد چاند پر موجود ایک شبیہ سے اس تصویر کو جب ملا کر دیکھا تو ہو بہو وہی تصویر نظر آئی۔ اب یہاں لندن آکر گارڈین اخبار والوں کو اشتہار کے لئے جب یہ تصویر دی تو انہوں نے بھی اپنے کمپیوٹر کے ذریعے چاند والی تصویر سے ملا کر اس تصویر کی تصدیق کی۔ اب ان حوالوں کی روشنی میں اس راز سے پردہ اٹھانا مناسب سمجھتے ہیں کہ واقعی یہ تصویر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہی ہے..... جو اللہ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔"

(بحوالہ اشتہار، شائع کردہ: سرفروش پبلشر)

گوہر شاہی کالکی اوتار؟

گوہر شاہی لادین قوتوں، ہندوؤں، عیسائیوں اور یہودیوں کے اشاروں پر ناچ رہا ہے۔ وہ اپنے آپ کو کسی مذہب کا پابند نہیں سمجھتا، وہ مسلمانوں سے زیادہ ہندوؤں

اور عیسائیوں کے قریب ہے۔ اس لئے کہ یہی قوتیں اسکی تحریک کی معاون اور سرپرست ہیں۔ اس لئے وہ ان کی طرف سے ہر اقدام کو اپنے ضمیر کی آواز سمجھتا ہے۔ چنانچہ گوہر شاہی کی معتقد ہندو تنظیم آر اے جی ایس۔ انٹر نیشنل انگلینڈ نے ایک اشتہار میں اسے اپنا کالکی اوتار لکھا۔ بجائے اس کے کہ وہ اس پر نکیر کرتا یا اس سے اظہار براءت کرتا، فرط مسرت سے جھوم اٹھا اور اسے اپنے معتقدین کے ذریعے خوب خوب شائع کرایا۔ آر اے جی ایس۔ انٹر نیشنل کا مطبوعہ اسٹیکر ملاحظہ ہو :

بہت سے لوگوں نے خواب میں اور بہت سے لوگوں نے حقیقت میں آپ کی پشت پر کلمہ طیبہ اور مہر صداقت بھی دیکھی ہے۔

......کالکی اوتار

ہندو سوسائٹی ائرلینڈ کے سبھاش شرما کہتے ہیں کہ ہمارے وید شاستروں کے مطابق کالکی اوتار کا قد درمیانہ ہوگا، سفید کپڑے ہونگے، بر صغیر سے ظاہر ہونگے۔ وہ ظلم کا خاتمہ کریں گے۔ محبت کا درس عام کریں گے۔ دنیا میں انکی نشانی چاند کے ذریعے ظاہر ہوگی۔ باباجی گوہر شاہی چاند میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ دل کی مالا اور نام دان عطا کرتے ہیں۔ ہر دھرم کے لوگوں نے خواب میں انکا درشن کیا ہے، کئی مندروں میں ان کی شبیہ آچکی ہے۔ من کی جوت پرایت کرنے کے لیے لوگ جوق درجوق ان کے پاس آرہے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو انہوں نے شنکر جی کے درشن کروائے ہیں۔ باباجی گوہر شاہی کے روحانی علاج سے ہر قسم کی بیماری خواہ کینسر ہو لوگ صحت یاب ہو رہے ہیں۔"

R.A.G.S INTERNATIONAL
0956-905588, 0796-7789097, 07977-145651
Email:- Mohammad @ Younus. free serve.co.U.K
Hindu Society Ireland Subhash Sharma 0797428844
Gulzar: 0403866901 00-1-520-6281031

کالکی اوتار......

"ہندو سوسائٹی ائرلینڈ کے سبھاش شرما کہتے ہیں کہ ہمارے وید شاستروں کے مطابق کالکی اوتار کا قد درمیانہ ہوگا، سفید کپڑے ہونگے، بر صغیر سے ظاہر ہونگے۔ وہ ظلم کا خاتمہ کریں گے۔ محبت کا درس عام کریں گے۔ دنیا میں ان کی نشانی چاند کے ذریعے ظاہر ہوگی۔ باباجی گوہر شاہی چاند میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ دل کی مالا اور نام دان عطا کرتے ہیں۔ ہر دھرم کے لوگوں نے خواب میں ان کا درشن کیا ہے، کئی مندروں میں ان کی شبیہ آچکی ہے۔ من کی جوت پرایت کرنے کے لئے لوگ جوق در جوق ان کے پاس آرہے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو انہوں نے شنکر جی کے درشن کروائے ہیں۔ باباجی گوہر شاہی کے روحانی علاج سے ہر قسم کی بیماری خواہ کینسر ہو لوگ صحت یاب ہو رہے ہیں۔"

حالانکہ پروفیسر پنڈت ویدا پرکاش کے بقول ہندو عقائد اور ان کی مذہبی کتابوں میں جس کالکی اوتار کی آمد کی پیش گوئی کی گئی ہے وہ سعودی عرب میں حضرت محمد ﷺ کی آمد سے پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے کہ جس کالکی اوتار کی آمد کا انتظار تھا اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوں گے۔

(دیکھئے روزنامہ خبریں ۱۵ ارمارچ ۲۰۰۰ء)

مگر اس جاہل مطلق اور حیاباختہ انسان کو ذرا شرم نہیں کہ اس کے دعویٰ

اسلام کے باوجود اسے ہندو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں آخری نبی اور نجات دہندہ کا درجہ دیتے ہیں، اور یہ اس پر بغلیں بجاتا ہے۔

گوہر شاہی منصب معراج پر :

گوہر شاہی کی زیر طبع، مگر ضبط شدہ کتاب "دین الٰہی" کے صفحہ نمبر ۹ پر اسے "راضیہ"، "مرضیہ" اور "معراج" کے منصب و مرتبہ پر فائز دکھلایا گیا ہے، ملاحظہ ہو "دین الٰہی" کا اقتباس :

"۱۵ر رمضان ۱۹۷۷ء کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا۔ راضیہ مرضیہ کا وعدہ ہوا، مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا۔ چونکہ آپ کے ہر مرتبے اور معراج کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے، اس لئے اسی خوشی میں جشن شاہی اس روز منایا جاتا ہے۔ آپ نے ۱۹۷۸ء میں حیدر آباد آکر رشد وہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔ لاکھوں افراد کے قلوب اللہ اللہ میں لگ گئے۔ بے شمار افراد کے قلوب پر اسم اللہ نقش ہوا، اور ان کو نظر آیا۔ لاتعداد کشف القبور اور کشف الحضور تک پہنچے۔ ان گنت لاعلاج مریض شفایاب ہوئے۔

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے ۱۹۸۰ء میں باقاعدہ تنظیم کے ذریعے پاکستان سے دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا۔ آپ کا پیغام "اللہ کی محبت" کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ ہر

مذہب کے افراد آپ سے عقیدت اور محبت کرنے لگے، اور اپنی اپنی عبادت گاہوں میں حضرت گوہر شاہی کو خطابت کی دعوت دینے لگے۔ اس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی کہ کسی شخصیت کو ہر مذہب والوں نے اپنی عبادت گاہوں کے اسٹیج اور منبر پر بٹھا کر عزت دی ہو۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اور ہر مذہب والوں کے دل گوہر شاہی کی صحبت سے ذکر اللہ سے جاری ہوئے، یہ آپ کی ادنیٰ سی کرامت ہے۔ یوں تو آپ کی بے شمار کرامتیں ہیں، ہر ایک کا تذکرہ ناممکن ہے۔

چاند، سورج، حجر اسود، شیومندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہر شاہی، نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے، جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔ آیئے آپ بھی ان کو پرکھنے کی کوشش کریں، اور ہم سے تحقیق کے لئے رابطہ کریں، اور ان کی کتب کے ذریعے بھی ان کو پہچاننے کی کوشش کریں۔" (دین الٰہی ص: ۹)

خدائی کے منصب پر :

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مرید اکمل سے اپنی شان میں وہ رسوائے زمانہ نظم سن کر داد دی تھی، جس میں اس کو "رسول قدنی" کہہ کر پکارا گیا تھا۔ اس کا ظل و بروز ریاض احمد گوہر شاہی بھی لاہور کے لکشمی چوک کے جلسہ عام (منعقدہ

۱۱/اپریل ۱۹۹۶ء) کے اسٹیج پر بیٹھ کر اپنی آٹھ نو برس کی صاحبزادی سے اپنی خدائی اور رسالت کا اعلان کراتا ہے۔ ملاحظہ ہو اس کے عقیدت مند کا نذرانۂ عقیدت جو گوہر شاہی کی بیٹی کی آواز میں پیش کیا گیا :

سانسوں میں تیری خوشبو کچھ ایسی سمائی ہے
مستی میں صدا جھوموں یہی دل کی دہائی ہے

کعبے کو بھی دیکھا ہے صورت میں تیری گوہر
میرا عشق یہ کہتا ہے تیرے من میں خدائی ہے

ہیں لوح و قلم تیرے پھر بھی یہی مانگوں
تیرے سامنے موت آئے یہ میری بھلائی ہے

تم یا اللہ کہہ دو، چاہے کہہ دو یا محمد
یا غوث الاعظم کہہ دو یا کہہ دو گوہر شاہی
(عقیدت کے پھول، ص: ۱۳۹)

کفر کی تلقین :

گوہر شاہی کے مریدین کی کس طرح کی تربیت کی گئی ہے؟ اور ان کو کن عقائد کی تلقین کی گئی ہے؟ تعلیمات گوہر شاہی کا ایک شاہکار ملاحظہ ہو، ان کا ایک مرید عقیدت کے پھول صفحہ نمبر ۱۳۹ میں لکھتا ہے :

یامرشد حق ریاض احمد گوہر شاہی
کوئی کافر مجھے سمجھے یا مسلماں سمجھے
تیری پوجا کروں میں تیری پوجا کروں
اپنے من میں بٹھاکر تجھے یا گوہر
تیری پوجا کروں میں تیری پوجا کروں
(عقیدت کے پھول، ص: ۱۳۹)

گوہر شاہی کا مردوں کو زندہ کرنا :

دوسری جگہ لکھتا ہے :

بات بگڑی ہوئی سرکار بنادیتے ہیں
ہر مصیبت سے ہمیں پار لگادیتے ہیں

میں تو ادنیٰ سا ہوں خادم در گوہر کا
میں نے دیکھا ہے جدھر مردہ جلادیتے ہیں

نعوذباللہ اب گوہر شاہی خدا بن گیا کہ وہ مردوں کو بھی زندہ کرنے لگا ہے؟

گوہر شاہی اور یہودیت و عیسائیت کی تبلیغ

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ : "لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی" ۔(اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت حیات ہوتے تو ان کو بھی میری

اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا) یعنی آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کے بعد سابقہ تمام انبیاء کی شریعتیں اور ان کے کلمے منسوخ ہوگئے ہیں اب سوائے اسلام کے کسی دین و مذہب میں نجات نہیں ہے۔ نجات اگر ہے تو اسلام اور کلمہ اسلام میں ہے۔ قرآن وحدیث میں یہود و نصاریٰ کی مخالفت اور ان کے کفر و شرک کا بار بار ذکر ہے، اور انہیں جہنمی باور کرایا گیا ہے، حالانکہ وہ اپنے نبی کا کلمہ پڑھتے تھے اور وہ انہیں اللہ کا نبی مانتے تھے، مگر ریاض احمد گوہر شاہی ملعون و مرتد اپنی کتاب "دین الٰہی" میں قرآن وحدیث اور اکابر علماءِ امت کے خلاف یہ دریدہ دہنی کرتا ہے کہ ہر امت کو چاہئے کہ اپنے نبی کے کلمے کو یاد کریں، اور اسی سے نجات ہے اور قبر کا عذاب اس سے کم ہوگا اور بہشت میں داخلہ بھی اسی سے ہوگا، ملاحظہ ہو اس کی کافرانہ منطق:

"رسولوں کے کلمے"

"ہر نبی کو اللہ نے خاص ناموں سے پکارا، جو ان کی امت کے لئے پہچان بن گئے۔ یہ نام اللہ کی اپنی زبان سریانی میں تھے، ان کے اقرار سے اس نبی کی امت میں داخل ہوتا ہے۔ تین دفعہ اقرار شرط ہے، امت میں داخل ہونے کے بعد ان الفاظ کو جتنا بھی دہرائے گا، اتنا ہی پاکیزہ ہوتا جائے گا۔ مصیبت کے وقت ان الفاظ کی ادائیگی مصیبت سے چھٹکارا بن جاتی ہے۔ قبر میں بھی یہ الفاظ حساب کتاب میں کمی کا باعث بن جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بہشت میں داخلہ کے لئے بھی ان الفاظ کی ادائیگی شرط ہے۔

ہر امت کو چاہئے کہ اپنے نبی کے کلمے کو یاد کریں اور

صبح و شام جتنا بھی ہو سکے ان کو پڑھیں۔ ہدایت کے لئے آسمانی کتابیں آپ اپنی زبان میں پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن عبادت کے لئے اصلی کتاب کی اصلی عبارتیں زیادہ فیض پہنچاتی ہیں۔

عیسائیوں کا کلمہ...... لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں عیسیٰ اللہ کی روح ہیں۔

یہودیوں کا کلمہ...... لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں موسیٰ اللہ سے بات چیت کرتے ہیں۔

ابراہیمیوں کا کلمہ...... لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ابراہیم اللہ کے دوست ہیں۔

مسلمانوں کا کلمہ...... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں۔

ہر مذہب والا خواہ کوئی بھی زبان رکھتا ہو، لیکن یہ کلمے اللہ کی سریانی زبان میں اس کی پہچان اور نجات ہیں۔ عام انسان کے لئے روزانہ کم از کم 33 مرتبہ اللہ اور رسول کو صبح اور شام یاد کرنا ضروری ہے۔ دنیاوی مصیبتوں سے حفاظت کے لئے روزانہ 99 مرتبہ صبح اور شام یا جتنا بھی ہو سکے، مصیبت کو ٹالنے کے لئے پانچ ہزار، پچیس ہزار یا بہتر ہزار کئی آدمی ایک ہی نشست میں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، آخری حد سوا لاکھ ہے۔" (دین الٰہی ص: ۴۹)

چند ایک مختصر مگر چیدہ چیدہ عقائد کی فہرست ہے جو قارئین کی خدمت میں پیش کی

جا رہی ہے، ورنہ اگر گوہر شاہی کا پورا لٹریچر اور اس کے ملفوظات و الہامات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے، تو اس کے کفر و زندقہ کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ملعون پوری امت مسلمہ کو نبی رحمت ﷺ کے دامن رحمت سے کاٹ کر اپنے پیچھے لگانا چاہتا ہے۔ اس کے انہی کفریہ عقائد کے پیش نظر یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ اس شخص کی سوچ و فکر مرزا غلام احمد قادیانی سے کسی طرح کم نہیں۔ بلکہ بعض معاملات میں یہ اس کے بھی کان کترتا نظر آتا ہے۔ اس شخص کے نزدیک اسلام، ارکان اسلام اور شعائر اسلام کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ شخص سیدھے سادے مسلمانوں کو اسلام کے متوازی اور اپنے خود ساختہ مذہب کی تعلیم دے کر گمراہ کرنے کی بدترین سازش میں مصروف ہے۔ اور اسلام دشمن قوتیں اسکی پشت پر ہیں۔ علمائے امت کا اخلاقی، مذہبی اور دینی فریضہ ہے کہ اس کا تعاقب کریں، جبکہ حکومت پاکستان کو چاہئے کہ اس بد فطرت اسلام دشمن کے منہ میں لگام دے، اور اس کے خلاف عدالت کے فیصلہ پر عمل درآمد کر کے اسے پھانسی کی سزا دے۔

باب سوم

گوہر شاہی کے کفر و ارتداد پر
اکابرین علماء امت کے فتاویٰ

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کی ارتدادی سرگرمیاں، اس کے ملحدانہ نظریات و معتقدات کے پیش نظر پوری امت کا اتفاق ہے کہ وہ کافر و مرتد اور زندیق و ملحد ہے۔ ذیل میں دیوبندی، بریلوی علماء اور شؤن حرمین کے سربراہ شیخ محمد بن عبداللہ بن سبّیل کے فتاویٰ ترتیب وار نقل کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے دیوبندی علماء کے فتاویٰ نقل کئے جاتے ہیں۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے آج سے چند سال قبل جب پر پرزے نکالنے شروع کئے تو مختلف حضرات نے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور دار الافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے متعدد سوالات کئے۔ اس موقع پر حضرت شہیدؒ نے جو سب سے پہلا فتویٰ دیا تھا، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے بطور تبرک سب سے پہلے نقل کر دیا جائے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا پہلا فتویٰ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

س : ریاض احمد گوہر شاہی کا فتنہ بہت زور پکڑ رہا ہے، اس کے عقائد و نظریات کے رسائل اور اشتہارات پیش خدمت ہیں، اس شخص کی مذہبی حیثیت واضح فرما کر امت کی راہ نمائی فرمادیں۔ خالد، کراچی۔

ج :...... میں نے ریاض احمد گوہر شاہی کے عقائد و حالات کا مطالعہ کیا اور ہفت روزہ "تکبیر" کے سوالات بھی دیکھے ہیں ان کی روشنی میں' میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ شخص دین اور شریعت کا قائل نہیں، نہ اس کو نماز، روزے کا اہتمام ہے، اور نہ شریعت کے محرمات سے پرہیز ہے، اس لئے اس کی حیثیت مرزا غلام احمد قادیانی جیسی ہے اور اس کے ماننے والے گمراہ ہیں۔ واللہ اعلم

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

۱۴/ ۴/ ۱۴۱۸ھ

اس کے کچھ دنوں بعد دارالافتاءً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی سے گوہر شاہی کے عقائد کے بارے میں استفسار کیا گیا تو درج ذیل فتویٰ جاری کیا گیا :

دارالافتاء ختم نبوت کا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماءً اس کے بارے میں کہ :

۱ :...... کیا یہ ممکن ہے کہ کسی شخص کی ایک نگاہ سے کسی کی تقدیر بدل جاتی ہے ؟

۲...... "یا ریاض احمد گوہر شاہی" اور "یا گوہر" کا وظیفہ کرنے یا کرانے والے مسلمان ہیں ؟

۳ :...... کیا عشق الٰہی میں شریعت کی پابندی ختم ہو جاتی ہے ؟ یا عاشقوں کے لئے حرام، حلال ہو جاتا ہے ؟

۴ :...... گوہر شاہی کا دعویٰ ہے کہ بلا تفریق مذہب کافر و مسلمان کے دل پر اللہ کے نام کو نقش کرتا ہوں، اسلامی اصول کے اعتبار سے اس کا یہ دعویٰ صحیح ہے ؟

۵ :...... کیا شیطان خواب میں حضور علیہ السلام کی شکل میں آسکتا ہے ؟

۶ :...... آج تک کسی نبی، ولی یا بزرگ کی تصویر چاند پر آئی ہے ؟ اگر نہیں تو ایسا دعویٰ کرنے والا مسلمان ہے ؟

جو شخص یہ عقائد و ایمان رکھتا ہو اس کے بارے میں شرعی حکم بتلائیں۔

محمد طاہر کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب ومنہ الصدق والصواب :

۱ :..... گوہر شاہی کا یہ کہنا کہ اگر وہ کسی بندے پر کامل نگاہ ڈال لے تو اس سے اس کی تقدیر بدل جاتی ہے ، بالکل باطل اور غلط ہے۔ شریعت میں ایسی کوئی بات سرے سے نہیں ملتی۔ ہدایت کا تعلق رب کائنات کی ذات سے ہے اور وہی جس کو چاہتے ہیں ہدایت فرماتے ہیں جس کو چاہتے ہیں گمراہ کرتے ہیں۔ پھر ایسا شخص جو گناہ اور معصیت کی زندگی میں ملوث ہو، اس کا یہ دعویٰ کرنا مضحکہ خیزی اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں۔

۲ :..... "یا گوہر شاہی"، "یا ریاض گوہر شاہی" اپنے آپ کو کہلوانا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر کرنا ہے۔ اس لئے کسی مسلمان سے اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ لہٰذا گوہر شاہی کا "یا گوہر شاہی" کا وظیفہ پڑھوانا خالص کفر ہے۔

۳ :..... عشق اگر شریعت کے تابع نہ ہو تو اس کی شریعت میں کوئی حیثیت نہیں۔ عشق میں کفریہ عقائد رکھنا اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنا اور حرام چیز کو حلال قرار دینا ناجائز اور کفر کے زمرے میں آتا ہے۔

۴ :..... نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ تصور رکھنا کہ شیطان خواب میں آپ کی شکل میں آسکتا ہے، حدیث شریف کے خلاف ہے۔ حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں :

" من رآنی فی المنام فقد رآنی ۔ فإن الشیطان لا یتمثل فی صورتی " متفق علیه۔ (مشکوۃ ص: ۳۹٤)

ترجمہ : "جس نے مجھے سوتے (خواب) میں دیکھا اس نے گویا مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا"

۵ :..... ایسا شخص حضور ﷺ کا جانشین تو کجا مسلمان تک نہیں ہو سکتا۔ صرف اسم ذات کی تبلیغ سے انسان مسلمان نہیں ہوتا بلکہ حضور ﷺ کے دین کے ایک ایک حکم کو ماننا اسلام ہے۔ اور کسی بھی حکم کے انکار کی بنا پر انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے گوہر شاہی کا یہ دعویٰ کہ : "بلا تفریق مذہب صرف اللہ کا نام دل میں نقش کرتا ہوں"، کفر ہے۔

۶ :..... چاند پر تصویر حضور ﷺ سے لے کر آج تک کسی کی نہیں آئی، اس لئے گوہر شاہی کا یہ دعویٰ بھی اسلامی عقائد کے خلاف اور اس کی ذہنی اختراع ہے۔

سوال میں دیئے گئے حوالہ جات کی روشنی میں ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص کی مطبوعہ تصنیفات مثلاً روحانی سفر، رہنمائے طریقت، تحفۃ المجالس، روشناس اور مینارۂ نور کے بغور مطالعہ کرنے سے اس شخص کے جو عقائد معلوم ہوئے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ملحد و زندیق ہے۔ لیکن لوگوں کو گمراہ کرنے اور اپنے الحاد و زندقہ کو چھپانے کے لئے تصوف کی اصطلاحات استعمال کر رہا ہے۔

نیز اس نے اپنی کتاب "روحانی سفر" میں لکھا ہے کہ :

"جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے، یکسوئی قائم رہے، خلق خدا کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو وہ مباح بلکہ جائز ہے۔"

جبکہ احادیث نبویہؐ میں نشہ آور اشیاءٗ کو حرام قرار دیا گیا ہے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "کل مسکر حرام" (ہر نشہ آور چیز حرام ہے)۔

نیز یہ شخص جس فقر اور تصوف کی دعوت دیتا ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا ایسے عقائد رکھنے والے شخص کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

واللہ اعلم:

مفتی نظام الدین شامزیؒ
نگراں شعبہ تخصص
جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن
کراچی

سعید احمد جلالپوری
خادم دارالافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
واستاذ حدیث مدرسہ امینیہ للبنات۔ کراچی
۲۴/۵/۱۸ھ

مفتی محمد جمیل خان
نائب مدیر
اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ
کراچی

نذیر احمد تونسوی
خادم ختم نبوت۔ کراچی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا آخری فتویٰ:

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین، اس کے بارے میں کہ ایک شخص جس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی ہے اور اس کی جماعت کا نام "انجمن سر فروشان اسلام" ہے۔ بنیادی طور پر وہ شخص میٹرک پاس ہے، اور پیشہ کے اعتبار سے وہ ویلڈر اور موٹر مکینک ہے۔ نسلاً مغل ہے مگر اپنے آپ کو سید کہلاتا ہے، کوٹری خورشید کالونی، حیدر آباد، سندھ میں "روحانی مرکز" کے نام سے اس نے اپنا اڈا بنایا ہوا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ:

۱:...... جو کچھ محمد ﷺ مجھے پڑھاتے ہیں، میں وہی بتاتا ہوں۔

۲:...... حضور نبی کریم ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

۳:...... کئی بار رسول اکرم ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہوئی ہے۔

۴:...... اس کے عقیدت مندوں نے ایک اسٹیکر

شائع کیا ہے جس میں لا الٰہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہے، مگر یہ شخص اسٹیکر کے بارے میں کہتا ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

۵ :...... اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے نماز، روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر کہتا ہے ان میں روحانیت نہیں ہے، روحانیت دل کی ٹک ٹک میں ہے۔

۶ :...... یہ شخص قرآن کریم کے تیس پاروں کے بجائے کہتا ہے کہ چالیس پارے ہیں، اور اضافی دس پارے ان تیس پاروں سے مختلف مضامین پر مشتمل ہیں۔ ان تیس پاروں میں ہے کہ زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہے مگر ان دس پاروں میں ہے کہ زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے، تیس پاروں میں ہے کہ نماز پڑھ ورنہ گناہگار ہو جائے گا، اور ان دس پاروں میں ہے کہ تو نے نماز پڑھی تو، تو گناہگار ہو جائے گا، وغیرہ وغیرہ۔

۷ :...... اس کا کہنا ہے کہ میرے معتقد مجھے مہدی سمجھتے ہیں اور جو مجھ کو جیسا کچھ سمجھے گا اس کو اتنا ہی نفع ہوگا۔

۸ :...... اس کا کہنا ہے کہ میری تصویر چاند، سورج اور حجر اسود پر ظاہر ہو چکی ہے جو اس کا انکار کرتا ہے وہ اللہ کی بہت بڑی نشانیوں کو جھٹلاتا ہے۔

۹ :...... میری حجر اسود کی تصویر کی امام حرم حماد بن عبداللہ نے تصدیق کی ہے اور کہا کہ یہ مہدی کی تصویر سے ملتی

جلتی ہے۔

۱۰ :...... وہ کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ میں عالم ارواح میں رہتا تھا، آپ جب دنیا میں آئے اور آپ نے حجر اسود پر میری تصویر دیکھی تو مجھے پہچان لیا اس لئے آپ ﷺ نے میری تصویر کو بوسہ دیا۔

۱۱ :...... وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے امریکہ کے ایک ہوٹل میں میری ملاقات ہوئی ہے اور وہ مجھ سے ملنے آئے تھے، اس کا یہ کہنا بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو چکے ہیں۔

۱۲ :...... اس کا کہنا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان پیدا ہو چکے ہیں، اور دعویٰ مہدویت سے اس لئے خاموش ہیں کہ پاکستان میں قانون توہین رسالت کے تحت جیل میں جانے کا خدشہ ہے۔

۱۳ :...... وہ نامحرم خصوصاً چلّہ کے دوران رات رات بھر ایک مستانی سے ہم آغوش رہے مگر اس سے اس کی روحانیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۱۴ :...... وہ حضرات انبیاء کرام میں سے حضرت آدم علیہ السلام کو ”حسد“ اور ”شرارتِ نفس“ کا مریض باور کراتا ہے۔

۱۵ :...... وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کو حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے جسم اطہر سے خالی اور شرک کا اڈا باور کراتا ہے۔

۱۶ :......وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجبور ہے، اور شہ رگ کے پاس ہوتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا۔

۱۷ :...... وہ کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ، اللہ سے ملاقات کرنے گئے تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں حضرت علی کی انگوٹھی تھی۔

۱۸ :......وہ کہتا ہے کہ بھنگ، چرس حرام نہیں بلکہ وہ نشہ جس سے روحانیت میں اضافہ ہو حلال ہے، خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے حرام قرار دے دیا۔

۱۹ :......وہ کہتا ہے کہ روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو، اور جس نے روحانیت سیکھی چاہے اس نے کلمہ اسلام نہیں پڑھا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

۲۰ :......وہ اپنے لئے معراج اور الہام کا دعویدار ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے یا کافر و زندیق؟ اس شخص اور اس کی جماعت اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں قرآن و سنت اور علمائے امت کی کیا تصریحات ہیں؟ ان لوگوں سے میل جول، رشتہ ناتہ جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ ان کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے مع دلائل بیان فرمائیں۔

والسلام

سائل: سعید احمد جلالپوری، کراچی۔

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، اما بعد:

برادر محترم مولانا سعید احمد جلالپوری زید مجدہٗ نے ریاض احمد گوہر شاہی کے بارے میں، جس نے اپنی جماعت کا نام "انجمن سرفروشان اسلام" رکھا ہے، یہ سوال نامہ مرتب کیا ہے، اور میرے کہنے پر انہوں نے گوہر شاہی کے عقائد پر ایک کتاب مرتب کی ہے۔ ان کی اس پوری کتاب میں ان مندرجہ بالا سوالات کے بارے میں حوالہ جات موجود ہیں، اور برادر محترم مولانا سعید احمد صاحب نے اس کے ان دعاوی کا خلاصہ بہت خوبصورت الفاظ میں اس سوال نامہ میں نقل کر دیا ہے، اور اس سوال نامہ کے آخر میں انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ یہ شخص ریاض احمد گوہر شاہی مسلمان ہے یا کافر و زندیق؟

۱ :...... جس شخص نے اس سوال نامہ کا مطالعہ کیا ہو، وہ بتا سکتا ہے کہ یہ شخص مسلمان نہیں بلکہ کافر و زندیق اور مرتد ہے۔

۲ :...... یہ شخص اور اس کی جماعت اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں قرآن و سنت اور اکابر امت کی تصریحات یہ ہیں کہ ایسا شخص ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

۳ :...... ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کی جماعت کے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنا اور رشتہ ناتہ کرنا جائز نہیں۔

۴ :......ان لوگوں کا ذبیحہ مردار ہے۔

۵ :...... جس شخص نے کتاب و سنت اور اکابر امت کی تصریحات پڑھی ہوں اس کے لئے مندرجہ بالا امور پر دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اس سوال نامہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ واضح طور پر ان تمام امور کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

(۱۲/ صفر ۱۴۲۱ھ)

جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کا فتویٰ

الجواب ومنہ الصدق والصواب :

واضح رہے کہ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ پر سلسلۂ نبوت کو ختم فرما کر دین کی تکمیل کا اعلان فرمادیا۔ اس ذات کریم نے تمام ادیان میں سے دینِ اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیا۔ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ ان الفاظ میں آتا ہے :

" وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الإسْلاَمِ دِيناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْه.. "

ترجمہ :" اور جو کوئی چاہے اسلام کے سوا کوئی دین، سو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔"

حضور ﷺ پر دین کامل اور مکمل کر دیا گیا ہے جس کا واضح ثبوت ارشاد الٰہی :

" اَلْيَومَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإسْلاَمَ دِيْناً.. "

کی صورت میں موجود ہے۔ لہٰذا اگر کوئی آدمی اسلام میں ترمیم و اضافہ کرنے کی ناپاک کوشش کرنا چاہے تو مسلمان اسے کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد طرح طرح کے فتنے نمودار ہوئے کوئی مدعی نبوت تھا، کوئی مدعی مہدویت تھا، کوئی مدعی مسیحیت۔ ایسے افراد کے گروہ دنیا میں موجود ہیں جنہوں نے اس دعویٰ کے ساتھ ایک نئے مذہبی گروہ کی بنیاد رکھی۔ ایران

میں محمد علی باب اور بہا ٔ اللہ شیرازی نے مہدی ہونے کے دعویٰ کے ساتھ اپنا سفر شروع کیا اور اس وقت بہائی مذہب کے پیروکار دنیا کے مختلف خطوں میں موجود ہیں۔ امریکہ میں ماسٹر فادر محمد اور عالیجاہ محمد نے بھی مہدی ہونے کی سیڑھی کو نئے مذہب کے آغاز کے لئے استعمال کیا۔ اور ''نیشن آف اسلام'' کے نام سے ان کا مذہب اپنے موجودہ پیشوا لوئس فرحان کی قیادت میں پھیل رہا ہے جو دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے مسلمہ دین اسلام سے قطعی طور پر مختلف مذہب ہے۔ اسی طرح پاکستان کے علاقہ مکران میں ذکری مذہب سینکڑوں سال سے چلا آرہا ہے۔ اس کا آغاز بھی ملا محمد اٹکی نے مہدی کے دعویٰ سے کیا تھا۔ اور رفتہ رفتہ اس نے رسول اللہ اور خاتم النبیین کے القاب اپنے لئے مخصوص کر لئے تھے۔

انگریز ملعون نے اپنے دور استبداد میں مسلمانوں کی ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے مختلف فتنے برپا کیے۔ غرضیکہ عالم اسلام مختلف فتنوں سے نبرد آزما رہا ہے۔ ان سب سے خطرناک اور بے حد تکلیف دہ وہ جعلی نبوت اور جھوٹے نبی کا فتنہ تھا جسے انگریز نے امت مسلمہ سے جذبۂ جہاد ختم کرنے، منصب نبوت کی تخفیف کرنے اور دین کے مسلمات کو ناقابل اعتبار بنانے کے لئے قادیان سے اپنے جدی پشتی غلام سے دعویٰ نبوت کروا کر امت کو کرب میں مبتلا کر دیا۔ دراصل فتنہ قادیانیت بھی اسلام کے لئے ایک سنگین فتنہ ہے۔ ملت اسلامیہ اور ہندوپاک کے مسلمان اس انگریزی نبی کے انگریزی دین کا زہر ختم کرنے اور اس کے بدبودار لاشے کو دفن کرنے سے ابھی فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اس غلیظ فتنے کی کوکھ سے جنم لینے والا اس سے ملتا جلتا روحانیت اور تصوف کے نام پر اس کے گماشتوں نے ایک نیا فتنہ برپا کر دیا، جس کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے یک لخت پورے دین کی عمارت کو ڈھادینے کا اعلان کر دیا

ہے جیسا کہ استفتا ٔ میں تحریر کردہ عقائد اور دیگر اس کی کتابوں، رسالوں اور پمفلٹ وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اسلام اور صاحب اسلام ﷺ کے خلاف توہین آمیز کلمات کہتا ہے، قرآن مجید میں تحریف، کلمہ طیبہ میں تبدیلی۔ چاند، سورج اور حجر اسود میں اپنی شبیہ کا دعویدار ہے اور اس کا کہنا ہے کہ حرم کے امام حماد بن عبد اللہ نے اسکی تصویر حجر اسود پر دیکھی ہے (جبکہ حرم کے ائمہ کے سربراہ الشیخ عبد اللہ بن سبّیل نے سختی سے اس کی تردید کی ہے اور ایسے شخص کو ضال مضل اور دجالوں میں سے ایک دجال قرار دیا اور فرمایا کہ حماد بن عبد اللہ کے نام سے کوئی امام، حرم میں موجود نہیں ہے) اسی طرح وہ حضرت محمد ﷺ سے براہ راست تعلیم حاصل کرنے کا دعویدار ہے۔ حتیٰ کہ اس نے نماز، روزہ، حج اور دوسرے شعائر اسلام کا انکار کر دیا۔ حد تو یہ ہے کہ نجات کے لئے دین، ایمان اور اسلام کی ضرورت کا بھی منکر ہے۔ اور اس کے نزدیک ظاہر شریعت، قرآن و حدیث اور اسکے احکام کی کوئی حقیقت نہیں۔ دیگر باطل عقائد کے علاوہ اس کا یہ کہنا کہ (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام امریکہ کے ایک ہوٹل میں اس سے ملنے آئے تھے، جس کے بارے میں باقاعدہ انجمن سرفروشان نے پمفلٹ اور رسالوں پر تصویری شکل میں ملاقات کا منظر دکھایا ہے۔

بصورت مسئولہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص اور اسکے متبعین علمائے اہل سنت والجماعت کے نزدیک ضال مضل اور دجال ہیں۔ اور دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و زندیق ہیں، ان سے میل جول اور رشتہ ناتہ وغیرہ کرنا حرام ہے اور ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

کیوں کہ اسکے متبعین گوہر شاہی کو رسول مانتے ہیں۔ اور باقاعدہ اس کا کلمہ پڑھتے ہیں جیسا کہ اسکی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور اصول اسلام نماز، روزہ، زکوۃ، حج

کے منکر ہیں۔اس لئے ان کے کافر ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔

قال فی الدر (و) حرم نكاح (الوثنية) قال فی الشامية تحت (قوله الوثنية) و يدخل فی عبدة الاوثان عبدة الشمس (الى قوله) وفی شرح الوجيز و كل مذهب يكفر به معتقد آه قلت و شمل ذلك الدروز و النصيرية والتيامنة فلا تحل مناكحتهم ولا تؤكل ذبيحتهم لانهم ليس لهم كتاب سماوی۔

(الشامیہ ص ۳۱۴،ج ۱،بحوالہ احسن الفتاویٰ ص ۱۹۷،ج ۱)

ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہیں ہے جیسا کہ عبارت مندرجہ بالا سے معلوم ہوا۔

الجواب صحیح
محمد عبدالمجید

الجواب صحیح
محمد عبدالسلام
رئیس دارالافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

فقط واللہ اعلم
کتبہ
خواجہ غلام رسول
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵
۲۹/۲/۱۴۲۱ھ ب ۴/۶/۲۰۰۰ء

جامعہ فاروقیہ کا فتویٰ :

الجواب حامداً ومصلیاً :

استفتاء میں مذکور شق نمبر ۴،۵،۶،۸،۱۱،۱۴،۱۵،۱۶،۱۸،۱۹ جس شخص کے عقائد ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج ، گمراہ باغی، اور گستاخ رسول ہے۔ ایسے شخص یا اس کے پیروکاروں سے میل جول رکھنا ہلاکت کا باعث ہے۔اور ایسے شخص سے رشتہ قائم کرنا، اور اسی طرح ان کا ذبیحہ کھانا حرام ہے۔

مسلمانوں کا ایسے لوگوں سے میل جول رکھنا ہلاکت اور ایمان کی بربادی ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان افراد سے ہرگز تعلق نہ رکھیں جو ایسے گمراہ شخص کے پیروکار ہوں (اللہ تعالیٰ ہمیں ان فتنوں سے محفوظ رکھیں)

ذیل میں اس شخص کے کفریہ عقائد کی مختصراً تفصیل بیان کی جاتی ہے :

۱ :...... کلمہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ اپنا نام لکھنا ناجائز اور حرام ہے۔

۲ :...... پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ عبادات ، دین میں اصل مقصود ہیں۔ان کے بارے میں یہ کہنا کہ ان میں روحانیت نہیں کفر ہے۔ (احسن الفتاویٰ، ج۱، ص: ۳۱۹)

۳ :......اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ قرآن کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کے چالیس پارے ہیں، نص صریح کے خلاف ہے، جو کہ کفر ہے۔

۴ :...... اسی طرح انبیاءِ کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے والا

باجماع امت کافر ہے۔

"فی الشامیة: الکافر بسب نبی......فانه یقتل حداً"

(ج ۴، ص ۲۳۱)

۵ :......اس شخص کا یہ کہنا کہ اللہ مجبور ہے، شہ رگ کے قریب ہوتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا۔ (نعوذ باللہ) کفریہ عقیدہ ہے اور نصوص قطعیہ کا انکار ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ روحانیت کوئی سیکھے چاہے کلمہ نہ پڑھے، جہنم میں نہیں جائیگا، یہ کفریہ عقیدہ ہے۔ کیونکہ جہنم سے بچنے کے لئے کلمہ پڑھنا ضروری ہے اور اس پر عمل بھی ضروری ہے۔ یہ عقیدہ نصوص قطعیہ کا مخالف ہے۔

الجواب صحیح	فقط کتبہ :
بندہ محمد اقبال عفااللہ عنہ	حماد اللہ وحید
۲۴/۲/۱۴۲۱ھ	دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

الجواب :

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم ، اما بعد:

سوال میں ریاض احمد گوہر شاہی کے بارے میں پوچھا گیا ہے کہ شرعاً انکا کیا حکم ہے ؟ ان کے متعلق پہلے ان کی تصنیف کردہ کتب ورسائل سے ان کے کچھ نظریات اور قابل اعتراض مواد ہم پیش کریں گے۔ پھر ان پر ضروری تبصرہ کریں گے، اور آخر میں اسکا خلاصہ اور شخص مذکورہ کا حکم تحریر کریں گے۔

مذکورہ شخص کے بوقت تحریر ہمارے پاس جو کتب ورسائل موجود ہیں، ان کے نام درج ذیل ہیں :

۱ :...... مینارۂ نور۔ ناشر : سرفروش پبلی کیشنز پاکستان

۲ :...... تحفۃ المجالس۔ ناشر : سرفروش پبلی کیشنز پاکستان

۳ :...... تحفۃ المجالس (حصہ سوم)۔ ناشر : انجمن سرفروشان اسلام

۴ :...... رہنمائے طریقت واسرار حقیقت۔ ناشر : سرفروش پبلی کیشنز

۵ :...... روشناس۔ ناشر : سرفروش پبلی کیشنز پاکستان

۶ :...... گوہر۔ سالانہ۔ ناشر : سرفروش پبلی کیشنز پاکستان

۷ :...... تراشہ صدائے سرفروش حیدرآباد (پندرہ روزہ)

اب ان کتب ورسائل سے اہم اقتباسات ملاحظہ ہوں :

اول :...... اللہ تعالیٰ کی پہچان اور مغفرت کے لئے اسلام ضروری نہیں :

الف :......"اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو، خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔"

(فرمان گوہر شاہی بر پشت روشناس، مینارۂ نور اور تحفۃ المجالس)

ب :......"اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی فرقہ یا مذہب سے ہو، مسلمان یہ کہیں گے کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی کیسے اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے؟ جبکہ عملی طور پر ایسا ہو رہا ہے، عیسائی، ہندو اور سکھوں کے ذکر، بغیر کلمہ پڑھے چل رہے ہیں۔"

(گوہر ص ۴ سرفروش پبلی کیشنز پاکستان)

ج :...... "حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ مجھے حضور پاک ﷺ سے دو علم حاصل ہوئے، ایک میں نے تمہیں بتا دیا اور اگر دوسرا تمہیں بتا دوں تو تم مجھے قتل کر دو گے، اصل میں یہی دوسرا علم ہے کہ بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔" (گوہر ص ۴ سرفروش پبلی کیشنز پاکستان)

د :...... "کچھ لوگ مذہب کے ذریعہ پاک صاف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کسی ولی کی محبت اور نظر سے بھی صاف ہو جاتے ہیں۔" (گوہر ص ۶ سرفروش)

ھ :......"ہم بلا تفریق نسل و مذہب لوگوں کو اللہ کی محبت کا درس دے رہے ہیں، جب اصحاب کہف سے محبت کے سبب اگر ایک کتا "حضرت قطمیر" بن کر جنت میں داخل ہو سکتا ہے تو جن کے دل اللہ کی محبت میں اللہ اللہ کر رہے ہوں وہ کیونکر بخشش سے محروم رہیں گے۔"

(صدائے سرفروش ۱۲ربیع الاول ۱۴۱۹ھ)

و :......"ایک اور امریکی خاتون شاہ صاحب سے ملاقات کرنے آئی، وہ بھی روحانیت کی طالب تھی، اس امریکی خاتون کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا، پاکستانی جوڑے نے سرکار کو بتایا کہ یہ امریکن خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے، یہ سن کر شاہ صاحب براہ راست اس خاتون سے مخاطب ہوئے اور پوچھا: تمہیں کیا چاہئے صرف اسلام یا خدا؟ اس خاتون نے برجستہ کہا: خدا، شاہ صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں...... خدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں، ایک راستہ عشق اور محبت کا راستہ ہے۔ (پھر شاہ صاحب نے دونوں راستوں کا فرق بیان کیا کہ اسلام کے راستے میں کچھ قوانین کی پابندیاں ہیں بخلاف راہ عشق کے۔)

(گوہر ص ۷ سرفروش)

ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جناب گوہر شاہی کے نزدیک مخصوص طریقہ سے ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس تک رسائی ہو سکتی ہے،

اور تزکیۂ نفس اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو سکتی ہے، اسکو حاصل کرنے کیلئے مسلمان ہونا بھی کوئی ضروری نہیں، اسلام کے سوا دیگر مذاہب والے بھی اس کو حاصل کر سکتے ہیں، بلکہ کر رہے ہیں، نیز مقصود اصلی روحانیت ہے جس کیلئے اسلام شرط نہیں، اور غیر مسلم خواہ ہندو ہو، عیسائی یا سکھ، روحانیت حاصل کرنے کے بعد اسکی بھی مغفرت ہو سکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کیلئے اسلام کوئی ضروری نہیں اس کے بغیر اس کا حصول ممکن ہے، اور اس نظریہ کو ثابت کرنے کیلئے موصوف نے دو دلیلیں بیان کی ہیں، ایک حدیث ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور دوسری اصحاب کہف کا کتا جیسا کہ اس کی تفصیل اقتباسات میں مذکور ہوئی۔

یہ ساری باتیں قرآن کریم، احادیث طیبہ اور اجماع امت کی رو سے بالکل باطل اور کھلی گمراہی ہیں، کیونکہ "کفر" کے ساتھ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں، اور کوئی ذکر باعث قرب، باعث محبت الٰہی اور تزکیۂ نفس نہیں، کفر کے ساتھ ذکر کرنے سے جو ظاہری فوائد نظر آتے ہیں وہ ذکر و یکسوئی کا ظاہری اثر ہے، لیکن یہ ذکر باعث قرب و رضا اور باعث مغفرت ہرگز نہیں ہو سکتا، قبولیت اعمال صالحہ کے لئے "ایمان" شرط اول ہے، اور ایمان شرعاً اس وقت تک معتبر نہیں جب تک قبولیت اسلام کے ساتھ ساتھ تمام باطل ادیان اور مذاہب سے برأت کا اظہار نہ ہو۔ اس بارے میں قرآن کریم کی چند آیات، حضور اکرم ﷺ کی چند احادیث طیبہ اور عقائد و فقہ کی چند معتبر تصریحات بطور نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہوں:

۱:...... "إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ" (آل عمران: ۱۹)

ترجمہ:...... "بلا شبہ دین اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اسلام ہی ہے۔"

۲:...... "وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ" (آل عمران: ۸۵)

ترجمہ:...... "جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔"

۳:...... "أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" (آل عمران: ۲۲)

۴:...... "فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا" (کہف: ۱۰۵)

ترجمہ:...... "ان (کفار) کے سارے (نیک) کام غارت ہو گئے تو قیامت کے روز ہم ان (کے نیک اعمال) کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے۔"

اس سلسلہ میں چند ارشاد نبویؐ درج ذیل ہیں:

۱:...... "والذی نفس محمد بیده لا یسمع بی احد من هذه الامة یهودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یومن بالذی ارسلت به الا کان من اصحاب النار"

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ شریف۔ کتاب الایمان)

ترجمہ:...... "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ اس امت میں سے کوئی بھی یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سنے اور پھر میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنمی ہی ہو گا۔"

٢ :......وقال رسول اللہ ﷺ فی عمه ابی طالب وهو کان یحوطه و ینصره ولکن لم یومن به ومات علی دین عبد المطلب:" اهون اهل النار عذاباً ابو طالب وهو منتعل بنعلین یغلی منهما دماغه " (مسلم شریف کتاب الایمان)

ترجمہ :......" ابو طالب کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اور وہ یہ کہ وہ دو جوتے پہنے ہوئے ہوگا جن سے اس کا دماغ ابل رہا ہوگا۔"

دیکھئے! حضور پاک ﷺ کے چچا جو آپ کے ساتھ انتہائی شفقت اور ہمدردی کا معاملہ کرتے تھے اور آپ کی حمایت کرتے تھے، لیکن ایمان نہ ہونے کی وجہ سے جہنم سے نہ بچ سکے، معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر کوئی بھی عمل جہنم سے بچانے والا اور نجات دہندہ نہیں ہو سکتا۔

٣ :......وقال علیه الصلاۃ والسلام:" ان المومن اذا اذنب ذنبا کانت نکتة سوداء فی قلبه، فان تاب و نزع و استغفر صقل منها وا ن زاد زادت حتی یغلف بها قلبه (الخ رواه الترمذی) " (الترغیب والترہیب ٤ : ٩٢)

ترجمہ :......" مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اسکے دل میں ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے، اس کے بعد اگر وہ توبہ کرتا ہے اور گناہ سے باز آتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو وہ دھبہ صاف ہو جاتا ہے، لیکن اگر وہ ارتکاب گناہ بار بار کرتا ہے تو اسکا پورا دل

سیاہ ہو جاتا ہے۔"

اس حدیث شریف سے خود اندازہ لگائیے کہ ارتکاب معصیت سے مومن کے دل پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ تو "کفر" جو اکبر الکبائر اور سیاہی ہی سیاہی ہے جب تک وہ دل پر سوار ہو تو ذکر خاص سے وہ سیاہی کیسے دور ہو سکتی ہے ؟ لہٰذا پہلے ایمان لانا شرط ہے اسکے بعد ہی تزکیۂ نفس ہو سکتا ہے، کفر کی حالت میں ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس کو ہرگز روحانیت یعنی قرب خداوندی یا سچی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔

تفسیر روح المعانی میں ہے :

" قال علی رضی الله عنه فی آخر خطبة له : ایها الناس دینکم فان السیئة فیه خیر من الحسنة فی غیره، ان السیئة فیه تغفر و ان الحسنة فی غیره لا تقبل۔"

(٣ : ١٠٩)

ترجمہ :...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری خطبوں میں سے کسی خطبے میں فرمایا :"اے لوگو! دین کو پکڑو اس لئے کہ اس میں گناہ غیر دین میں نیکی سے بہتر ہے، اس لئے کہ دین میں گناہ معاف ہو جاتا ہے اور غیر دین میں نیکی بھی قبول نہیں ہوتی۔"

تو جب کفر کے ساتھ "نیکی" قبول ہی نہیں تو اس نیکی سے دل حقیقتاً کیسے روشن ہو سکتا ہے ؟ اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت اور اس تک حقیقی رسائی کیسے حاصل ہو سکتی ہے ؟ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اسکی بخشش کیسے ہوگی ؟

شرح عقیدہ طحاویہ میں ہے :

" واذا زال تصدیق القلب لم ینفع بقیة الآخر (الاجزاء) فان تصدیق القلب شرط فی اعتبارها و کونها نافعة ۱ھ۔" (ص:۳۴۱)

ترجمہ :...... "جب دل کی تصدیق (ایمان) نہ رہے تو باقی اجزاء (یعنی اعمال) کارآمد نہیں ہونگے، اس لئے کہ دل کی تصدیق (ایمان) باقی اعمال کے معتبر اور کارآمد ہونے کے لئے شرط ہے۔"

شرح عقائد کی شرح نبراس میں ہے :

" والله تعالیٰ لا یغفران یشرک به (والمراد من الشرك الكفر) باجماع المسلمین ۱ھ۔" (ص:۳۶۰)

ترجمہ :...... "اس بات پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ مشرک (کافر) کی بخشش نہیں ہوگی۔"

بعض صوفیاء کرام کی طرف سے یہ بات مشہور ہے کہ ان کے نزدیک آخرت میں کافروں کی بھی نجات ہوگی، یہ قول شیخ ابن العربی کی طرف منسوب کیا گیا ہے، لیکن صاحب نبراس فرماتے ہیں کہ جمہور علماء نے اس کی وجہ سے ان پر سخت نکیر کی ہے اور ان کی تکفیر تک بھی کی گئی ہے تاہم صاحب نبراس فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ کی شان میں ایسا لعن طعن نہیں کرنا چاہئے، البتہ اس عقیدہ میں ان کے ساتھ اتفاق بھی نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ عقیدہ اجماع امت کے خلاف ہے اور بالکل شاذ قول ہے، چنانچہ فرماتے ہیں :

" والجمهور ینكرون ذلك منه اشد الانكار و یكفرونه و علیك بالكف عنه عن طعنه و الاعتقاد بخلود عذاب الكفار علی طبق الاجماع ۱ھ۔" (ص:۳۶۱)

گوہر شاہی صاحب، اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کیلئے عموماً دو دلیلیں ذکر کرتے ہیں :

الف : اصحاب کہف کا کتا

ب : حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱ :...... دلیل اول کے بارے میں عرض یہ ہے کہ یہ دلیل محض جہالت اور گمراہی پر مبنی ہے، جس کی وجوہات درج ذیل ہیں :

اول تو اصحاب کہف کے کتے کا جنت میں جانا صحیح اور معتبر روایات سے ثابت نہیں جیسا کہ صاحب روح المعانی نے اسکی تصریح فرمائی ہے، دوسرے بالفرض اگر ان روایات کو صحیح اور معتبر بھی مان لیا جائے تو بھی اسکے جنت میں جانے پر کسی کافر کے جنت میں جانے کو قیاس کرنا بالکل غلط اور باطل ہے، کیونکہ اصحاب کہف کا کتا غیر عاقل ہونے کی وجہ سے احکام دین کا مکلف نہیں اور کفار و مشرکین اور دیگر انسان عقلمند ہونے کی وجہ سے احکام دین کے مکلف ہیں، لہٰذا ایمان نہ لانے کی وجہ سے اور حالت کفر میں مرنے کی صورت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہ دوزخ میں رہیں گے، تیسرے یہ کہ اصحاب کہف کے کتے پر انسان کی نجات کو قیاس کرنا اس لئے بھی درست نہیں کہ صاحب روح المعانی نے اس قیاس کو "اہل تشیع" کا قیاس قرار دیا ہے کہ ان کے ہاں یہ سمجھا جاتا ہے کہ اصحاب کہف کے کتے کی نجات ہو سکتی ہے تو جس شخص کا نام

"کلب علی"(علی کا کتا) رکھا جائے تو اسکی نجات بطریقہ اولیٰ ہوگی، چنانچہ اہل تشیع اپنے بچوں کو اس نام سے موسوم کرتے ہیں۔ چنانچہ صاحب روح المعانی یعنی علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں :

" وجاء فی شان کلبهم انه یدخل الجنة یوم القیامة فعن خالد بن معدان: لیس فی الجنة من الدواب الا کلب اصحاب الکهف و حمار بلعم......اھ ولیس فیما ذکر خبر یعول علیه فیما اعلم......وقد اشتهر القول بدخول هذا الکلب الجنة حتیٰ ان بعض الشیعة یسمون ابنائهم " بکلب علی " و یومل من سمی بذلك النجاة بالقیاس الاولوی علی ما ذکر و ینشد:

فتیة الکهف نجا کلبهم   کیف لا ینجو کلب علیّ۔"
(۲۲۶:۱۵)

ترجمہ :......"اصحاب کہف کے کتے کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ قیامت کے دن جنت میں جائے گا، چنانچہ خالد بن معدان سے روایت ہے کہ جنت میں جانوروں میں سے صرف اصحاب کہف کا کتا اور بلعم کا گدھا جائے گا۔ لیکن میرے علم کے مطابق ان روایات میں کوئی بھی روایت قابل اعتماد نہیں، یہ بات مشہور ہوئی ہے کہ یہ کتا بھی جنت میں جائے گا یہاں تک کہ بعض روافض اپنے بچوں کے نام ہی "کلب علی" رکھتے ہیں اور اس

میں یہ امید رکھتے ہیں کہ اسکے ساتھ موسوم شخص کی نجات ہوگی، چنانچہ شاعر کہتا ہے :

"اصحاب کہف کا کتا نجات پا گیا، تو کل (یعنی بروز قیامت) "کلب علی" کس طرح نجات نہیں پائے گا؟"

۲ :......حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت جس سے موصوف استدلال کرتے ہیں، اس کے الفاظ درج ذیل ہیں :

" عن أبی هریرة رضی الله عنه قال : حفظت من رسول الله ﷺ وعائین فاما أحدهما فبثثته فیکم و أما الآخر فلو بثثته، قطع هذا البلعوم ...... یعنی مجری الطعام...... " (رواہ البخاری، مشکوٰۃ شریف کتاب العلم)

ترجمہ :......"میں نے حضور اکرم ﷺ سے دو قسم کا علم حاصل کیا، ایک قسم تو آپ لوگوں کے سامنے ظاہر کی اور دوسری قسم اگر ظاہر کروں تو میرا گلا کاٹا جائے گا۔"

جس علم کو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے ظاہر نہیں کیا ہے، اس کی تعیین اور مصداق میں شراح حدیث کی مختلف رائے اور اقوال ہیں مثلاً :

۱ :......اس سے مراد علم باطن ہے۔
۲ :......اس سے مراد علم توحید ہے۔
۳ :......اس سے مراد منافقوں کے نام ہیں۔
۴ :......اس سے مراد بنوامیہ کے ظالم امرائیں۔

۵ :......اس سے مراد مختلف فتنے ہیں۔

دیکھئے :طیبی(۱:۴۱۶)، مرقاۃ(۱:۵۲۶)وغیرہ۔

لہٰذا موصوف کا اس علم کے بارے میں تعیین کے ساتھ یہ فیصلہ کرنا کہ "اس سے مراد یہ ہے کہ کلمہ پڑھے بغیر بھی اللہ تعالیٰ تک رسائی ہو سکتی ہے" محض اپنی طرف سے ایجاد ہے جو سراسر بے بنیاد اور جہالت ہے۔

دوم : شریعت اور طریقت کا الگ الگ ہونا :

الف :"اصل قرآن مجید جو نوری الفاظ میں حضرت جبرائیل امین لیکر آئے آپ ﷺ کے سینۂ مبارک پر اترا جو بعد میں سینہ در سینہ ، سلسلہ در سلسلہ مستحق لوگوں کو ملتا رہا اور ان لوگوں کی کرامتوں اور فیض اس باطن قرآن مجید سے ہیں، یہ ظاہری قرآن مجید کا عکس ہے جو بذریعہ کاغذ محفوظ ہوا جو کہ علماء و حفاظ کرام کے حصہ میں آیا، پھر علماء نے ظاہر سے ظاہر کو آراستہ کیا اور اولیاء نے باطن سے باطن کو پاک کیا۔"

(مینارۂ نور۔ ص ۳۵۔ سرفروش پبلی کیشنز پاکستان)

ب :"ایک وسیلہ قرآن پاک سے ہے جو علم ظاہری قالب اور نفس کو سدھارنے سے متعلق ہے۔۔۔۔۔۔ یہ علماء کے حصہ میں آئی اور علماء کی زبان سے ہی لوگوں کو ہدایت ہوئی اسکو مقام شنید اور شریعت کہتے ہیں۔

دوسرا وسیلہ حضور پاک ﷺ کی صحبت اور محبت ہے،

چونکہ محبت کا تعلق دل سے ہے، دل سے دل کو راہ ہوتی ہے، آپ ﷺ کے دل کا نور، اسکے دل میں داخل ہوا اور وہ نور ہی سے ہدایت پاگئے چونکہ دل کا تعلق باطن سے ہے اور وہ باطنی اسرار کے واقف ہوئے اسکو طریقت کہتے ہیں اور اسکا مقام دید ہے یہ لوگ اولیاء اللہ کہلائے۔" (روشناس۔ ص۱۶۔ سرفروش)

ج :"ظاہری عبادت کا تعلق شریعت سے ہے، ہر وقت تلاوت کرنے والے یا نوافل پڑھنے والے ، تسبیح گھمانے والے یا ذکر لسانی والے حافظ عالم، قاری اس مقام شریعت میں ہی ہوتے ہیں، وہ جنت اور حوروں کے طالب ہیں، ان کا نفس نہ مرا اور نہ پاک ہوا البتہ سدھر ضرور گیا......اھ۔"

(مینارۂ نور۔ ص ۵۔ سرفروش)

جناب گوہر شاہی کی کتب کے مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان کے نزدیک شریعت الگ چیز ہے اور طریقت جدا چیز ہے، اسکی بنیاد پر انہوں نے قرآن مجید کی بھی دو قسمیں کردیں، ایک ظاہری جو کتابی شکل میں مسلمانوں میں موجود ہے اور دوسری باطنی جو حضور اکرم ﷺ کے زمانہ سے سینہ بہ سینہ سلسلہ در سلسلہ اولیاء میں منتقل ہوا اور ہو رہا ہے۔

یہ وہ سخت گمراہی اور بے دینی ہے جس میں عرصۂ دراز سے طریقت میں قدم رکھنے والے ان پڑھ، جاہل اور دکاندار قسم کے لوگ مبتلا چلے آرہے ہیں، انہوں نے یہ نظریہ بنایا ہوا ہے کہ شریعت الگ ہے اور طریقت الگ ہے، جو باتیں شریعت میں حرام ہیں وہ طریقت میں حلال ہیں اور اسکی بنیاد پر انہوں نے بہت سے محرمات و منکرات اور

کبائر کا ارتکاب کرنا اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے جائز قرار دیا، ایسے لوگوں سے ہمیشہ مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچا، یہی گمراہ کن تصور گوہر شاہی کی عبارات سے بھی نمایاں ہے جس کے باطل ہونے اور قرآن و سنت کی تصریحات کے یکسر خلاف ہونے میں کوئی شک نہیں، ایک حدیث شریف میں قرآن کریم کے بارے میں یہ فرمایا گیا ہے کہ "له ظهر و بطن" کہ قرآن کریم کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے، اس سے کسی کو یہ شبہ ہرگز نہ ہو کہ اس حدیث سے قرآن پاک کی تقسیم ثابت ہو رہی ہے کہ ایک ظاہری قرآن ہے اور ایک باطنی قرآن ہے جیسا کہ گوہر شاہی نے کہا، اس لئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں، بلکہ یہ ایک ہی قرآن کی باعتبار مطالب و مفاہیم کی درجہ بندی ہے کہ قرآن کریم کی بعض آیات کا مطلب اتنا واضح ہوتا ہے کہ اسے معمولی فہم و عقل رکھنے والا آدمی بھی سمجھ جاتا ہے اور بعض کے مطالب پوشیدہ اور اشارات کی شکل میں ہوتے ہیں جنہیں صرف متبحر اور عاملین علماء ہی سمجھ سکتے ہیں، عام لوگ ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

(دیکھئے طیبی شرح مشکوٰۃ ۴: ۲۴۰ اور مرقاۃ ۴: ۶۴۲۔)

الغرض شریعت و طریقت حقیقت کے اعتبار سے ایک ہیں، طریقت شریعت پر عمل کرنے کے طریقہ کا نام ہے، یعنی وہ طریقہ جس کے ذریعہ آدمی کامل شریعت پر عمل پیرا ہو سکے، البتہ کبھی طریقت شریعت کے ایک حصہ کو بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ شریعت عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات کے مجموعہ کا نام ہے اور طریقت شریعت کے پانچویں شعبہ اخلاقیات کے اپنانے اور حاصل کرنے کا نام ہے، اور پوری شریعت کا سرچشمہ قرآن و سنت ہے جن میں طریقت کی تعلیم بھی ہے۔ اور دیگر احکام بھی بھرپور ہیں۔

خلاصہ یہ کہ قرآن کریم کی دو قسمیں کرنا اور شریعت اور طریقت کو جدا جدا

قرار دینا کھلی گمراہی ہے۔

شرح عقیدہ طحاویہ میں ہے:

" بل كلام الله محفوظ في الصدور، مقروء بالالسن، مكتوب في المصاحف كما قال ابو حنيفة في الفقه الاكبر وهو في هذه المواضع كلها حقيقة اهـ"

(ص: ۱۷۹)

ترجمہ: "کلام اللہ سینوں میں محفوظ ہے، زبانوں سے پڑھا جاتا ہے، صحیفوں میں لکھا ہوا ہے جیسا کہ فقہ اکبر میں حضرت امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا ہے، اور کلام اللہ ان تمام مقامات میں حقیقت ہی ہے۔"

کتنی صاف اور واضح بات فرمائی کہ قرآن کریم جہاں کہیں بھی ہو وہ حقیقی قرآن ہے اصل اور عکس کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔

شرح مقاصد میں ہے:

" والاصح انها اسم له لا من حيث تعين المحل فيكون واحدًا بالنوع و يكون ما يقرأه القارئ نفسه لا مثله اهـ۔"

(۴: ۱۵۵)

ترجمہ: "یعنی قرآن کریم ایک ہی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو، اور قاری جو پڑھتا ہے وہ عین قرآن ہے مثل قرآن نہیں۔"

سوم : ولی ہونے کے لئے دیدار الٰہی شرط ہونا :

"ولی اس کو کہتے ہیں جس نے رب کا دیدار کیا ہے یا رب سے ہمکلام ہوا ہو، اس کے بغیر ولایت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔"

(رہنمائے طریقت۔ ص۱۹ اسر فروش)

جناب گوہر شاہی صاحب نے ولی ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اس سے ہمکلام ہونے کو شرط قرار دیا ہے، یہ بھی سراسر بے بنیاد اور قرآن و سنت کی واضح تصریحات کے خلاف ہے، چنانچہ اللہ جل شانہٗ نے "ولی" کی تعریف خود فرمائی ہے :

" اَلاَ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ ، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۔" (سورۂ یونس : ۶۲)

ترجمہ :......"خبردار اللہ کے اولیاء کو نہ خوف لاحق ہوگا اور نہ غم و حزن، اور یہ (اولیاء) وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور تقویٰ اختیار کیے ہوئے ہیں۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے "ولی" کی تعریف یہ فرمائی ہے کہ ولی وہ شخص ہے جو مومن ہو اور پرہیزگار ہو، اللہ جل شانہ نے ولی بننے کے لئے اپنا دیدار ہونے یا ہمکلام ہونے کی کوئی شرط نہیں لگائی، لہٰذا موصوف کا ولی ہونے کے لئے مذکورہ شرط عائد کرنا سراسر جہالت ہے۔

حضور پاک ﷺ نے "ولی" کی پہچان اور علامت بیان فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا : " الذين اذا رؤا ذكر الله " یعنی "یہ وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔"

(ابن ماجہ)

چہارم : آنحضرت ﷺ کی زیارت کے بغیر امتی ہونے کا ثبوت نہ ہونا :

الف :"جب تک آپ ﷺ کسی کو زیارت نہ دیں اسکے امتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں" اھ۔ (مینارۂ نور۔ ص ۳۴)

ب :" "من رأني فقد رأى الحق"(بخاری و مسلم) یہ حدیث شریف آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو ارشاد فرمائی کیونکہ وہ بچشم دید مشاہدہ سے مشرف تھے۔ انہوں نے جب بھی خواب میں دیدار کیا سچ کیا، لیکن جن لوگوں کو یہ شرف حاصل نہیں تو وہ خواب میں کیسے تمیز کر سکیں گے ؟

اور شریعت خاص کر طریقت والوں کو ایسے دھوکے ہوتے رہتے ہیں، اس لئے آپ کی زیارت کی صحیح پہچان کا راز کھولا جاتا ہے۔ خواب میں، مراقبے یا کشف میں جب مجلس محمدی میں پہنچے گا تو دیواروں سے اتنا نور برس رہا ہوگا کہ آنکھیں خیرہ ہونگی، دیدار ہوگا، دیدار کے بعد اسکا دل دنیا سے سرد ہوچکا ہوگا۔"اھ (مینارۂ نور۔ ص : ۴۰)

موصوف کی مذکورہ عبارت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابۂ کرام کے بعد آنے والے مسلمانوں کا آنحضرت ﷺ کے امتی ہونے کا دارومدار آپ کی زیارت ہے اور وہ بھی ایک خاص علامت کے ساتھ جو موصوف کی خط کشیدہ عبارت میں مذکور ہے، یہ بھی قرآن و سنت کی تصریحات کے بالکل خلاف اور کھلی گمراہی ہے، کیونکہ قرآن

وسنت سے آپ کی امت کی دو قسمیں ثابت ہیں :

ایک امت دعوت، دوسری امت اجابت۔ امت دعوت ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کی طرف آپ مبعوث ہوئے اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دی اور ایمان لانے کی تلقین کی، اس امت میں آپ کے زمانہ سے لیکر قیامت تک آنے والے سارے انسان داخل ہیں اور تمام کفار اور مشرکین شامل ہیں، اور امت اجابت ان لوگوں کو کہتے ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے اسلام قبول کیا، چنانچہ جو شخص بھی زبان سے کلمہ پڑھے اور دل سے نبی کریم ﷺ کے پیغمبر ہونے کی تصدیق کرے وہ مسلمان ہے اور آپؐ کا امتی ہے چاہے ساری زندگی، بیداری میں یا خواب میں یا مراقبہ ومکاشفہ میں ایک مرتبہ بھی حضورؐ کی زیارت نہ ہوئی ہو۔

اور نبی کریم ﷺ کے مذکورہ ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو خواب میں حضورؐ کی زیارت ہو اور اس کا دل یہ گواہی دے کہ یہ حضورؐ ہیں یا دیگر آثار وقرائن سے اس کا علم ہو جائے بس یہ سمجھنا چاہئے کہ اس نے آپ کی زیارت کرلی، اس کے لئے اس علامت کا پایا جانا جس کا ذکر موصوف کی خط کشیدہ عبارت میں ہے ضروری نہیں۔

لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ ﷺ خواب میں کسی کو کچھ کرنے کا حکم دیں یا اس کو کسی بات سے منع کریں تو خواب کا یہ ارشاد باجماع امت حجت نہیں ہے، ہاں البتہ اگر آپ ﷺ کا یہ ارشاد کسی حکم شرعی سے متصادم اور اس کے خلاف نہ ہو تو ادب کے پیش نظر اگر اس کو بجالایا جائے تو پسندیدہ امر ہے۔ (دیکھئے تکملہ فتح الملہم ۴: ۴۵۲)

پنجم : اسم ذاتی حضور ﷺ کی امت کے علاوہ کسی کو عطا نہیں ہوا :

"یہ اسم ذات اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے امتیوں کے

علاوہ کسی نبی کو عطا نہیں کیا۔ یہی وجہ تھی کہ بنی اسرائیل کے نبی اللہ کا دیدار نہیں کر سکے اور حضور ﷺ کے امتیوں نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔" اھ (تحفۃ المجالس۔ ۳ ص ۱۳)

یہ دعویٰ بھی محض بلا دلیل ہے، کیونکہ عارف باللہ حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ ؒ نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اسم ذاتی (اللہ) ہمارے باپ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے وضع کیا ہے۔

قال العارف بالله الشيخ عبد العزيز الدباغ: "اول من وضع اسم الجلالة (الله) ابونا آدم على نبينا وعليه الصلاة و السلام۔ اھ" (فتح اللہ۔ ص ۲۱۴)

پچھلی امتوں کو اللہ تعالیٰ کا اسم ذاتی نہ ملنے اور حضور کی امت کو اسم ذاتی عطا ہونے کی بنیاد پر یہ کہنا کہ بنی اسرائیل کے نبی اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر سکے اور حضور کے امتی اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے ہیں، یہ بھی بہر حال درست نہیں، ایک تو اس لئے کہ اس میں حضور کے امتی کی نبی پر فوقیت ثابت ہوتی ہے، جبکہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے کسی نبی سے بہتر نہیں ہو سکتا، دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی رویت دنیا میں نہیں ہو سکتی، البتہ شب معراج میں ایک قول کے مطابق حضور کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی تھی، لیکن عام لوگوں کو زیارت نہ ہونے پر امت کا اجماع ہے، اس لئے بنی اسرائیل کے نبی (غالباً اس سے مراد گوہر شاہی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں) کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "لَنْ تَرَانِيْ" یعنی تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتے، البتہ خواب میں یا حالت کشف میں یا مراقبہ میں حق تعالیٰ کی جو زیارت ہوتی ہے وہ ذات کی نہیں، بلکہ بعض تجلیات ہوتی ہیں جو کسی شکل میں متشکل ہو کر سامنے آتی ہیں، للذا اس کی

بنیاد پر یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی زیارت ہوتی ہے درست نہیں اور اللہ تعالیٰ کی بہ صورت تجلیات زیارت ہونا جس طرح حضور کی امت کے لئے ہے، پچھلی امتوں کے لئے بھی تھی، تخصیص کی کوئی دلیل نہیں۔ چنانچہ شرح عقیدہ طحاویہ میں ہے :

" واتفقت الامة على انه لا يراه احد فى الدنيا بعينه ولم يتنازعوا فى ذلك الا فى نبينا صلى الله عليه وسلم خاصة۔اھ " (١٩٦)

ترجمہ :......"اس پر امت کا اتفاق ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی اپنی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا، اختلاف اس سلسلہ میں صرف حضور پاکؐ کے بارے میں ہے۔"

اور شرح مقاصد میں ہے :

" وما قال به بعض السلف من وقوع الروية بالبصر ليلة المعراج فالجمهور على خلافه۔١ھ "

ترجمہ :......"بعض سلف نے جو یہ بات کہی ہے کہ آپ نے شب معراج مین اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے دیکھا تھا، جمہور علماءٔ اس رائے سے اختلاف رکھتے ہیں۔"

نتیجۂ بحث :

گزشتہ صفحات میں گوہر شاہی کی کتابوں اور رسالوں سے ان کے چند چیدہ چیدہ نظریات اور ان پر قرآن و سنت کی روشنی میں بقدر ضرورت "تبصرہ" آپ نے ملاحظہ فرمایا، جن میں نجات کافر، تعدد قرآن اور شریعت اور طریقت میں تبائن جیسے

نظریات نہایت خطرناک ہیں جن کے گمراہ کن ہونے میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں، لہٰذا ان فاسد و گمراہ کن نظریات و عقائد کی رو سے "ریاض احمد گوہر شاہی" انتہائی درجہ کا گمراہ اور بدعتی ہے، اس کی بیعت، مجالس، تقریر اور تحریر سے بچنا واجب اور ضروری ہے، اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

والله تعالىٰ اعلم وعلمه اتم و احكم

عصمت اللہ عصمہ اللہ
دارالافتاء دارالعلوم
کراچی نمبر۔ ۱۴
۱۹/۹/۴ھ

الجواب صحیح :
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

الجواب صحیح :
بندہ عبدالرؤف سکھروی

الجواب صحیح :
محمد عبدالمنان عفی عنہ

الجواب صحیح :
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ

الجواب صحیح :
اصغر علی ربانی

بریلوی مکتبۂ فکر کے علماء کے فتاویٰ

دارالعلوم امجدیہ کراچی
کا فتویٰ :

باسمہ تعالیٰ

الجواب ...... انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے جو اقوال اور اعمال سائل نے سوال میں ذکر کیے ان کو اصل کتاب "روحانی سفر" سے ملا کر دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ یہ سب باتیں اس نے "روحانی سفر" نامی اپنی کتاب میں تحریر کی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اس پر قادیانیت وہابیت کا اثر ہے اور اس اثر کے زائل ہونے کا اس نے کہیں تذکرہ نہیں کیا ہے اور عملی اعتبار سے وہ چرسی اور بے نمازی اور بدکردار، عورتوں سے تعلق رکھنے والا، فاسق و فاجر ہے اس فسق و فجور سے توبہ کا ذکر اس نے اپنی کتاب میں نہیں کیا ان کو بیان کر کے مزید گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور مشہور بزرگان دین اور حضرت خضر علیہ السلام جن کی نبوت کا قول راجح ہے، کی شان میں گستاخی اور ان پر قتل کا الزام لگا کر اپنے خبث باطنی کا مزید اظہار کیا ہے۔ بخاری میں حدیث ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "من عادی لی ولیاً فقد

آذنته بالحرب"۔ یعنی جس کسی نے میرے ولی سے دشمنی کی بے شک میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں، لہٰذا یہ شخص اولیاء کرام کی شان میں گستاخی کر کے اللہ تعالیٰ سے لڑائی کر رہا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جو کچھ کیا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا: " وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِیْ "۔ یعنی وہ کام اپنے امر سے میں نے نہیں کیا۔ پھر ان کو قاتل قرار دینا انتہائی گمراہی اور جہالت ہے۔ اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کا مصنف ریاض احمد گوہر شاہی جاہل اور سخت گمراہ اور ایک نیا فرقہ بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہئے اور اس کی صحبت میں بیٹھنے سے احتراز کرنا چاہئے۔ قرآن کریم میں ہے: " فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ "۔ یعنی مت بیٹھ نصیحت آجانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ۔ اور بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " ایاکم و ایاھم لا یفتنونکم ولا یضلونکم "۔ بچاؤ اپنے کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو۔ وہ نہ فتنہ میں مبتلا کریں اور نہ گمراہ کریں تم کو۔

وقارالدین غفرلہ
۲۷/ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ
۲۵/۳/۹۰

الجواب صحیح
والمجیب مصیب
سید فراست علی شاہ غفرلہ
مفتی جامعہ رضویہ کنگن والا، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
یکم محرم الحرام ۱۴۱۱ھ
۲۵/۷/۹۰ء

الجواب صحیح
قاری عابد حسین
یکم محرم الحرام ۱۴۱۱ھ

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ
کراچی کا فتویٰ :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے رسالہ "روحانی سفر" میں بارہا گناہ کا اقرار و اظہار کیا ہے، اور: " والاظهار بالمعصیت معصیت" خصوصاً ایک مستانی کے ساتھ مصافحہ کرنا۔ گلے ملنا۔ مستانی کے ساتھ لپٹ جانا وغیرہ۔

لہٰذا ضروری جانا کہ شخص مذکور کے بارے میں مافی الضمیر کا اظہار کروں اور اسکے رسالہ "روحانی سفر" کے چند اقتباسات کا رد کروں، وماتوفیقی الاباللہ العلی العظیم۔

گوہر شاہی کا اقرار و اظہار کہ :

۱...... میں مستانی کے ساتھ لپٹ گیا۔

۲...... مصافحہ کیا، معانقہ کیا۔

جب کہ مستانی کیلئے موصوف غیر محرم ہے۔

نامحرم عورتوں کے ساتھ مصافحہ و معانقہ کے رد میں حضور ﷺ کی چند احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں :

۱...... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ سیدنا احمد مختار ﷺ نے فرمایا : عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ شوہر کے بھائی وغیرہ کا کیا حکم ہے ؟ حضور ﷺ نے فرمایا : شوہر کا بھائی تو موت ہے۔ یعنی فتنہ کا اندیشہ بہت زیادہ ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

۲...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : مت داخل ہو تم ایسی عورتوں کے پاس جن کے شوہر موجود نہیں ہیں، کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کے ساتھ چلتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپکے بھی ؟ فرمایا مجھ میں بھی ! لیکن اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے میری مدد فرمائی ہے بمقابلہ شیطان۔ اس لئے وہ میرا فرمانبردار ہو گیا ہے۔
(رواہ الترمذی و مشکوٰۃ)

۳...... حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں ملتا ہے تو اس کے ساتھ تیسرا ساتھی شیطان بھی ہوتا ہے۔ (رواہ الترمذی)

۴...... حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں سے بدون شوہر کی اجازت کے بات

چیت کی جائے۔ (رواہ الطبرانی)

۵...... حضرت حسن بصریؒ سے مرسلا روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے محرموں کے سوا دوسرے مردوں سے بات نہ کریں۔ (رواہ ابن سعد)

۶...... حضرت ابو ہریرۃؓ سے طویل حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھ کا زنا، نا محرم کو پکڑنا ہے۔
(رواہ مسلم و بخاری)

۷...... حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے سر میں سوئی چبھو دی جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔ (رواہ الطبرانی و البیہقی و رجال الطبرانی ثقات)

۸...... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار! جو تو اکیلا کسی عورت کے پاس بیٹھا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جب کوئی مرد کسی عورت سے تخلیہ کرتا ہے۔ تو شیطان ان دونوں کے درمیان گھس آتا ہے۔ کیچڑ میں بھرے ہوئے خنزیر (سور) سے بدن کا لگ

جانا اس سے بہتر ہے کہ اس کا کندھا کسی ایسی عورت کے کندھے سے لگ جائے جو کہ اس پر حلال نہیں۔
(رواہ الطبرانی۔ ذ ترغیب۔ ص:۲۲۲ج:۳)

۹...... اجنبی عورتوں کو سلام کرنا اسی طرح اجنبی مردوں کو (عورتوں کیلئے) سلام کرنا جائز نہیں۔
(اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن عطاء الخراسانی مرسلا کنز العمال ص:۲٦۳ج:۸)

اقول ان خبر رسول الله ﷺ بمنزلة الكتاب في حق لزوم العلم والعمل به۔ فان من اطاعه فقد اطاع الله عز وجل۔ و قوله تعالى: " وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا " (الحشر: ۷)

حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نا محرم عورت کے پاس داخل ہونا منع ہے۔ نا محرم عورت کے ساتھ بات چیت منع ہے۔ نا محرم عورت کیساتھ مصافحہ منع ہے۔ نا محرم عورت کے ساتھ مصافحہ حرام ہے۔ نا محرم عورت کیساتھ اکیلے بیٹھنا حرام ہے۔ نا محرم عورت کو سلام کرنا جائز نہیں۔
شخص مذکور نے حرام کو حلال جانا ہے۔ اور جو شخص حرام کو حلال کہے۔ "فهو كافرٌ"۔

حدیث متواتر کے انکار کے لئے علماءؔ نے لکھا ہے: "و یکون رده كفراً"۔
شخص مذکور نے احادیث متواتر کو رد کیا ہے۔ "فهو كافرٌ"۔

جب میں نے گوہر شاہ کے رسالہ کا مطالعہ کیا، اسکے گناہ کے اقرار و اظہار کو پڑھا، اور توبہ کرنے کا کہیں ذکر نہیں پایا۔ تو یقین کرلیا کہ گوہر شاہ ضال و مضل ہے۔ بلکہ حرام کو حلال جانتا ہے۔ بنا بریں کافر ہے۔ مسلمانوں سے گزارش ہے کہ ایسے ضال و مضل کی صحبت سے دور رہیں۔

اگر آپ کہیں کہ موصوف سے فیض و برکت کے حصول کے بارے میں آپ کا فتویٰ موجود ہے۔ تو عرض خدمت ہے کہ میں نے استفتاء کے الفاظ کے عین مطابق جواب دیا ہے۔ مجھ سے "روحانی سفر" جو حقیقت میں شیطانی سفر پر مبنی ہے چھپایا گیا تھا۔ مجھے اس سے پہلے اس رسالہ کا قطعاً کوئی علم نہ تھا۔ جس طرح حضرت غزالیٔ دوراں الشیخ سید احمد کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علماء اہلسنت کے نام لیٹر جاری کیا تھا پھر میں نے جو انٹرویو گوہر شاہ سے لیا تھا اس میں بھی کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جس پر میں گرفت کرتا۔ اب گوہر شاہی کا مذکورہ بالا رسالہ میرے سامنے ہے اور اس رسالہ کو لے کر میں نے گوہر شاہی سے بالمشافہ ملاقات کر کے کہا کہ یہ جملے غلط ہیں۔ جس کے جواب میں موصوف نے انکار کیا۔ اور کہا کہ یہ صحیح ہیں۔ جس کی دلیل روحانی سفر پر اعتراضات اور اسکے جوابات میں ملاحظہ ہو۔

اتمام حجت کے بعد اور شخص مذکور کے مریدین سے ملاقاتوں کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ گوہر شاہ قرآن و حدیث کی رو سے ضال و مضل ہے۔ اور کافر ہے۔

اللھم احفظنا من ھذا الضال و المضلین۔ بجاہ سید المرسلین۔
آمین یا رب العالمین۔

فقیر محمد عبد العلیم قادری۔ بقلم خود

ناظم اعلیٰ دار العلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی: ۵، کراچی: ۲۵

فون ۴۵۷۰۴۵۹ 19/5/91

دار العلوم ضیاء القرآن مانسہرہ

کا فتویٰ :

الجواب بعون الملك الوهاب:

صورت مسئولہ میں سائل کے بارے میں جو لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص بے دین ہے۔ اور ظاہری اعتبار سے وہ چرسی ہے، بے نمازی ہے اور بدکردار عورتوں سے تعلق رکھنے والا فاسق ہے۔ اس کا اپنے آپ کو ولی ظاہر کرنا فراڈ ہے۔ یہ مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈال رہا ہے۔ ایسے فتنے سے اپنے آپ کو دور رکھو۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: " ایاکم و ایاھم ولا یفتنو نکم ولا یضلو نکم ۔" (بچاؤ اپنے کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو وہ تم کو فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں اور تم کو گمراہ نہ کر دیں۔)

و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

قاضی انوار الحق

مدرسہ نظامیہ۔ تجوڑی، مروت، ضلع بنوں کا فتویٰ :

جواب :......انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کا اصلی کتاب میرے نظر میں آیا نہیں ہے۔ لیکن سائل نے جو کچھ لکھ کر ارسال کیا ہے۔ جواب پیش خدمت ہے۔

حرام کو حلال کہنے والا اگر بہت زیادہ مجاہد کیوں نہ ہو۔ لیکن مسلمان نہیں ہیں۔ ریاض احمد گوہر شاہی کے جو اقوال میرے سامنے پیش کیے گئے۔ ریاض احمد گوہر شاہی ضل و مضل ہیں۔ اور مسلمان ان سے اعراض کریں ان سے میل جول کرنا ایمان کیلئے تباہ کن ہے۔

پیر طریقت سید مولانا پیر سعادت شاہ
و مفتی مولانا جعفری شاہ
مدرسہ نظامیہ اہل سنت والجماعت
تجوڑی، مروت، ضلع بنوں

دار العلوم انجمن تعلیم الاسلام جہلم کا فتویٰ :

الجواب : انجمن سرفروشان اسلام کے بانی اور کتاب "روحانی سفر" کے مصنف ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنی تصنیف کردہ کتاب میں اپنے افعال واقوال واعمال کے متعلق واضح کر دیا ہے۔ جب اس کو "روحانی سفر" کتاب کے آئینہ میں دیکھا جائے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ اس شخص پر قادیانیوں اور وہابیوں کا اثر ہے۔ عملی لحاظ سے وہ خود چرسی، بے نماز اور درود شریف کا منکر ہے۔ بدکردار عورتوں سے تعلق رکھنا، اس کا کتاب میں ذکر کرنا، فخریہ طور پر یہ کہنا کہ نماز پڑھنا ضروری نہیں، درود شریف کی کوئی اہمیت نہیں۔ کتاب سے دیگر غیر اسلامی فعلوں کے ارتکاب کا ثبوت موجود ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فسق وفجور میں مبتلا ہے۔ جبکہ قادیانی غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں۔ لہٰذا قادیانیوں کے اثر والا تو ہے ہی غیر مسلم۔ حضرت خضر علیہ السلام کی شان میں قتل کا الزام لگانا اور اولیاء کرام کے خلاف بہتان تراشی سے اپنی باطنی خباثت کے بے شمار ثبوت اس نے خود ہی مہیا کر دیئے ہیں۔ اس طرح کتاب "روحانی سفر" میں شیطانی دعوے، اللہ تبارک وتعالیٰ اور اللہ کریم کے پیارے نبی حضور نبی کریم ﷺ کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اس لئے ایسے بے دین، بے نماز بلکہ بے اسلام شخص جو غلام احمد قادیانی کی مانند جھوٹے دعوے کرے اور غیر محرم عورتوں سے عشق ومحبت کی پینگیں بڑھانے میں خوشی محسوس کرے، اور پھر علی الاعلان اس کا اظہار

کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ مسلمانوں کو قطع تعلق کرنا چاہئے۔ اگر ایسے غیر اسلامی فعل اور مکروفریب کرنے والے انسان کو کھلی چھٹی دیدی گئی تو تمام کلمہ گو مسلمانوں کو گمراہ کردے گا۔

لہذا مسلمانوں کو اس کے شر، غیر اسلامی و گمراہ کن اور باطل عقائد سے آگاہ کیا جائے، کہ ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص کا مسلک اختیار کرنا، اور اسکے دام فریب میں آنا، اسکی محفل میں بیٹھنانہ صرف ناجائز بلکہ بہت بڑا جرم ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو شخص مذکور سے دور رہ کر اپنے ایمان کو بچانا چاہئے۔

الراقم

سید فدا حسین راجوروی عفی عنہ
بانی و مہتمم دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام (رجسٹرڈ)
شمالی محلّہ، جہلم

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام

فیصل آباد کا فتویٰ :

الجواب وھو الموفق للصواب:

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "کل مسکر و مفتر حرام" (ہر نشہ دینے والی اور دماغ میں فتور لانے والی چیز حرام ہے)

صورت مسئول عنہا میں بر تقدیر صدق سائل، ریاض احمد گوہر شاہی کی کتاب "روحانی سفر" کی بعض عبارات دیکھیں۔ جو سراسر خلاف اسلام ہیں۔ خاص کر نشہ دینے والی ہر چیز کو حضور نبی اکرم ﷺ نے حرام فرمایا ہے اور ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص اسے عبادت کا درجہ دے رہا ہے (معاذ اللہ)۔ یہ سراسر فرمان مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے انکار ہے۔ اور سینماؤں اور تھیٹروں میں وقت گزارنے والا، اور غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں رات گزارنے والا، حرام کا ارتکاب کرنے والا (معاذ اللہ) وہ پیر کیسے ہو سکتا ہے؟

پیری کیلئے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے :

۱...... سنی صحیح العقیدہ ہو۔

۲...... علم رکھتا ہو، کہ ضروریات کے مسائل کتابوں میں سے نکال سکے۔

۳...... فاسق مطلق نہ ہو۔

۴...... سلسلہ، حضور نبی علیہ الصلاۃ والسلام تک متصل ہو کیونکہ :

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے بناید داد دست

اسی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ ۷ پر یہ عبارت درج ہے کہ :

"......سوسائٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا۔"

صورت مسئول عنہا میں اس کے بعد توبہ نہ کرنی گمراہی ہے اور اسلام اور مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے۔ صورت مسئول عنہا میں شخص مذکور پیری کے قابل نہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کی بیعت توڑ کر کسی نیک صالح عالم باعمل کی بیعت اختیار کریں۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

ابو الخلیل

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام،

فیصل آباد

مفتی عبد الحق عتیق خانیوال کا فتویٰ :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الجواب :

صحیح مسلم شریف میں اور مشکوٰۃ المصابیح میں بھی حضور سرور کائنات ﷺ کا فرمان واجب الاذعان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ :

"عن جابر رضی الله عنه ان رجلاً قدم من اليمن فسأل النبی ﷺ عن شراب يشربونه بارضهم من الذرة يقال له المزر فقال النبی ﷺ او مسكر هو قال نعم قال كل مسكر حرام ان علی الله عهداً لمن يشرب المسكر ان يسقيه من طينة الخبال قالوا يا رسول الله وما طينة الخبال قال عرق اهل النار او عصارة اهل النار۔"

(رواہ مسلم)

ترجمہ :......"حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا، اور اس نے شراب کا حکم دریافت کیا۔ جو اس کے ملک میں پی جاتی تھی، اور وہ شراب جوار سے بنائی جاتی تھی اور اسے "مزر" کہا جاتا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا وہ

نشہ آور ہے ؟اس شخص نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ وہ مسکر ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسکر یعنی نشہ آور شئ حرام ہے۔اور رب تعالیٰ کا عہد ہے کہ جو شخص نشہ آور شئ پیئے گا تو وہ اسے طینۃ الخبال پلائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا شئ ہے ؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ طینۃ الخبال دوزخیوں کا پسینہ اور انکی پیپ ولہو ہے۔"

فقہ حنفی کی مشہور و معروف اور مستند کتاب "البحر الرائق" شرح "کنز الدقائق" میں ہے کہ :

" ان حرمة الخمر قطعية فيحد بقليلة و حرمة غيره ظنية فلا يحد الا بالسكر منه۔ "

ترجمہ :...... بے شک شراب کی حرمت قطعیہ ہے۔ پس تھوڑی پینے پر بھی یعنی ایک گھونٹ پینے پر بھی اسّی درے مارے جائیں گے۔ اس کے علاوہ دیگر منشیات (مثلاً بھنگ اور چرس) کے استعمال کی حرمت ظنی ہے۔اس لئے ان کے استعمال سے اگر نشہ طاری ہوگا تو حد یعنی اسّی درے لگیں گے۔اگر نشہ نہیں ہوگا تو تعزیر لگے گی حد نہیں ماری جائے گی۔

پس محولہ بالا حدیث پاک اور فقہی حکم سے صاف ظاہر ہے کہ کسی بھی مسکر شئ سے نشہ حاصل کرنے پر شریعت مطہرہ نے حد لگانے یعنی اسّی درے مارنے کا حکم دیا ہے۔

لیکن آپ کے استفتاء کے بیان کے مطابق جو شخص نشہ کو شریعت مطہرہ کے حکم کے بالکل برعکس عبادت قرار دے رہا ہے، تو وہ علی الاعلان، بہ بانگ دہل شریعت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مذاق اڑا رہا ہے۔ اور مسلمانوں کی غیرت ملی کو چیلنج کر رہا ہے۔اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ :" الاستهزاء باحكام الشرع كفر۔" یعنی شرعی احکام کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

پس بشرط صحت بیان استفتاء وہ شخص مرتد ہے۔ مرتدین کے تمام احکام اس شخص پر عائد ہونگے۔

نیز اس کی مبتذل اور متضعف تصنیف کی ضبطی کے لئے حکومت عالیہ پاکستان کی طرف رجوع کیا جائے۔واللہ اعلم بالصواب۔الفقیر الی اللہ :

عبدالحق عتیق

مفتی مدرسہ عربیہ جامعہ عنائتیہ پرانی سبزی منڈی خانیوال

جامعہ غوثیہ مدرسہ جلالیہ عزیز العلوم
اویسیہ سعیدیہ اوچشریف، ضلع بہاولپور

الجواب اللہم اجعلہ لنا الحق و الصواب ۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً:

ریاض گوہر شاہی، نام نہاد بانی انجمن سرفروشان اسلام، کی کتاب "روحانی سفر" کے اقتباسات، سائل کے سوال میں باندراج صفحات دیکھے، جو روح اسلام اور نور ایمان کے سراسر منافی تھے۔

۱...... مرزائی گستاخ رسول ہیں۔ اور گوہر شاہی پر ان کا اثر ہے۔ جبکہ گستاخ رسول کی توبہ بھی مقبول نہیں ہے۔

۲...... شریعت مطہرہ نے دھوکہ، فراڈ، جوا اور شراب حرام قرار دیا ہے۔ جو ان کو حلال جانے وہ خارج از اسلام ہے، اور جو ان کو حرام جان کر ان کا مرتکب ہو وہ فاسق فاجر، اور جری علی الکبائر ہے۔ ایسے سے نفرت اور اجتناب بہت ضروری ہے۔

۳...... غیر محرمات کے ساتھ تخلیہ و دیگر فحش حرکات ممنوع و حرام ہیں۔

اس اجمال کی مختصر تفصیل یہ ہے:

نشہ کو عبادت کہنا، اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے احکامات سے مذاق اور قرآن و حدیث کا صریح انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْن " (القرآن۔)

سیدالمرسلین ﷺ نے فرمایا: "کل شراب اسکر فھو حرام"
(بخاری، مسلم، جامع صغیرج ۲ ص: ۹۸)

اسی طرح دوسری جگہ ہے: "کل مسکر حرام"

ایک اور جگہ ہے:

" کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ما اسکر منه الفرق فملء الکف منه حرام " (جامع صغیرج ۲ ص: ۹۹)

۴...... چرسی، شرابی کو علماء حقہ سے افضل بتانا بھی قرآن و حدیث سے انحراف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ " (القرآن)

سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا: " فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم " (ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ۔ ص: ۳۴ عن ابی امامۃ الباھلی و عن مکحول مرسلا)

۵...... درود شریف کو غیر مفید سمجھنا، حماقت ضلالت اور گمراہی ہے۔ کیونکہ درود شریف عبادات میں سے اعلیٰ، محبوب و مقبول عبادت ہے۔ ہر قاری کے لئے مفید، نافع، سیئات کے لئے دافع اور درجات کے لئے رافع ہے۔ بارگاہ رسالت میں قرب کا ذریعہ، اور محشر میں نجات کا سبب ہے۔ ھکذا فی الکتب الاحادیث۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً "۔

۶...... غیر محرم عورتوں کے ساتھ اختلاط، شریعت مطہرہ کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ "

اوراسی طرح عورتوں کو بھی حکم ہوا ہے کہ :

" قُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ۔" عورتیں بناؤ سنگھار صرف اپنے شوہروں کے لئے کر سکتی ہیں :" وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلاَّ لِبُعُوْلَتِهِنَّ"

قرآن میں عورتوں کا ناچنا منع ہے چنانچہ فرمایا :" وَلاَ يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ"

غیر محرمات سے گلے ملنا تو کجا، انکی طرف دیکھنا بھی منع ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : "يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلاَبِيْبِهِنَّ"

گوہر شاہی ان تمام احکامات اور شرعی تقاضوں کو کیا سمجھے اور مستانی سے کیوں تعلق استوار کیے ؟

۷ ...... حضرت خضر علیہ السلام کے اس فرمان کے بعد کہ :" وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي " (القرآن) اعتراض دراصل رب العالمین پر اعتراض ہے۔ اللہ کی حکمتوں پر معترض کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔

۸ ......اولیاء اللہ کی طرف غلط باتوں کی نسبت ان سے دشمنی و عداوت ہی ہے۔ اور حدیث قدسی ہے :" من عادیٰ لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب "

(بخاری، مشکوٰۃ۔ ص : ۱۹۷)

گوہر شاہی کے افعال و اقوال بد دینی ضلالت و گمراہی پر مبنی ہیں۔ اس سے اجتناب و نفرت بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین۔

کتبہ

محمد سراج احمد سعیدی القادری

اوچشریف بہاولپور

دار العلوم جامعہ حنفیہ

قصور کا فتویٰ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وهو الموفق للصواب اللهم رب زدني علماً :

صورت استفتاء کو ملاحظہ کرنے کے بعد واضح اور ثابت ہو جاتا ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام کا بانی فاسق و فاجر، ضال مضل، ملحد و زندیق ہے۔ شریعت المطہرة الغراء کا استہزاء اور مذاق اڑانے والا ہے، اور یہ کفر ہے۔ اس کے خارج عن الاسلام ہونے میں کوئی شک نہیں۔

الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ للعلامۃ عبدالغنی النابلسی قدس سرہ العزیز میں ہے :

"واستحلال المعصية والاستخفاف بالشريعة" اى عدم المبالات باحكامها و اهانتها واحتقارها۔ واليأس من رحمة الله ،والامن من عذابه و سخطه و تصديق الكاهن فيما يخبره من الغيب كله كفر" (جلد ا ص :۲۹۹)

ترجمہ :......"معصیت (گناہ اور نافرمانی) کو حلال سمجھنا اور شریعت مطہرہ غراء کا استخفاف اور استہزاء کرنا، توہین اور تحقیر کرنا اور احکام شرعیہ سے لاپرواہی اور لاابالی پن اور اہانت و احتقار کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی اور اللہ تعالیٰ کے

عذاب اور ناراضگی سے امن، اور کاہن جو غیبی خبریں دیتے ہیں
ان کی تصدیق کرنا یہ سب کے سب کفر ہیں۔"

سیدنا خضر علیہ السلام! مسلک جمہور میں نبی معظم ہیں، اور پھر آپ ابھی تک بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں، علامہ عینی علیہ الرحمۃ نے عمدۃ القاری۔ شرح صحیح البخاری میں یونہی وضاحت فرمائی ہے۔ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام نبی معظم کو قاتل یعنی مجرم قرار دینا، معاذ اللہ، العیاذ باللہ انتہائی خباثت اور ضلالت اور رذالت اور ذلالت اور حماقت ہے۔ نبی معظم حضرت خضر علیہ السلام کو قاتل قرار دینے والا خبیث النفس بلکہ اخبث بلکہ اخبث الخبثاء اور خارج عن الاسلام ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ "اذکر الفاجر کی تہجر الناس" فاسق و فاجر کا تذکرہ کرو تاکہ لوگ ان کی عیاریوں، مکاریوں، چال بازیوں، فریبوں، دھوکوں سے بچیں۔ ایاکم وایاھم کے ماتحت اس کی مصاحبت سے بچیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں ہے:

"وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ"

یعنی اگر شیطان تجھے بھلادے تو نصیحت حاصل ہونے
کے بعد ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھ۔

اس فرمان خداوندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے شخص کا اقتصادی، معاشرتی بائیکاٹ کرنا ضروری بلکہ اشد ضروری ہے۔

یہ پیشوا نہیں۔ یہ گمراہ ہے، یہ پیر نہیں۔ یہ شریر ہے، یہ بزرگ نہیں۔ یہ گرگ ہے، یہ ولی نہیں ۔ یہ شقی ہے، یہ فیضان نہیں۔ یہ شیطان ہے۔ مسلمانوں کو ایسے شخص سے

بچنا لازمی ہے۔ یہ زہر قاتل ہے، اور یہ ریح عاصف ہے جو مسلمانوں کو قعر بطالت میں ڈال دے گی:

دور شو از اختلاط یار بد
یار بد بدتر بود از مار بد

ایسا بدبخت شخص قوم مسلم کا رہنما نہیں ہے۔ یہ راہ حق کی طرف نہیں لے جارہا بلکہ یہ راہ باطل کی طرف قوم کو لے جارہا ہے:

اذا کان الغراب دلیل قوم
سیھدیھم طریق الھالکین

ترجمہ: ......جب کوا قوم کا رہنما ہو تو عنقریب ان کو ہلاک
کرنے والے راستوں کی طرف راہ دکھائے گا۔

نبی تو معصوم ہوتا ہے۔ گناہ صغیرہ، گناہ کبیرہ سے منزہ و مبرا ہوتا ہے۔ شرک و کفر، ظلم و کذب، چوری اور خیانت، عمل باطل، فعل حرام غرضیکہ منہیات شرعیہ اور ممنوعات ملیہ سے بفضلہ تعالیٰ پاک ہوتا ہے۔ تفسیر روح البیان میں آیت: "ما کنت تدری ما الکتب" الآیۃ کے ذیل میں مصنفؒ فرماتے ہیں:

اجتمعوا علیٰ ان الرسل علیهم السلام كانوا مؤمنين قبل الوحي، معصومين من الكبائر ومن الصغائر الموجبة لنفرة الناس عنهم قبل البعثة و بعدها فضلاً عن الكفر۔

ترجمہ: ......"اس پر سب متقدمین و متاخرین، اولین

و آخرین، سابقین ولاحقین، تمام محدثین و مفسرین، فقہا ٔ کرام اولیا ٔ عظام علما ٔ ملت و فضلا ٔ ملت، ومشائخ عظام کا اتفاق ہے کہ انبیا ٔ کرام و رسل عظام وحی سے پہلے مؤمن تھے، گناہ کبیرہ نیز گناہ صغیرہ سے جو لوگوں میں نفرت کا باعث ہیں نبوت سے پہلے معصوم تھے اور بعد بھی معصوم ہوتے ہیں۔ چہ جائیکہ کفر۔" (معاذاللہ)

لہذا نبی معظم حضرت خضر علیہ السلام کو قاتل، مجرم ٹھہرانا اس گوہر شاہی کی جہنم کی تیاری ہے۔ ایسا شخص مورد غضب جبار ہے۔ لعنۃ اللہ ورسولہ میں گرفتار ہے۔ جہنمی ہے، دوزخی ہے، مردود الشہادت ہے، ناقابل خلافت وناقابل امامت ہے۔ وناقابل قیادت ہے۔

پھر ان کے قاتل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں، کیونکہ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کی شریعت کے احکام کا نفاذ باطن پر تھا۔ وہ باطن کے اعتبار سے فیصلہ فرماتے، موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے احکام کا نفاذ ظاہر پر تھا۔ جیساکہ سرکار دوعالم ﷺ کی شریعت کے احکام کا نفاذ اور فیصلے ظاہر پر ہیں:

" نحن نحکم بظواھر کم ولا نحکم ببواطنکم "

ترجمہ:...... ہم تو تمہارے ظاہر پر فیصلے کرتے ہیں ہم تمہارے باطن کے اعتبار سے فیصلے نہیں کرتے۔

توحضرت خضر علیہ السلام نے اس لڑکے کو اس لئے ہلاک کیا کہ اس نے

بالغ ہوکر اپنے ماں باپ کو قتل کرنا تھا۔ توبعد میں اسے قتل کیا جانا تھا۔ آپ نے اس کو ہلاک کردیا، باطنی علم کی بناء پر، توباطن پر حکم جاری کرنا یہ من جانب اللہ تھا۔ قرآن حکیم نے تائید فرمادی اور حضرت خضر علیہ السلام کے قول کو ذکر کیا کہ :" مَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِيْ ذٰلِكَ تَأْوِيْلُ مَالَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْراً ـ"

جب اس جاہل، اجہل، جہال کو فیض ظاہری اور فیض باطنی کا ہی پتہ نہیں اس علم سے خالی اور کورا ہے تو کوئی اس سے استفاضہ واستفادہ کیسے کرسکتا ہے؟ اور یہ خبیث، اخبث، خباث کسی کو افاضہ اور افادہ کیسے کرسکتا ہے۔ جانبین سے انقطاع ہے۔ اور جانبین سے افتراق ہی افتراق ہے۔ ایسی پیری مریدی اور ایسی عقیدت اور بیعت میں کچھ بھی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ "و ذلك هوالخسران المبين۔"

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

حضرت سیدنا جنید بغدادی سید الطائفہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چند صوفیوں نے کہا کہ ہمیں اب نماز، روزہ کی ضرورت نہیں۔ ہم پہنچ گئے!، ہم پہنچ گئے!۔ "فقد اوصلنا، فقد اوصلنا" مریدین ومعتقدین حضرات نے سید الطائفہ رضی اللہ عنہ سے ان کے یہ کلمات عرض کئے تو آپ نے فرمایا سچ کہا انہوں نے۔ "فقد اوصلوا!، فقد اوصلوا!" عقیدتمندوں نے عرض کی حضرت آپ بھی ان کی تصدیق وتائید فرما رہے ہیں؟ فرمایا: "فقد اوصلوا اِلیٰ جهنم!، فقد اوصلوا اِلیٰ جهنم!" وہ جہنم کی طرف پہنچ گئے۔ پس وہ جہنم کی طرف پہنچ گئے۔

معیار ولایت:

قرآن حکیم نے معیار حق اور معیار ولایت میں یہ بیان فرمایا:

" قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ الرَّحِیْم۔"

ترجمہ :......"آپ فرمائیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنالے گا اور تمہاری بخشش فرمادے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔"

بغیر اتباع رسول اللہ۔ بغیر اطاعت نبی اللہ۔ بغیر اتباع شریعت محمدیہ کبھی بھی کوئی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے کہ :

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
ہرگز بہ منزل نخواہد رسید

علمائے کرام، صوفیائے عظام، صلحائے، نجبائے، شرفائے، کملائے، بدلائے، اقطاب واغواث کا بیان کردہ اصول شرع ملاحظہ فرمائیں :

" الشریعة كالسفینة، والطریقة كالبحر، والحقیقة كالصدف، والمعرفة كالدر، من اراد الدر ركب علی سفینة ۔"

یعنی شریعت المطہرۃ الغرا ! کشتی کی مانند ہے۔ طریقت مستقیمہ وسیعہ ! سمندر کی مانند ہے۔ حقیقت اصلیہ ! سیپیوں کی مانند ہے۔ معرفت مطلوبہ ! موتی کی مانند ہے۔ جو موتی کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ کشتی میں سوار ہو جائے۔

کوئی فرد ! ہوا میں اڑے، آگ پر چلے۔ جب تک اس میں اتباع شریعت

نہیں، ولایت نہیں۔ کرامت نہیں۔ یہ اہانت ہوگی یا استدراج ہوگا۔ جہلا، حمقا، خبثا! کرامت اور اہانت میں فرق نہیں کرتے۔ شیطان! مشرق میں ہو، آن واحد میں مغرب میں پہنچ جائے یہ استدراج ہے۔ اور اگر کسی متبع سنت بزرگ اور ولی کامل سے اس کا صدور ہو تو یہ کرامت ہے۔ خرق عادت یہ ہیں : ارہاص، معجزہ، کرامت، معونت، اہانت اور استدراج۔

ارہاص :...... نبی پاک صاحب لولاک ﷺ سے اظہار نبوت ورسالت سے پہلے جو امور خارق عادت، خلاف عادت صادر ہوئے ان کو "ارہاص" کہتے ہیں۔

معجزہ :...... سرکار دوعالم ﷺ سے اعلان نبوت ورسالت کے بعد جو امور خارق عادت اور خلاف عادت صادر ہوئے وہ "معجزہ" ہیں۔ جیساکہ "شق القمر"، "رد شمس" اور معراج وغیرہ۔

کرامت :...... سرکار دوعالم ﷺ کے امتی "مرد کامل"، "مقرب بارگاہ الٰہی"، "غوث"، "قطب"، "ابدال"، "ولی اللہ"، "صحابیٔ رسول"، "تابعی"، "تبع تابعی"، "ائمہ مجتہدین"، "اولیائے کاملین" سے جو امور خرق عادت، خلاف عادت صادر ہوں ان کو کرامات کہتے ہیں، اور کرامات اولیا حق ہیں۔ (شرح عقائد)

معونت :...... عام مومنین سے جو خرق عادت وخلاف عادت امر صادر ہو وہ معونت ہے۔

اہانت :...... بے باک، فجار یا کفار سے ان کے خلاف خرق عادت امر ظاہر ہو وہ اہانت ہے۔

استدراج :...... بے باک، فجار، یا کفار سے ان کے موافق خرق عادت امر

ظاہر ہو تو وہ استدراج ہے۔ جیسا کہ ہندو کہتے ہیں کہ ہمارا کرشن جی!! اپنی دس گوپیوں کے پاس ایک وقت میں تھا۔ یہ استدراج ہے۔

مسلمانوں کو اصول شرع مذکورہ کے اعتبار سے سمجھ لینا چاہئے کہ ریاض نوکر شاہی کے تمام افعال واقوال، اعمال واحوال وکردار مذکورہ گندے اور غلیظ اور فحش اور نجاسات ہیں۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تمہیں گندگی کی چھینٹیں پڑیں گی۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تم فحش اور بے حیائی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تم نشہ وسکر میں محو ہو جاؤ گے۔

" اتبعو السواد الاعظم من شذ شذ فی النار۔" سواد اعظم بڑی جماعت کی اتباع کرو جو جماعت سے الگ ہوا وہ نار جہنم میں الگ ہوا۔ علیکم بالجماعۃ جماعت کو لازم پکڑو۔ ایسے عقل کے اندھوں، دل کے گندوں، جاہلوں .... خباثت کے پتلوں کے پیچھے مت جاؤ۔

مسلمانو! اب اس کو کیا کہو گے۔ جو شراب کے نشہ میں مخمور رہتا ہے، حالانکہ سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے: کل مسکر حرام (ہر نشہ دینے والی (شے) حرام ہے۔) لہٰذا شراب، بھنگ، چرس، افیم، گانجا، تاڑی، سپرٹ، الکوحل یہ سب نشہ دینے والی ہیں حرام ہیں۔

نشہ دینے والی شے جبکہ وہ سیال بہنے والی ہو پانی کی صورت میں ہو تو وہ نجس بھی ہیں۔ لہٰذا شراب اور بھنگ، چرس، گانجا جبکہ گھوٹی گئی ہوں۔ اور تاڑی (دودھ) جب اس میں سکر آجائے اور سپرٹ اور الکوحل یہ سب نجس اور پلید ہیں اور حرام بھی ہیں۔ (کتب فقہ۔ عالمگیری وغیرہ)

مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا حرام ہے اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا حرام ہے۔ حدیث میں ایسے مردوں اور عورتوں پر لعنت آئی ہے۔ سرکار فرماتے ہیں:

" لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات بالرجال۔"

ترجمہ :...... اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کے مشابہ بنتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔

اب رہا مسئلہ مجذوبیت کا، حقیقی مجذوب احکام شریعت کا انکار نہیں کرتا۔ مجذوب اگر عورتوں کے کپڑے پہن لیتا ہے۔ تو شرعاً اس پر گرفت نہیں کیونکہ وہ مکلّف نہیں رہا کیونکہ وہ سلوک طے کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی اس کے قلب پر واقع ہوئی اور وہ برداشت نہ کر سکا اور اس پر جذب طاری ہو گیا۔ اور عقل گم ہو گئی۔ جس کی وجہ سے وہ مکلّف نہ رہا۔

رابعہ بصریہ علیہا الرحمۃ ولیہ تھیں۔ پاکباز تھیں۔ ان کو طوائفہ کہنا یہ ریاض نوکر شاہی کی خباثت اور ضلالت ہے۔

ریاض نامی اور اس کے معتقدین کو مساجد میں حلقۂ ذکر کرنے کی اجازت دینا اور جگہ دینا فتنہ وفساد کو جگہ دینا ہے۔ اور مساجد میں تخریب کاری کا سامان پیدا کرنا ہے۔ سنی مسلمانوں کو لازمی ہے کہ ان کو ہرگز دل ودماغ، ذہن وفکر، منبر ومحراب اور مسجد ومدرسہ میں جگہ نہ دیں۔ اور ان کی صحبت سے بچیں۔ للصحبۃ تاثیر ولو کان سا......

نظام مصطفیٰ کا نفاذ ہوتا تو قاضیٔ اسلام ایسے لوگوں کو شہر بدر کر دیتا۔

(فتاویٰ عالمگیری، مظہری وغیرہ)

ھذا من عندی و اللہ اعلم بالصواب

کتبہ فقیر ابوالعلا محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی، قصور

شئون حرمین کے رئیس

امام کعبہ : شیخ محمد بن عبد اللہ سبیّل کا فتویٰ :

گوہر شاہی ملعون کے دجل وافتراء کا یہ عالم ہے کہ اس نے اپنی حجر اسود کی مزعومہ تصویر کے جھوٹ کو سچ باور کرانے کے لئے ائمہ حرم میں سے ایک خود ساختہ امام بنایا، اس کا نام تجویز کیا اور پھر دعویٰ کیا کہ اس نے میری حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے کہ "امام حرم حماد بن عبد اللہ نے اس کی حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ یہ امام مہدی کی تصویر ہے۔" لیکن جب اس سلسلہ میں شئون حرمین کے سربراہ شیخ محمد بن عبد اللہ بن سبیّل سے رابطہ کیا گیا، اور انہیں اس ملعون کی مذکورہ بالا ہفوات اور دعووں پر مشتمل اخبارات ورسائل اور پمفلٹ پیش کئے گئے اور ان کو بتلایا گیا کہ گوہر شاہی ملعون کا یہ دعویٰ ہے کہ امام حرم حماد بن عبد اللہ نے بھی اس کی حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ یہ اس کی صداقت کا نشان ہے۔ تو شیخ محمد بن عبد اللہ بن سبیّل نے اس کو جھوٹ اور فراڈ قرار دیا، اس کی تردید فرمائی اور فتویٰ جاری کیا کہ ایسا دعویٰ کرنے والا شخص دجال وکذاب ہے، اور فرمایا کہ حجر اسود پر ایسی کوئی تصویر ظاہر نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی امام نے اس کی تصدیق کی ہے بلکہ اس نام کا کوئی امام ہی نہیں، شیخ سبیّل کے فتویٰ کا ترجمہ اور اس کا عکس درج ذیل ہے :

"تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہیں، صلاۃ و سلام اس ذات اقدس پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں، اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر، امابعد : ہمیں بعض پاکستانی جرائد کے ذریعہ یہ خبر پہنچی ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام کا بانی وسربراہ جو ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص ہے، نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مہدی ہے، اور اپنے اس دعویٰ پر اس نے یہ استدلال پیش کیا ہے کہ حجر اسود پر اس کی شبیہ نظر آئی ہے، اور بقول اس کے امام حرم حماد بن عبد اللہ نے اس بات کی تصدیق بھی کی ہے، میں حقیقت کی وضاحت اور اظہار حق کے لئے یہ بات مسلمانوں کے نام لکھ رہا ہوں کہ کسی بھی شخص کی تصویر حجر اسود میں ظاہر نہیں ہوئی، اور نہ حرمین شریفین کے اماموں میں سے کسی نے اس بات کی تصدیق کی ہے، بلکہ حرمین شریفین میں حماد بن عبد اللہ نام کا کوئی امام سرے سے موجود نہیں ہے، یہ شخص ریاض احمد گوہر شاہی امام مہدی نہیں ہے بلکہ یہ شخص سب سے بڑا جھوٹا، سب سے بڑا گمراہ، لوگوں کو گمراہ کرنے والا، سب سے بڑا دھوکہ باز اور دجالوں میں سے ایک دجال ہے"۔

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
مكتب الرئيس

الرقم : ....
التاريخ : ....
المشفوعات : ....

" رسالة إمام الحرم المكي الشريف إلى عموم المسلمين "

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه أجمعين أما بعد :

فقد بلغنا الخبر الذي تناقلته بعض الجرائد الباكستانية بأن رئيس منظمة سرفروشان اسلام المدعو / رياض أحمد جوهر شاهي قد ادعى أنه المهدي ، واستدل على دعواه بأن صورته ظهرت في الحجر الأسود ، وأن إمام الحرم المكي / حماد بن عبد الله قد صدق على ذلك

وإني - توضيحاً للحقيقة وإظهاراً للحق وأداء للواجب - أكتب هذه الأحرف بياناً للواقع للإخوة المسلمين ، بأنه لم تظهر قطعاً أية صورة لأي أحد في الحجر الأسود . ولم يصدق أحد من أئمة الحرمين الشريفين على ذلك ، بل إنه لا يوجد في الحرمين الشريفين أي إمام باسم (حماد بن عبد الله) .

وإن هذا المدعو (رياض أحمد جوهر شاهي) مدعي المهدوية المذكور ما هو إلا كذاب ضال مضل ودجال من الدجاجلة . والله الهادي إلى سواء السبيل .

محمد بن عبد الله بن سبيل

الرئيس العام لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
وإمام وخطيب المسجد الحرام

چوتھا باب

فتنہ گوہر شاہی کا تعاقب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے عدالتی کاروائی، مقدمات اور فیصلوں کی روئیداد :

ریاض احمد گوہر شاہی نے شروع شروع میں اگرچہ اپنے آپ کو بریلوی مسلک کا باور کرایا۔ اور بریلوی مسلک کے علماءؒ سے اپنا ربط و ضبط ظاہر کیا۔ چنانچہ اسکی تحریک کے ابتدائی دور میں متعدد بریلوی زعماءؒ نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے اس کی تائید و تصدیق کی۔ مگر اس کی اصلیت ظاہر ہونے اور عقائد معلوم ہونے پر رفتہ رفتہ انہوں نے نہ صرف اس کی سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لیا بلکہ اس کے کفریہ عقائد سے کھلے عام برأت کا اظہار کرتے ہوئے اس پر کفر وارتداد کا فتویٰ جاری کیا۔

ہماری معلومات کے مطابق بعض جگہوں پر گوہر شاہی نے بریلوی علماءؒ کی جانب سے اپنے خلاف لگائے جانے والے کفر وارتداد کے فتویٰ کو عدالت میں چیلنج کیا،

اور اپنے مخالفین کو نیچا دکھانے میں کامیاب ہو گیا۔

یوں وہ پہلے سے زیادہ بے باک بہادر اور جری ہو گیا اور اس نے اپنی ارتدادی سرگرمیاں تیز کر دیں، اس کے کارندے بھی کھلے عام اس کے عقائد و نظریات کا پرچار، اور اس کے لٹریچر کی تقسیم کرنے لگے۔ غالباً ان کے آقاؤں نے انہیں یقین دلا دیا تھا کہ اب فضا ہموار ہے، اور مخالفت کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ اگر کچھ لوگ اس طرف متوجہ ہوئے بھی تھے تو وہ ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ وہ بلا خوف تردید کھلے عام جلسے، جلوس اور محافل قائم کرنے لگے۔ اور تحریف کلمہ پر مشتمل نہایت غلیظ قسم کا ایک اسٹیکر شائع کر کے اسے سیدھے سادے مسلمانوں میں پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ سب سے پہلے تھانہ رنگ پور، ضلع مظفر گڑھ کی حدود میں اس کا ایک مرید اسحٰق کھیڑا اس دل آزار اسٹیکر اور دوسرا ارتدادی لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے پکڑا گیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تربیت یافتہ کارکن جناب حافظ محمد اقبال صاحب نے نہ صرف اس کی نشاندہی کی بلکہ تھانہ اور عدالت میں جا کر اس کے خلاف چارہ جوئی کی اور اہالیان علاقہ کو اس فتنہ کی سرکوبی کی طرف متوجہ کیا، اور تمام مسلک کے مسلمانوں کو اس فتنہ کی سنگینی سے آگاہ کیا اور متفقہ طور پر مظاہرہ کیا گیا اور انتظامیہ نے مجبوراً اس موذی کو گرفتار کیا اور اس پر مقدمہ قائم کر کے دہشت گردی کی عدالت سے اسے سزا دلائی گئی۔ گوہر شاہی کے عقائد اور اس کی تحریک کے خلاف سب سے پہلی عدالتی چارہ جوئی اور اس میں کامیابی کی رپورٹ ماہنامہ "لولاک ملتان" کے حوالہ سے درج ذیل ہے:

فتنۂ گوہر شاہی کے خلاف انسداد دہشت گردی عدالت ڈیرہ غازی خان کا فیصلہ :

ریاض احمد گوہر شاہی راولپنڈی کے علاقہ کا رہنے والا تھا۔ گزشتہ عشرہ سے یہ کوٹری سندھ میں براجمان ہے۔ اس کے عقائد و نظریات خالصۃً ایک بے دین کے ہیں۔ اس کا رہن سہن، طرز معاشرت، طور و طریق یہ بتلاتا ہے کہ یہ کسی ایجنسی کا شاخسانہ ہے۔ مال و دولت کی ریل پیل نے اسے ایمان، عقیدہ، اخلاق و عمل سے تہی دست کر دیا ہے۔ اس نے اب فتنہ کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اس کے گروہ کے اثرات پورے ملک میں سرایت کر رہے ہیں۔ تمام مسالک کے علماء نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ (دیوبندی، بریلوی اکابر اور امام حرم شیخ عبداللہ بن سبیّل کے فتاویٰ جات اس کتاب کے باب سوم میں آچکے ہیں)

دسمبر ۱۹۹۸ء میں گوہر شاہی کے گروہ کے کچھ افراد نے تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کی حدود میں پر پرزے نکالے اور گوہر شاہی نظریات کی اشاعت کے لئے حرکت کی اور کلمہ کی تحریف پر مشتمل ایک اسٹیکر تقسیم کیا۔ تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے دار المبلغین سے تازہ فارغ ہونے والے ایک عزیز نوجوان حافظ محمد اقبال کو، جو وہاں کے رہنے والے تھے جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے اس فتنہ کے سدباب کی کوشش کی۔ ۱۱ دسمبر کو رنگ پور میں تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے اس بے دینی کے خلاف مظاہرہ کیا جس کی اخباری خبر یہ ہے:

"مظفر گڑھ (نامہ نگار) نواحی قصبہ رنگ پور میں کلمہ طیبہ میں تحریف کرنے والے ملعون ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جمعہ کے روز زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں اہلسنت، دیوبندی، اہل حدیث، تحریک جعفریہ، انجمن تاجران رنگ پور، انجمن فدایان مصطفیٰ رنگ پور، انجمن طلباٗ اسلام رنگ پور، جمعیت علماٗ پاکستان رنگ پور، اور اہل حدیث یوتھ فورس کی کال پر لوگوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ احتجاجی مظاہرہ میں نہ صرف ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی گئی بلکہ اس کا پتلا بھی جلایا گیا۔ مقررین نے عوام کو تحریف کلمہ کے مجرم ریاض احمد گوہر شاہی کے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے فوری اور سخت اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کے پیروکار کافر، مرتد اور واجب القتل ہیں۔ مسلمان نہ تو انہیں مساجد میں داخل ہونے دیں۔ بلکہ ان کے جنازے میں بھی شریک نہ ہوں۔ اور انہیں مرنے کے بعد اپنے قبرستانوں میں دفن نہ کرنے دیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسحٰق کھیڑا کے علاوہ اس کے دس ساتھیوں کو جن کی درخواست میں نشان دہی کی جاچکی ہے فی الفور گرفتار کیا جائے۔ اس تنظیم پر سرکاری طور پر پورے ملک میں پابندی لگائی جائے۔ ریاض گوہر شاہی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف تحریف کلمہ کا

مقدمہ درج کر کے انہیں سرعام پھانسی دی جائے۔ تاکہ آئندہ کسی کو مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی جرأت نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ رنگ پور میں اس کے پیروکاروں کو گرفتار نہ کیا گیا تو یہ ہڑتال اور احتجاجی مظاہرے جاری رہیں گے۔ اس موقع پر علاقہ مجسٹریٹ جی ایم ریاض خان اور ان کے معاون چوہدری شفقت بشیر نے مظاہرین کو یقین دلایا کہ ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی نے اسحٰق کھیڑا کے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری کے لئے پولیس کو احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ مجرموں سے کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ ان کی اس یقین دہانی پر مظاہرین پرامن طور پر منتشر ہو گئے۔"

(۱۲ دسمبر ۱۹۹۸ء نوائے وقت ملتان)

حافظ محمد اقبال صاحب کی درخواست لیگل ایڈوائزر کو بھجوادی گئی۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں 295/A کیس کے اندراج کی سفارش کی۔ کیس درج ہوا۔ ملزم گرفتار ہوا۔ اس کی نشاندہی پر لٹریچر، اسٹیکر، آڈیو، وڈیو کیسٹیں برآمد ہوئیں۔ رنگ پور کے مسلمانوں نے بھرپور دینی غیرت کا مظاہرہ کر کے کیس کے لئے شب و روز محنت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ نے ان کی قانونی معاونت کی۔ ڈیرہ غازی خان کی دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں کیس پیش ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب نے اپنے رفقاٗ

سمیت اس کیس کے لئے شب و روز ایک کر دیئے۔ ڈیرہ غازی خان کے معروف قانون دان وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب کی اس کیس کے لئے خدمات حاصل کی گئیں۔ انہوں نے کوشش کی اور عدالت سے اجازت لے کر وہ ملزم کو ملے۔ اس پر اسلامی تعلیمات پیش کیں۔ اس کی رہنمائی کی، اسے تبلیغ کر کے گوہر شاہی نظریات کا بطلان اس پر واضح کیا۔ لیکن ملزم اتنا جنونی تھا کہ وہ بدستور ان کفریہ نظریات پر ڈٹا رہا۔ مجبوراً کیس کی سماعت شروع ہوئی۔ ڈیرہ غازی خان انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج جناب بی اے فخری نے قابل فخر فیصلہ دیا۔ فتنہ گوہر شاہی کے خلاف باقاعدہ یہ پہلا تاریخی فیصلہ ہے۔ وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ مکمل فیصلہ کا متن (ترجمہ) قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

بعدالت جناب بی اے فخری جج خصوصی عدالت
انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء حکومت پاکستان

ڈیرہ غازی خان ڈویژن/ڈیرہ غازی خان/انسداد دہشت گردی/ATSC

مقدمہ نمبر 6/98/ایف آئی آر نمبر 128/98/بجرم 295-A

تعزیرات پاکستان/تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ

نام ملزم محمد اسحٰق ولد کرم خان ذات کھیڑا سکنہ بہرام پور تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ۔

منجانب سرکار مسٹر محمود اسحٰق شیخ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی۔

منجانب مدعی ایف آئی آر مسٹر ملک محمد حسین ایڈووکیٹ۔

منجانب ملزم مسٹر ناصر حسین چوہدری ایڈووکیٹ۔

تاریخ دائرگی 27/1/1999

تاریخ فیصلہ 17/3/1999

فیصلہ کا متن :

بمطابق موقف استغاثہ مورخہ 2/12/1998 اہالیان رنگ پور نے بذریعہ حافظ محمد اقبال مدعی نے ایک درخواست ایس ایچ او تھانہ رنگ پور کو پیش کی۔ وہ

درخواست برائے قانونی رائے ڈی ایس پی لیگل کو بھجوائی گئی۔ جس نے یہ رائے دی کہ جرم دفعہ 295الف کے زمرہ میں آتا ہے۔ تب یہ مقدمہ ایف آئی آر Ex.PB/1 کی صورت میں درج کیا گیا۔

ملزم جس کا نام محمد اسحٰق ہے کو اس مقدمہ میں گرفتار کیا گیا۔ جس کے خلاف الزام یہ ہے کہ یہ شخص ایسا تحریری مواد تقسیم کررہا تھا جو خوفناک حد تک غلط، توہین آمیز، بر خلاف مسلمانان تھا۔ اور اسلام کی نص کے بھی خلاف تھا اور اس قسم کا مواد ملزم سے برآمد (پکڑا گیا) ہوا۔ اور اسی طرح کا مواد اس کے قائم کردہ دفتر واقع رنگ پور سے برآمد ہوا۔ وہ جگہ جہاں سے ملزم مواد تقسیم کررہا تھا گورنمنٹ ہائی اسکول رنگ پور اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ٹیوب ویل محمد شفیع ہیں۔ اس (ملزم) نے اس قسم کا لٹریچر، کتابچے، اسٹیکر، وڈیو کیسٹ اور ریاض احمد گوہر شاہی کے فوٹو، مختلف قسم کے بورڈ اور بینرز برآمد کرائے۔

ملزم کو اس مقدمہ میں زیر دفعہ 295/A تعزیرات پاکستان چالان کیا گیا جو مؤرخہ 27/1/1999 کو اس عدالت میں پیش کیا گیا۔ ملزم کو زیر دفعہ (295ج) فوجداری نقول تقسیم کی گئیں۔ مؤرخہ 3/2/1999 کو ملزم پر فرد جرم عائد کی گئی جو زیر دفعہ 295الف تعزیرات پاکستان اور دفعہ "8" قانون انسداد دہشت گردی عائد ہوئی۔ جس کا ملزم نے انکار کیا۔ تب مقدمہ کی سماعت ملتوی کردی گئی۔ شہادت استغاثہ کے لئے استغاثہ نے چھ گواہان پیش کیے۔ تائید استغاثہ میں پھر شہادت ختم کی گئی۔

مؤرخہ 15/3/1999 روزنامہ جرأت کراچی مؤرخہ 24/2/99 اور روزنامہ نوائے وقت مؤرخہ 11/3/99 بھی وکیل استغاثہ کی جانب سے پیش کی گئیں۔

گواہ استغاثہ نمبر 1 حافظ محمد اقبال ہے جو رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کا امام مسجد

ہے۔ اس نے بیان کیا کہ مؤرخہ 2/12/98 کو قریب دو اڑھائی بجے بعد دوپہر وہ محمد شفیع کے ٹیوب ویل پر موجود تھا۔ اس نے دیکھا کہ محمد اسحٰق ملزم پوسٹر EX.PA تقسیم کررہا تھا۔ یہ پوسٹر جو ایک اسٹیکر تھا اس پر کلمہ طیبہ اس طرح چھپا ہوا تھا:

"لاالہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی"

اور اگر لفظ گوہر شاہی اس میں سے حذف کردیا جائے تو لفظ اللہ مکمل نہیں رہتا جو کہ کفر ہے اور کلمہ طیبہ کی مخالفت بھی۔ گوہر شاہی کی تصویر چاند میں دکھائی گئی تھی۔ اس متذکرہ اسٹیکر میں جو مخصوص نشان P.1 ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی اس تصویر میں سورج میں دکھائی دے رہا ہے۔ نشان P.2 ہے وہ ریاض احمد گوہر شاہی "حجر اسود" میں دکھایا گیا ہے۔ مزید اس نے ظاہر کیا اپنے آپ کو فضا (خلا) میں متذکرہ اسٹیکر میں ریاض احمد گوہر شاہی کا کلمہ :

"لاالہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی"

چاند میں نشان مخصوص P.5 اسٹیکر پر دکھلایا گیا۔ ایک شعر جو اس اسٹیکر کے اوپر سامنے تحریر ہے صاف ظاہر کررہا ہے گوہر شاہی اب ظاہر ہوا ہے تمام پوشیدہ مقام میں سے۔ یہ شعر مخصوص نشان P.6EX. ہے۔ گواہ نے مزید بیان کیا کہ اس (گواہ) نے احتجاج کیا اور ملزم محمد اسحٰق کو متذکرہ بالا اسٹیکر تقسیم کرنے سے روکا لیکن ملزم نے اصرار کیا کہ ریاض احمد گوہر شاہی اس کا (ملزم) کا نبی ہے اور وہ (ملزم) اس کے لئے اپنی جان تک دینے کے لئے تیار ہے۔ اور کوئی شخص اس (ملزم) کو اس اسٹیکر پر چھپا ہوا پیغام تقسیم کرنے سے نہیں روک سکتا۔ دوسرے لوگ بشمول ڈاکٹر غلام مشتاق نے بھی ملزم کو لٹریچر، اسٹیکر تقسیم اور چسپاں کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر ایک درخواست EXPB تحریر کی گئی جو لوگوں کے مطالبے پر (اہالیان رنگ پور) ایس ایچ او تھانہ رنگ

پور کو پیش کی گئی۔ پھر 6/12/98 کو ایس ایچ او نے مدعی کو بشمول خواجہ مشتاق، چوہدری الطاف، ملک فرید، حاجی محمد یار اور عاشق وغیرہ کو بلایا اور ملزم نے آگے آگے چل کر جو کہ ملزم ہتھکڑی میں تھا۔ اس (ملزم) نے اپنے دفتر واقع رنگ پور کا دروازہ کھولا، لائیٹ جلائی اور مندرجہ ذیل کتابیں اور لٹریچر برآمد کرایا۔

کتاب	نشان صفحہ	تعداد
روشناس	7	5
مینارۂ نور	8	15
روحانی سفر	9	9
تریاق قلب	18	10
یادگار لمحات	11	2
نور ہدایت	12	1
تصویر حضرت عیسیٰ	16	

اسٹیکر پی 4 1 تعداد 8، ویڈیو کیسٹ پی 5 1 تعداد 8، 0 5 ہینڈ بل پی 17 تعداد 50، 40 فوٹو ریاض احمد گوہر شاہی پی 18 تعداد 40، تین بینرز اور آٹھ مختلف تصاویر برآمد ہوئیں۔

تمام مندرجہ بالا چیزیں پولیس نے بذریعہ فرد مقبوضگی EX P-C اس کی (مدعی) اور دیگر گواہان کی موجودگی میں قبضہ میں لیں اور انہوں نے فرد پر دستخط کئے۔ اگلا گواہ ملازم حسین جو بطور گواہ نمبر 2 کی حیثیت سے پیش ہوا۔ اس نے (گواہ نمبر 2) نے بیان کیا کہ وقوعہ کے روز ملزم محمد شفیع کے ٹیوب ویل کے نزدیک اسٹیکر تقسیم کر رہا تھا۔ جو سخت قابل اعتراض تھے۔ کلمہ ان پر اس طرح چھپا ہوا تھا" لا الہ الا اللہ

ریاض احمد گوہر شاہی" وہ (گواہ) ان کو پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور اس لٹریچر سے حیثیت مسلمان ہونے کے اس (گواہ) کے جذبات شدید مجروح ہوئے۔ استغاثہ نمبر 3 محسن مشتاق ہے۔ اس گواہ نے بھی استغاثہ کے موقف کی مکمل تائید کی۔ گواہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ملزم محمد اسحٰق اسٹیکر تقسیم کر رہا تھا۔ جس پر "لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی" چھپا ہوا تھا اور الفاظ محمد رسول اللہ تحریر نہیں تھے۔ گواہ استغاثہ نمبر 4 خواجہ مشتاق احمد نے کہا کہ وہ چوک رنگ پور کے نزدیک محمد اسحٰق کے دفتر کے نزدیک موجود تھا کہ پولیس ملزم کو لے آئی وہ اس وقت ہتھکڑی میں تھا اس (ملزم) نے دروازہ کھولا، لائیٹ جلائی، لکڑی کی الماری (جنوبی طرف کمرہ میں تھی) کھولی اس میں کتب روحانی سفر P.9 روشناس P.7 تحفۃ المجالس، تریاق قلب P.18 اور اسی طرح دوسری کتابیں پولیس کو پیش کیں۔ اس نے (ملزم) نے اسٹیکر جس پر "لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی" چھپا ہوا تھا 8/9 ویڈیو کیسٹ بھی تھیں۔ فوٹو گراف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور گوہر شاہی اور پمفلٹ بھی پولیس کو پیش کئے۔ ایس ایچ او نے تمام چیزوں کی فہرست بنائی اور فرد مقبوضگی پر دستخط میں نے کئے۔ عبدالرحیم حوالدار محرر نمبر 280 گواہ استغاثہ نمبر 280 کی حیثیت سے پیش ہوا اور اس نے FIR جو ڈی ایس پی قانونی کو بھیجی گئی درج کی۔ فتح محمد خان سب انسپکٹر گواہ استغاثہ نمبر 6 پیش ہوا۔ جس نے مقدمہ کی تفتیش کی جب مؤرخہ 2/12/1998 کو بطور ایس ایچ او رنگ پور تعینات تھا۔ مذکرہ تاریخ کو حافظ محمد اقبال گواہ استغاثہ نمبر 1 نے درخواست (شکایت) EX.PB اور اسٹیکر EX.PA اس ایس ایچ او (مجھے) پیش کی۔ اس کے بعد ایس ایچ او نے روزنامچہ واقعاتی میں رپٹ درج کی۔ ڈی ایس پی قانونی کی رائے حاصل کرنے کے لئے رپورٹ کی۔ مؤرخہ 4/12/1998 کو ڈی ایس پی

قانونی کی رائے موصول ہوئی۔ جو ایف آئی آر کی بنیاد ہے۔ EX.PB درج ہوئی۔ اللہ دتہ سب انسپکٹر ایڈیشنل ایس ایچ او تھانہ رنگ پور نے تین کیس گواہان کے بیانات تحریر کیئے۔ جن کے نام حافظ محمد اقبال گواہ نمبر 1 ملازم حسین اور محسن مشتاق۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اس نے (گواہ) متذکرہ بالا سب انسپکٹر کی تحریر کو بھی شناخت کرنا ہے۔ جو اس نے تحریر کی اور دستخط کیئے۔

گواہ نے مزید کہا کہ مؤرخہ 6/12/98 کو اس نے تفتیش کا آغاز کیا، جائے وقوعہ پر جاکر ملاحظہ موقع کیا، نقشہ موقع EX.PD تیار کیا۔ اس نے نقشہ جائے برآمدگی بھی تیار کیا۔ گواہان کے بیانات قلمبند کیئے۔ بعد ازاں تکمیل تفتیش ملزمان کو حوالات جوڈیشنل بھیجا گیا۔

فاضل وکیل صفائی نے تمام گواہان استغاثہ پر طویل جرح کی اور موقف اختیار کیا کہ ملزم سے کوئی قابل اعتراض مواد برآمد نہیں ہوا اور لٹریچر جس کی برآمدگی ملزم سے دکھلائی گئی ہے جعلی ہے اور ملزم کو محض گواہان سے مذہبی اختلافات کی بنیاد پر ملوث کیا گیا ہے۔ ملزم اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان دیوبندی خیالات کے ہیں۔ ملزم کا بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری قلمبند ہوا۔ جس میں اس نے تمام الزامات سے انکار کرتے ہوئے غلط مقدمہ میں ملوث کیا جانا بیان کیا، اور اپنے آپ کو بے گناہ ظاہر کیا۔ ملزم نے اپنی صفائی میں دو گواہ پیش کیئے۔ جن میں سے گواہ نمبر 1 محمد عظیم نے بیان کیا کہ مؤرخہ 4/12/98 کو ملزم محمد اسحٰق اپنے کھیت کو پانی لگاتا رہا۔ اس کا بھائی احسان احمد (گواہ) اس کے پاس آیا اور کہا کہ وہ پولیس کو مطلوب ہے۔ وہ (ملزم) پولیس کے پاس گیا تو پولیس نے اسے حراست میں لے لیا۔ گواہ نے کہا کہ وہ اس (ملزم) کے پیچھے تھانہ پر گیا اور ایس ایچ او فتح محمد نامی سے التجا کی کہ ملزم

بے گناہ ہے۔ اس کو چھوڑ دیں۔ ایس ایچ او نے اسے ہدایت کی کہ مدعی مقدمہ کو قائل کرلے۔ اس نے (گواہ) نے ایس ایچ او سے کہا کہ معاملہ کو قرآن پر طے کریں۔ ایس ایچ او نے اس (گواہ) سے کہا کہ بیس ہزار روپے رشوت دے تب وہ ملزم کو رہا کریگا۔ اس نے مزید کہا کہ ملزم اس کا چچازاد بھائی ہے۔ اور وہ بے گناہ ہے۔ گواہ نے مزید بیان کیا کہ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کا پیروکار ہے۔ گواہ صفائی نمبر 2 محمد امین نے بیان کیا کہ تین چار ماہ قبل تقریباً پانچ بجے شام وہ ہوٹل پر موجود تھا۔ اس کا ہوٹل (چائے کا) شفیع والا ٹیوب ویل کے ساتھ ہے۔ جو رنگ پور سے تین چار کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اس نے کوئی وقوعہ نہیں دیکھا۔ جیسا کہ وہاں بجلی نہیں ہے گواہ نے دوپہر ہی کو اپنا چائے خانہ بند کردیا تھا۔ ملزم خود بر حلف زیر دفعہ (2) 340 ضابطہ فوجداری گواہ کے کٹہرے میں پیش ہوا۔ وکیل صفائی نے ملزم کی جانب سے بحث کرتے ہوئے کہا کہ تفتیشی آفیسر کی جانب سے تیار شدہ نقشہ غلط ہے۔ کیونکہ اس نقشہ میں ٹیوب ویل شفیع والا ظاہر نہیں کیا گیا۔ ملزم کو مدعی اور گواہان نے محض فرقہ وارانہ اختلافات کی بنیاد پر ملوث کیا ہے۔ کیونکہ ملزم اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملزم نے کوئی اسٹیکر تقسیم نہیں کیا اور نہ ہی اس نے گوہر شاہی کے نظریات کا پرچار کیا۔ کوئی آزاد گواہ استغاثہ نے پیش نہیں کیا۔ تفتیشی آفیسر نے دفعہ 103 ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جائے برآمدگی کا کوئی گواہ نہیں رکھا۔ جہاں سے لٹریچر اور دوسری چیزیں ملزم کے قبضہ سے اس کے دفتر سے قبضہ میں لیں۔ انہوں نے (وکیل صفائی) نے کہا کہ استغاثہ اپنا کیس ثابت کرنے میں ناکام ہوگیا ہے۔ اور ملزم بے گناہ ہے۔ آخر میں گواہ صفائی نے بحث کرتے

ہوئے کہا کہ گواہان صفائی نمبر1، نمبر2 نے ملزم کے موقف کی تائید کی ہے۔ فاضل وکیل نے صفائی میں کچھ دستاویزات بھی پیش کئے۔ان میں سے ایک جریدہ "امت۔کراچی" ایک نقل فوٹو کاپی مراسلہ مؤرخہ 1/3/1997 انچارج شعبہ نشر و اشاعت جاری شدہ انجمن سرفروشان اسلام ضلع مظفر گڑھ، رقم کی وصولی مؤرخہ 26/8/98 اور 4/9/98 نشان DB`DB/1`DB/2`DB/3`DB/4 جو پراسیکیوٹر کے اعتراض داخل کئے گئے اسی پر ہی شہادت صفائی کا اختتام ہوا۔

اس کے برعکس فاضل اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی جن کی معاونت ملک محمد حسین ایڈووکیٹ کونسل مدعی نے کی۔ بحث کرتے ہوئے کہا کہ اسٹیکر EXPA سے صاف ظاہر ہے کہ نیت گوہر شاہی کی دعویٰ نبوت کی ہے۔ اس نے اپنا نام اس اسٹیکر پر لاالٰہ الا اللہ سے آگے ریاض احمد گوہر شاہی چھپوایا۔ جس کے معنی یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا نبی ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ متذکرہ اسٹیکر صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ غلام احمد قادیانی نے کلمہ طیبہ میں اپنا نام شامل کرنے کی جرأت نہیں کی جس کو پوری دنیائے اسلام نے کافر قرار دیا ہے۔ انہوں نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے آپ کو متذکرہ اسٹیکر میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے مزید بحث کی کہ مذکورہ ریاض احمد گوہر شاہی نے اس اسٹیکر کے ذریعہ اپنے آپ کو چاند، سورج اور اس قسم کی چیزوں میں ظاہر کیا۔ مزید کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ چاند اور سورج میں کس طرح پہنچ گیا ہے اور پھر حجر اسود میں۔ جبکہ اللہ کے آخری پیغمبر اور رسول ﷺ بھی معراج النبی کے موقع پر براق پر تشریف لے گئے۔ اس طرح ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے آپ کو پیغمبر ﷺ سے بھی برتر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے (نعوذ باللہ)۔ انہوں

نے تمام کتب اور لٹریچر جو محمد اسحٰق ملزم کے دفتر سے برآمد ہوا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، جس میں ریاض احمد گوہر شاہی نے قابل اعتراض، توہین آمیز اور غلط مواد اور اسلام کی صریح نص کے بھی خلاف ہے۔ شہادت جو صفائی میں پیش کی گئی وہ موقف دفاع کی کوئی مدد نہیں کرتی۔ ایک گواہ صفائی ملزم کا چچازاد اور بہنوئی ہے۔ جبکہ گواہ صفائی نمبر2 کا جہاں تک تعلق ہے اس نے کوئی چیز ملزم کے دفاع میں پیش نہیں کی۔ عدالت نے فریقین کے دلائل تفصیل سے سنے اور ریکارڈ کو بھی بغور ملاحظہ کیا۔ بالخصوص لٹریچر، وڈیو کیسٹ، سمعی کیسٹ، اسٹیکر وغیرہ جو ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئے اس کے دفتر سے جو اس نے گوہر شاہی کے غیر اسلامی توہین آمیز اور غلط نظریات اور افکار کو پھیلانے کے لئے کھولا ہوا ہے۔ وہ اہم ترین گواہان مقدمہ جو اس کیس کی گہرائی تک گئے ہیں۔ گواہ استغاثہ نمبر1 حافظ محمد اقبال، گواہ استغاثہ نمبر2 ملازم حسین اور محسن مشتاق، گواہ استغاثہ نمبر3 جو کہ چشم دید گواہان ہیں۔ علاوہ ازیں گواہ استغاثہ نمبر4 خواجہ مشتاق احمد جو اس قابل اعتراض اور خلاف اسلام لٹریچر، وڈیو کیسٹ، اور آڈیو کیسٹ اور اسٹیکرز وغیرہ کی برآمدگی کا گواہ ہے۔ تمام مندرجہ بالا گواہان نے استغاثہ کے موقف کو ہر پہلو سے مطابق قانونی تقویت دی ہے۔ ان کی شہادت ایک دوسرے کی بھی تائید کرتی ہے۔ اور یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ثابت ہے کہ ملزم نے جرائم زیر دفعہ 8 قانون دہشت گردی اور زیر دفعہ 295 الف کا ارتکاب کیا ہے۔ علاوہ ازیں ملزم کی جانب سے پیش کردہ صفائی ملزم کے موقف کی کوئی امداد نہیں کرسکتی۔ گواہ صفائی نمبر1 ملزم کا چچازاد بھائی اور بہنوئی ہے اور ایک ہی گھر میں ملزم کے ساتھ رہائش رکھتا ہے۔ وہ استغاثہ کی جانب سے پیش کردہ موقف اور ثبوت کی تردید میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جبکہ صفائی کا گواہ نمبر2 نے ایک لفظ بھی ملزم کے حق میں نہیں کہا۔ ملزم نے زیر

دفعہ 8 قانون انسداد دہشت گردی کا ارتکاب جرم کیا جو خلاف اسلام غلط اور توہین آمیز ہے۔ اور اس قسم کا مواد شہادت استغاثہ میں پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے کہ ملزم اس قسم کے عقائد کو پھیلانے کے لئے دفتر چلا رہا تھا۔ مزید بر آں ملزم نے اپنے بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری میں کہا کہ وہ (ملزم) ریاض احمد گوہر شاہی کا پیروکار ہے۔ اسٹیکر EXPA غیر اسلامی، جذبات کو مجروح کرنے والا اور اسلام کی نظر میں قابل اعتراض ہے۔ پس محمد اسحٰق کو ارتکاب جرم دفعہ 8 قانون انسداد دہشت گردی میں سات سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتنی ہو گی۔ ملزم کو ارتکاب جرم زیر دفعہ 295 الف تعزیرات پاکستان دس سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتنی ہو گی۔ ملزم کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ میعاد اپیل 7 یوم ہے۔ مال مقدمہ بعد گزرنے میعاد اپیل و نگرانی ضبط سمجھی جائے گی۔ ہر دو سزائیں ایک ساتھ شروع ہوں گی۔ دفعہ 382 ب ضابطہ فوجداری کی رعایت ملزم کو دی جاتی ہے۔ نقل فیصلہ ملزم کے حوالہ کیا گیا اور فیصلہ بغیر کسی اجرت کے کھلی عدالت میں سنایا گیا۔

بی اے فخری

جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی

ڈیرہ غازی خان ڈویژن

گوہر شاہی کے خلاف

دوسری عدالتی کاروائی کی روئیداد :

گوہر شاہی فتنہ کے خلاف سب سے پہلے قانونی گرفت کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قدم اٹھایا ہے۔ اس ضمن میں ابھی تک حکومت اور انتظامیہ جرأت مندانہ اقدام سے گریز کر رہی ہے۔ تاہم رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کے مقدمہ کے بعد مولانا احمد میاں حمادی نے ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف قانون سے مدد طلب کرتے ہوئے اب تک جو کارروائی کی ہے وہ پیش خدمت ہے :

ترجمہ ایف۔آئی۔آر گوہر شاہی

ایف۔آئی۔آر نمبر : ۱۰۸

تاریخ : ۲ مئی۔۱۹۹۹ء

مدعی : علامہ احمد میاں حمادی

دفعات : اے ۲۹۵-بی ۲۹۵-سی ۲۹۵، ۸ اے ٹی اے

گزارش ہے کہ میں مذکورہ بالا پتہ پر رہتا ہوں۔ جامع مسجد ختم نبوت میں خطیب اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا صوبائی کنوینر ہوں۔ مورخہ ۸-۱۲-۹۸ کو میں اپنی جامع مسجد کے دفتر میں موجود تھا، تقریباً ۱۰:۹ بجے کا وقت تھا۔ روز نامہ "امت" کراچی اور روزنامہ "کاوش" حیدر آباد منگوائے جن میں ریاض احمد گوہر شاہی ساکن "خدا کی بستی" نزد کوٹری ضلع دادو کا انٹرویو پڑھا جس میں اس نے کہا ہے کہ :

۱ ...... جو کچھ مجھے محمد ﷺ پڑھاتے ہیں وہی میں بتاتا ہوں۔

۲ ...... حضور پاک ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

۳ ...... جس اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ اس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی تحریر ہے اس کے متعلق کہا کہ شائع کرانے میں کوئی بھی جرم نہیں۔

۴ ...... قرآن مجید کی سورتیں ۱۰-۱۱-۱۲-۱۴-۱۵ کا ابتدائی جملہ "آلر" کی بابت اپنے مریدوں کے حوالے سے کہا ہے کہ "الف" سے اللہ۔ "ل" سے لا الہ الا اللہ اور "ر" سے ریاض احمد گوہر شاہی مراد ہے۔

۵ ...... اس کے مریدوں نے اسے امام مہدی کہا ہے اور یہ کہ اس کی تصویر چاند اور بیت اللہ کے حجر اسود میں موجود ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے ان باتوں کی تردید نہیں کی۔

۶ ...... قیمتی گاڑیوں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور عیش والی زندگی گزارنے کو رسول پاک ﷺ کے جہادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری کرنے سے تشبیہ دے کر جائز قرار دیتا ہے۔

۷ ...... اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے دو ارکان نماز اور روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر، غیر اسلامی کارروائیوں کو اہم قرار دے کر، اسلام کے بنیادی ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کر کے، حضور پاک ﷺ کی توہین، قربانی کی بے حرمتی، مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتا ہے۔

میں نے ایسی درخواستیں ضلعی انتظامیہ کو بھی دی ہیں۔ استدعا ہے کہ قانونی کارروائی کی جائے۔ میں ان الزامات سے متعلق "آڈیو" اور "ویڈیو" کیسٹیں پیش کروں گا۔

نوٹ: فریادی کے اس بیان کو درست تسلیم کرتے ہوئے دستخط کر دیئے۔

بخدمت جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، ڈپٹی کمشنر۔ سانگھڑ۔

بخدمت جناب ایس-پی۔ سانگھڑ، ڈی-ایس-پی۔ ٹنڈو آدم، ایس-ایچ-او ٹنڈو آدم

بخدمت جناب اے-سی، ایس-ڈی-ایم۔ ٹنڈو آدم

عنوان: ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعات

اے ۲۹۵۔ بی ۲۹۵ سی۔ ۲۹۵ ایف-آئی-آر کا اندراج:

گزارش ہے کہ نام نہاد انجمن سرفروشان اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی ساکن "خدا کی بستی" نے مورخہ ۷ دسمبر ۹۸ء کو توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا ارتکاب کیا ہے۔ جسے روزنامہ "امت" اور روزنامہ "کاوش" نے مورخہ ۸ دسمبر ۹۸ء کو شائع کیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱ ...... جو کچھ مجھے محمد ﷺ پڑھاتے ہیں وہی میں بتاتا ہوں۔

۲ ...... حضور پاک ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

۳ ...... کئی بار رسول اکرم ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہوئی ہے۔

۴ ...... جس اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ اس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی تحریر ہے اس کے متعلق کہا کہ شائع کرانے میں کوئی بھی جرم نہیں۔

۵ ...... قرآن مجید کی سورۃ نمبر ۲ کے ابتدائی جملہ "آلم" کا مطلب بتاتے ہوئے کہ "الف" سے اللہ، "ل" سے لا الہ الا اللہ، "م" سے محمد ﷺ ہے، بتا کر اپنے مریدین کی طرف سے سورۃ نمبر ۱۰-۱۱-۱۲-۱۴-۱۵ پانچ سورتوں کے ابتدائی جملہ "آلر" کے بارے میں "الف" سے اللہ۔ "ل" سے لا الہ الا اللہ اور "ر" سے ریاض احمد ہے یہ بتا کر رسول اکرم ﷺ پر اپنی برتری ظاہر کی۔

۶ ...... اس کے مرید اسے امام مہدی کہتے ہیں۔ اور اس کی تصویر چاند اور بیت اللہ کے حجر اسود میں موجود ہے۔

۷ ...... قیمتی گاڑیوں میں غیر ملکی لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور پر تعیش زندگی گزارنے کو رسول پاک ﷺ کے جہادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑے پر سواری کرنے کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے۔

۸ ...... اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے دو ارکان نماز اور روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر، اپنی غیر اسلامی کارروائیوں کو اہم قرار دیا ہے، اور اسلام کے بنیادی ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کیا ہے۔

اس طرح اس شخص ریاض احمد گوہر شاہی نے رسول اکرم ﷺ پر اپنی برتری جتاتے ہوئے کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھنے اور تقسیم کرنے پر اپنے غیر مسلم مریدوں کو کچھ نہ کہہ کر بلکہ راضی ہو کر توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے۔ اور قرآن مجید کی پانچ سورتوں کے ابتدائی جملہ "آلمر" میں اس کے مریدوں نے اس کا ذکر بتا کر رسول اللہ ﷺ پر اپنی برتری ظاہر کرنے اور قرآن مجید کا مطلب غلط بیان کر کے توہین قرآن کا ارتکاب کیا ہے۔ نیز اس کی ان تمام بکواسات سے تمام باشعور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں جس کا ثبوت ۸ دسمبر ۹۸ء کی بعد نماز عصر اس کی بکواسات چھپنے کے بعد تمام نمازیوں نے اپنے جذبات کا اظہار کر کے مہیا کر دیا ہے۔

گزارش ہے کہ اس ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعات اے ۲۹۵۔ بی ۲۹۵۔ سی ۲۹۵ کے تحت ایف۔آئی۔آر درج کر کے کارروائی کا حکم صادر فرمادیں۔ (دونوں اخبارات نشان زدہ اس کے ہمراہ ارسال خدمت ہیں)

علامہ احمد میاں حمادی

صدر تنظیم تحفظ ناموس خاتم الانبیاء پاکستان۔
وامیر مجاہدین ختم نبوت پاکستان۔
ومرکزی رکن شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر ملتان۔
وصوبائی کنوینر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ
وخطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈوآدم۔

نوٹ: اب ذیل میں گوہر شاہی نے اس ایف۔آئی۔آر کے جواب میں ڈپٹی کمشنر دادو کو جو درخواست بھیجی وہ ملاحظہ فرمائیں۔

بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر دادو

بخدمت جناب ایس۔پی دادو

معرفت: جناب انچارج پولیس چوکی P.P "خدا کی بستی" کوٹری (دادو)

عنوان: مخالفت میں تحریری درخواست کے اعتراضات کے جوابات۔

جناب عالی:

انچارج پولیس چوکی P.P "خدا کی بستی" کوٹری ضلع دادو کی معرفت میری مخالفت میں آپ کو احمد میاں حمادی (صدر تنظیم تحفظ ناموس خاتم الانبیاؑ پاکستان وامیر مجاہدین تحفظ ختم نبوت پاکستان مرکزی دفتر ملتان۔ وصوبائی کنوینر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ وخطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈوآدم) نے ایک تحریری درخواست دی جن کے اعتراضات کے جوابات حاضر خدمت ہیں۔

اعتراض نمبر ۱ تا ۳ کے جواب میں کہ یہ عقیدے کا اختلاف ہے بعض عقیدے کے لوگوں کے نزدیک حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی شخصیت

(نعوذ باللہ) ایک عام انسان کی حیثیت کی سی ہے جبکہ دوسرے عقیدے کے لوگ آپ ﷺ کو حیات النبی ﷺ تسلیم کرتے ہیں۔ (یہ اختلاف قدیمی اختلاف ہے۔ جس کی تائید اور تردید میں لاتعداد کتب عام مل سکتی ہیں) میرا تعلق اسی عقیدے کے لوگوں سے ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو حیات النبی ﷺ ماننے کے ساتھ ساتھ سلاسل طریقت (قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی) اولیاءِ کاملین کی کاملیت کے معترف ہیں۔ ہمارے عقیدے کے لوگوں کے نزدیک حضور پاک ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے عمل تکسیر سکھایا جاتا ہے۔ جس کا طریقہ حضرت سخی سلطان باہو کی کتاب نور الہدیٰ میں درج ہے۔ ہمارے عقیدے کے اولیاءِ کاملین کی کتابوں کے مطابق غوث قطب ابدال و دیگر ۳۶۰ افراد بامرتبہ ولی (رجال الغیب) دنیا کے نظام کو چلانے کے لئے ہر وقت دنیا میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ افراد حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں بالمشافہ ہی ملاقات کرتے ہیں۔

جس علم کا میں ذکر کر رہا ہوں، یہ علم مکمل طور پر کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ ظاہری کتابوں میں اور علم کے اشارے ملتے ہیں، یہ علم مکمل طور پر سینہ بہ سینہ سکھایا جاتا ہے۔ لہٰذا میں نے گزشتہ دنوں المرکز روحانی کوٹری شریف میں حیدرآباد کے صحافیوں کی کثیر تعداد سے گفتگو کرتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ مجھے بھی یہ علم حضور پاک ﷺ کے سینۂ مبارک سے حاصل ہوا۔ جیسا انہوں نے سکھایا اور بتایا ویسا ہی لوگوں تک پہنچا رہا ہوں۔ (سینہ بہ سینہ علم کا ثبوت ولیوں کی کتابوں میں موجود ہے جو ہم دکھا سکتے ہیں۔) جیسا کہ ہر عالم جانتا ہے کہ جب حضرت شاہ شمس نے مولانا رومی سے حدیث فقہ کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے اور جب شاہ شمس نے پانی کے حوض میں کتابیں ڈال کر خشک

نکالیں تو حضرت مولانا رومی نے کہا یہ کیا ہے؟ تو حضرت شاہ شمس نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے حضور پاک ﷺ سے دو طرح کے علم حاصل ہوئے ایک تمہیں بتادیا اور دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔

اعتراض نمبر ۴ تا ۵: "آلر" اسٹیکر ہندوؤں نے R.A.G.S. انٹر نیشنل انگلینڈ کے تحت چھپوا کر تقسیم کیا تھا جس کا ہمیں قطعی طور پر پیشگی علم نہ تھا لیکن ان کے عقیدے کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے بعد ہمارا اوتار ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ گزشتہ دنوں پریس بریفنگ میں بھی میں نے ایک سوال کے جواب میں واضح کر دیا تھا کہ یہ ان کے عقیدے (ہندوؤں) کے مطابق کوئی جرم نہ تھا لیکن غلط فہمی سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو سکتے تھے اس لئے اس اسٹیکر کو فوری ضبط کر لیا گیا ہے۔ اور ہدایات جاری کر دیں کہ آئندہ مرکزی کمیٹی کی اجازت کے بغیر کوئی بھی اسٹیکر شائع نہیں کیا جائے۔

ہندوؤں کے مطابق "آلر" سے مراد "الف" سے اللہ۔ "ل" سے لا الہ الا اللہ اور "ر" سے ریاض احمد گوہر شاہی تھا جس کی ہم تائید نہیں کرتے یہ ان کا اپنا خیال تھا۔ جس کے لئے ہم اخبارات میں تردید کر چکے ہیں۔ ہمارے نزدیک نبوت ختم ہو چکی ہے۔ اور حضور پاک ﷺ کی نبوت کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے، بے شک میں نے مسلمانوں کو "آلمٓ" (الف۔ل۔م) کا مطلب بتایا کہ "الف" سے مراد اللہ، "ل" سے لا الہ الا اللہ، "م" سے محمد ﷺ ہے۔ اس پر ہندوؤں نے "آلر" کا مطلب اپنے خیال سے لے لیا وہ لوگ بھی قرآن کا جائزہ لیتے رہتے ہیں کیونکہ بیرون ممالک میں مسلمان بھی ان کے ساتھ اس جماعت میں ہیں اور رسول اکرم ﷺ پر

برتری کا اظہار کے اعتراض کے جواب میں کہ رسول اکرم ﷺ پر کوئی بھی برتری حاصل نہ تو کر سکا اور نہ کر سکتا ہے۔ ہم تو حضور اکرم ﷺ کے ادنیٰ سے غلام ہیں۔

اعتراض نمبر ۶ : اگر معتقد امام مہدی کہتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ وہ کیوں کہتے ہیں۔ ہم نے تو ابھی تک ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہوا۔ البتہ نشانی بتاتا ہوں کہ جس کی پشت پر کلمہ کے ساتھ مہر مہدیت ہو گی وہی امام مہدی ہو گا۔ رہا چاند اور حجر اسود پر شبیہ (تصویر) کا تو ہم اخبارات کے ذریعے کئی بار حکومت پاکستان سے اپیل کر چکے ہیں کہ اس تصاویروں کی تحقیق کی جائے۔

اعتراض نمبر ۷ کے جواب میں تقریباً روزانہ شام کو سیر کے لئے نکلتا ہوں جس میں میری بیوی اور بچی بھی ساتھ میں ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی پنجاب یا بیرون ممالک سے بھی انجمن کی کارکن جنکا تعلق شعبہ خواتین سے ہوتا ہے ہمارے یہاں آجاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمیں بھی اپنا شہر دکھائیں تو ہم ان کو بھی اپنی گاڑی میں بٹھا لیتے ہیں۔ ان میں میری فیملی کے علاوہ کوئی باپردہ ہوتی ہیں تو کوئی بے پردہ، خاص کر بیرون ممالک کی خواتین اکثر بے پردہ ہوتی ہیں۔ رہا سوال گاڑی کا، گاڑی گاڑی ہے سستی ہو یا مہنگی البتہ پریس بریفنگ کے دوران صحافیوں کے سوال کے جواب میں ہم نے کہا کہ واقعی آپ ﷺ کے دور میں لینڈ کروزر نہیں تھی اس زمانے میں گھوڑے تھے۔ حضور اکرم ﷺ وقت کے لحاظ سے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری فرمایا کرتے تھے۔

اعتراض نمبر ۸ کے جواب میں عرض ہے کہ اسلام کے پانچوں بنیادی ارکان کا تعلق ظاہری عبادت سے ہے۔ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری تعلیمات کا تعلق بھی اسلام کے پہلے بنیادی رکن یعنی کلمہ طیبہ سے ہے اور کلمہ طیبہ کا تعلق ذکر

سے ہے اس کو غیر اسلامی کارروائی کہنا کفر ہے۔ اس ذکر کی بابت قرآن مجید نے سختی سے عمل کی تاکید کی ہے (اللہ کا ذکر کثرت سے کرو) اور جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹوں کے بل بھی اللہ کا ذکر کرو۔ حتیٰ کہ خرید و فروخت میں بھی اس سے غافل نہ رہنا۔ اگر ان کی حقارت کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں۔

جناب عالی : میں اس بات کو واضح کرتا چلوں کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا چاند کی شبیہ کا ہے اس کے بارے میں کیوں شور نہیں اٹھاتے ؟ حکومت اس کی کیوں تحقیق نہیں کرتی ؟ چند فرقے جو تصویروں کو حرام سمجھتے ہیں وہ جانتے ہوئے بھی کہ حجر اسود پر شبیہ (تصویر) ہے لوگوں کے ذہن الجھانے کے لئے اور حجر اسود کی تصویر جیسے اہم مسئلہ کو دبانے کیلئے ایسے بے مقصد حربے استعمال کر رہے ہیں تاکہ اس اہم مسئلے سے عوام کی توجہ ہٹی رہے۔

جناب عالی : ہماری پوری تعلیم وڈیو کیسٹ نمبر ۲ اور کتب میں موجود ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مخالفین اس تعلیم میں بھی ردوبدل کر کے عوام الناس کو شک و شبہ میں ڈال رہے ہیں۔ چاند اور حجر اسود کے علاوہ بھی اللہ کی طرف سے مصدقہ نشانیاں ہیں جن کے ثبوت ہم فراہم کر سکتے ہیں اللہ کی نشانیوں کو جھٹلانا منافقت ہی ہے۔ اگر اس کی تحقیق نہ کی گئی تو بہت بڑا فتنہ اٹھنے کا خطرہ ہے۔ جب فتنہ کے وقت حکومت تحقیق کرلے گی تو بہتر ہے کہ فتنہ سے پہلے ہی تحقیق ہو جائے تاکہ فتنہ ہی نہ اٹھے۔

اپنے خلاف اعتراضات کے جوابات کے ساتھ ملکی و غیر ملکی اخبارات کی کاپیاں، چاند اور حجر اسود کے اوریجنل فوٹوز، حجر اسود کی کمپیوٹر تصدیق سرٹیفکیٹ اور تعلیمات پر مبنی وڈیو کیسٹ بھی ہمراہ ہے۔

نوٹ: علامہ احمد میاں حمادی نے تفتیش کے لئے جو درخواست دی وہ ملاحظہ ہو:

خدمت جناب ڈی۔ایس۔پی صاحب۔ ٹنڈوآدم

و جناب ایس۔ایچ۔او صاحب پی۔ایس۔ ٹنڈوآدم

و ایس۔ڈی۔ایم صاحب۔ ٹنڈوآدم

عنوان: دوبارہ تفتیش مقدمہ گوہر شاہی

گزارش یہ ہے کہ ملزم نام نہاد گوہر شاہی نے اپنے خلاف ایف۔آئی۔آر میں عائد الزامات کا دفاع کرتے ہوئے الزام نمبر ۱ تا ۳ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

۱۔ ان الزامات کا تعلق عقیدہ کے اختلاف سے ہے۔ اس کے مطابق اسکا عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ زندہ ہیں اور میرا عقیدہ ہے اس کے خلاف ہے۔ جبکہ یہ سراسر غلط ہے۔

میرے اکابر اور میرا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ حیات ہیں۔ اس لئے کہ اللہ پاک نے قرآن مجید کے سورۃ نمبر ۳ اور آیت نمبر ۱۶۹ میں فرمایا ہے کہ:

"جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوگئے ان کے بارے میں مردہ ہونے کا گمان بھی نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں ان کو رزق ملتا ہے۔"

اللہ کے بعد سب سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد باقی رسولوں اور نبیوں کا درجہ ہے، ان کے بعد صدیقین کا درجہ ہے، ان کے بعد شہیدوں کا درجہ ہے۔ تو جب صدیقین سے بھی کم رتبے والے شہداء زندہ ہیں تو صدیقین سے اوپر انبیاء اور ان سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ کیوں زندہ نہ ہوں

گے۔ یقیناوہ زندہ ہیں یہ صرف بات کو الجھانے کے لئے اس نے الزام لگایا ہے اسی طرح اس نے یہ بھی کھلا ہوا جھوٹ بولا ہے کہ میں رسول پاک ﷺ کو ایک عام انسان جیسا سمجھتا ہوں۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ تمام علماء اہل سنت یعنی علماء دیوبند کا بلکہ تمام امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ رب العزت کے بعد ساری مخلوق سے افضل واعلیٰ ہیں:

بعد از خدا بزرگ توئی مختصر

میرا بھی یہی عقیدہ ہے اسی طرح میں اور میرے اکابر تصوف کے تمام سلسلوں کو بھی مانتے ہیں۔ میرے سگے دادا حضرت مولانا حماد اللہؒ بہت بڑے عالم اور سلسلۂ قادریہ کے پیر تھے۔ آج تک سلسلۂ قادریہ کی گدی ہالیجی شریف پنوں عاقل میں قائم ہے۔ میرے چچازاد بھائی مولانا عبدالصمد اب گدی نشین ہیں۔ میں خود سلسلۂ قادریہ میں اپنے دادا سے بیعت ہوں۔

۲...... اور اسی طرح حضور ﷺ اپنے حقیقی تابعداروں، سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں یعنی اپنے سچے غلاموں کو اپنی زیارت بابرکت سے مشرف فرماتے ہیں۔ مگر حضور ﷺ کے سچے غلام یہ کبھی نہیں کہتے کہ ہم بارہا حضور ﷺ سے بالمشافہ ملاقات کرتے رہتے ہیں۔ ان الفاظ میں گستاخی کی بو ہے اور یہ الفاظ گستاخ رسول گوہر شاہی کے ہیں۔ نیز رسول اکرم ﷺ کسی بھی عیاش، مذہب کی آڑ میں بدکار اور بیگانہ عورتوں سے بدن دبوانے والے منحوس شخص کو اپنی زیارت سے مشرف نہیں فرماتے بلکہ ایسے بد قماش شخص پر آپ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے جو آپ ﷺ کے حوالے سے شیطانی کھیل کھیل رہا ہو۔

۳...... تمام اہل اسلام کے نزدیک دینی علوم قرآن وسنت میں بند ہیں۔ اس

سے باہر جو بھی علم ہوگا وہ دینی علم نہیں ہوگا۔ حضرت مولانا رومی اور شاہ شمس تبریز یقیناً اللہ والے تھے۔ اس شخص کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ ان حضرات کے بابرکت ناموں کو اپنے ناجائز اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

۴...... اعتراض نمبر ۴ تا ۵ کے بارے میں اس نے لکھا ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں کے ابتدائی جملہ "آلر" کے اسٹیکر R.A.G.S. انٹر نیشنل انگلینڈ کے تحت ہندوؤں نے چھپوا کر تقسیم کیا۔ اس کو اس کا پہلے علم نہ تھا لیکن عقیدے کے مطابق اللہ کے بعد ہندوؤں کا اوتار ریاض احمد گوہر شاہی ہے اور اس نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ یہ بات ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کوئی جرم نہ تھی۔ یہ بھی اس کا جھوٹ اور سراسر دھوکہ والی بات ہے۔ کوئی مرید اپنے مرشد کی رضا و اجازت کے بغیر مرشد کے بارے میں یا مرشد کے عقیدے اور تعلیم کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر اس کی یہ بات مان بھی لی جائے تو "عذر گناہ بدتر از گناہ" والی مثال ہوگی۔ تو کافر مسلمان کا مرید کیسے ہو سکتا ہے؟ رسول پاک ﷺ، صحابہ کرام، اہل بیت عظام سے متعلق ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی۔ کوئی شخص ان حضرات کو مرشد بھی مانے اور کافر بھی رہے جو کافر ہے وہ اللہ اور اس کے رسول اور اسلام و اہل اسلام کا دشمن ہے۔ سورۃ نمبر :۲۔ آیت نمبر :۲۸ میں ہے :"نہ بناؤ مومنو! کافروں کو دوست مومنوں کے سوا"۔

اسی طرح سورۃ نمبر :۵۔ آیت نمبر :۵۱ میں ہے :"اے ایمان والو! نہ بناؤ یہود و نصاریٰ کو دوست، بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا، بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں فرماتے ظالموں کو"۔

مرید تو دوست سے کہیں زیادہ فرمانبردار اور دلی تعلق رکھنے والا ہوتا ہے۔ تو

اس کے کافر مریدوں نے جب قرآن کریم کی اور رسول اکرم ﷺ کی بے حرمتی اور گستاخی کی تو اس نے بھی ان کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہیں کی صرف مسلمانوں کے رد عمل سے بچنے کیلئے کہہ دیا کہ ان کے اسٹیکر وغیرہ ضبط کر لئے گئے۔ ان کو اپنے مریدوں کی فہرست سے خارج نہیں کیا۔ ان کی گستاخانہ و کافرانہ باتوں پر خاموش رہ کر اور ان کی باتوں کو نظر انداز کر کے خود بھی گستاخی اور کفر کا مرتکب ہوا۔ مزید یہ لکھا کہ اس قسم کی باتیں ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کوئی جرم نہ تھا۔ اپنے گستاخ رسول و کافر ہونے کی تصدیق کر دی۔ رسول پاک ﷺ اور قرآن مجید کی گستاخی ہر انسان (خواہ مسلمان ہو یا کافر) کے لئے ناقابل معافی جرم ہے۔ یعنی وہ واجب القتل ہے۔ مزید یہ لکھا کہ ہندوؤں نے اپنے خیال سے "آلر" کا مطلب لے لیا کیونکہ وہ قرآن مجید کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کیا کسی کافر کو اپنی غیر اسلامی رائے کے مطابق قرآن کریم یا رسول اکرم ﷺ کے بارے میں گستاخانہ رائے قائم کرنے کا حق ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ ایسے کافر تو کیا کہنا، اگر کوئی مسلمان بھی گستاخانہ رائے قائم کرے تو اس کو بھی از روئے اسلام اور ملکی قانون کی دفعہ b-۲۹۵ اور c-۲۹۵ کے تحت سزائے عمر قید اور سزائے موت دی جائے گی۔ انہی دفعات کے تحت اس کے خلاف ایف۔آئی۔آر درج کرائی گئی۔ اس کے علاوہ R.A.G.S. انٹر نیشنل کی طرف سے اللہ پاک کے ذاتی نام "اللہ" کے ڈیزائن کے اندر لا الہ الا اللہ لکھ کر محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا گیا۔ اللہ کا نام اس طرح لکھا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کو ہٹایا جائے تو اللہ کا نام بھی نہیں رہتا۔ کیا اس گستاخی کی بھی کوئی حد ہے؟ اس نے دھوکہ دینے کے لئے لکھا ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کا ادنیٰ غلام ہے۔ یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ ہے۔ اگر ادنیٰ غلام ہے تو پھر ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ اپنا نام کیوں لکھوایا؟ اگر اس کے غیر مسلم

مریدوں نے لکھا تو ان کے خلاف اس نے کوئی بھی موثر کارروائی کیوں نہیں کی ؟ یا کم از کم اپنی مریدی سے ہی خارج کیوں نہیں کیا؟ اب بھی وہ اس کے مرید ہیں۔ اس کی تمام باتیں جھوٹ اور دھوکے کی باتیں ہیں۔

۵......اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "آر" کے "الف" سے اللہ، "ل" سے لاالہ الا اللہ اور "ر" سے ریاض احمد گوہر شاہی ہندوؤں نے لکھا۔ جس کی یہ تائید نہیں کرتا مگر یہ بھی لکھتا ہے کہ یہ ہندوؤں کا اپنا خیال تھا۔ پھر یہ بھی لکھتا ہے کہ ہندو بھی قرآن مجید کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کیا کسی کافر کو قرآن مجید کا جائزہ لینے کی اجازت ہے ؟ ہر گز نہیں۔

۶......اس نے لکھا ہے کہ اس کے معتقد اسے امام مہدی کہتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ وہ کیوں کہتے ہیں۔ مرید اس کے، گستاخانہ اور کفریہ باتیں یہ لوگ لکھیں اور پوچھیں ہم ؟ اس نے کیوں نہیں پوچھا کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف اس کو امام مہدی کیوں کہتے ہیں امام مہدی کی تو ایک بھی نشانی اس میں نہیں پھر اس پر خاموشی اور رضا۔ یہ اسلام دشمنی اور فروغ کفر نہیں تو اور کیا ہے ؟ ہر مسلمان تو حضور پاک ﷺ کی بتائی ہوئی بات کو اٹل اور یقینی سمجھتا ہے۔ ذرا سا شک اور پوچھ پاچھ کو بھی کفر سمجھتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اس نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اسے اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہوا۔ البتہ امام مہدی کی نشانی یہ بتاتا ہے کہ جسکی پشت پر کلمہ کے ساتھ مہر مہدیت ہو گی وہی امام مہدی ہو گا۔ کچھ عرصہ بعد اپنی پشت پر کلمہ طیبہ اور مہر مہدیت لکھوا کر کہے گا کہ میں نے جو امام مہدی کی نشانی بتائی تھی وہ دیکھو میری پشت پر موجود ہے اور میں امام مہدی ہوں۔

۷......رہی بات چاند اور حجر اسود پر اس کی تصویر کی تو یہ بھی اس کا دھوکہ اور

فریب ہے۔ جو بات قرآن و حدیث میں نہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ پہلی صدی ہجری کے سال ۹۰ ھ میں ایک شخص "حارث کذاب" نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اپنی جھوٹی نبوت منوانے کے لئے کچھ پڑھ کر آسمان کی طرف پھونک دیتا تھا تو آسمان پر نورانی گھوڑوں پر نورانی سوار تمام حاضرین کو نظر آتے تھے مگر ایسے شخص کو بھی ماننے کے بجائے مسلمانوں نے جہنم رسید کر کے دم لیا۔ جبکہ نام نہاد گوہر شاہی کی تصویر کسی بھی مسلمان کو حجر اسود یا چاند پر نظر نہیں آئی۔ یہ تو اس نے شیطانی شوشہ چھوڑا ہے۔ اگر یہ بات سچی ہے تو لاکھوں مسلمان ہر سال حج پر جاتے ہیں اور ہزاروں روزانہ عمرہ ادا کرتے رہتے ہیں تو وہ ضرور دیکھ لیتے اور یہ ساری چیزیں ساری دنیا میں نہ سہی عالم اسلام میں تو مشہور ہو جاتی۔ اسی طرح چاند کو کروڑوں انسان دیکھتے ہیں اگر یہ حقیقت ہوتی تو پوری دنیا میں یہ بات پھیل جاتی حتیٰ کہ اسے جھوٹی تصویر شائع کروانے اور اخبارات کے اعلانات کروانے کی ضرورت بھی پیش نہ آتی۔ یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ ہے اور فریب کاری ہے۔

۸......اس شخص کا کہنا ہے کہ اس کی روحانی تربیت رسول اکرم ﷺ نے فرمائی۔ استغفر اللہ۔ معاذ اللہ۔ اگر یہ سچ ہوتا تو زندگی رسول اکرم ﷺ کے نقش قدم کے مطابق ہوتی نہ یہ کہ نوجوان خوبصورت عورتوں سے ٹانگیں دبواتا۔ رسول اکرم ﷺ بہت بڑی ذات ہیں مگر کسی صحابی یا اہل بیت کے کسی فرد یا کسی غوث و قطب نے ایسی حرکت تو کیا اس سے ملتی جلتی بھی نہیں کی کہ وہ بے پردہ نوجوان خوبصورت لڑکیوں کو اپنے ساتھ سیر و تفریح کرواتا رہا ہو یا لڑکیوں نے اس کو سیر و تفریح کروائی ہو۔ مگر اس شخص کا ایسا کردار ویڈیو کیسٹوں میں محفوظ ہے اور یہ تمام باتیں متفقہ طور پر شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔

۹......یہ صحیح ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں لینڈ کروزر نہیں تھی اس لئے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سفر کیا جاتا تھا اور حضور ﷺ نے بھی سفر کئے مگر یہ سفر جہادی سفر تھے تفریحی اور عیاشی کے سفر ہرگز نہیں تھے جبکہ اس شخص کے سفر نوجوان لڑکیوں کے ساتھ غیر شرعی اور عیاشی کے سفر ہیں۔ان سفروں کو حضور پاک ﷺ کے سفروں کے ساتھ ملانا اور اپنے غیر شرعی سفروں کے لئے وجہ جواز بنانا انتہائی بدترین گستاخی ہے بلکہ غیر شعوری طور پر مسلمانوں کے دلوں میں حضور پاک ﷺ کی شان اقدس کو داغ دار بنانے کی ناپاک سازش ہے۔

۱۰......اس نے لکھا ہے کہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کا تعلق ظاہری عبادت سے ہے اور اس کی تعلیمات کا تعلق اسلام کے پہلے بنیادی رکن یعنی کلمہ طیبہ سے ہے اور کلمہ طیبہ کا تعلق ذکر سے ہے مگر اس کی یہ بات سراسر غلط ہے۔ یہ شخص کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تعلیم دیتا یا اس کا ورد بتاتا تو بات کچھ بن جاتی مگر یہ تو صرف اللہ ھو اللہ کا ذکر بتاتا ہے اور اس کے مقابلے میں نماز کو ظاہری عمل کہہ کر ایک طرح نماز کو رد کرتا ہے۔ جبکہ اسلام کے تمام اعمال میں سے برتر عمل نماز ہے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ نیز فرمایا کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ نیز فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان فرق والی چیز نماز ہے۔ایسی اہم عبادت کو اس ملحد وزندیق نے ظاہری عمل کہہ کر رد کردیا۔

۱۱......اس نے لکھا ہے کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا چاند پر اسکی شبیہ (تصویر) کا ہے۔اس اہم مسئلہ کو دبانے کیلئے حربے کے طور پر شور کیا جارہا ہے تاکہ اس اہم مسئلہ سے عوام کی توجہ ہٹی رہے۔اس کی یہ بات بھی بالکل بے ہودہ بات ہے۔ پہلے عرض کرچکا ہوں کہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی یہ بات نہیں کہ کسی شخص کی تصویر حجر اسود اور چاند میں ظاہر ہوگی اور وہ اللہ کا برگزیدہ بندہ ہوگا۔ جوبات قرآن و حدیث

میں نہیں وہ سراسر گمراہی ہے۔اس سے بڑھ کر تو مذکورہ بالا شخص "حارث کذاب" کا کرتب تھا کہ آسمان کی طرف پھونک مارتا تو نورانی گھوڑے اور نورانی سوار نظر آتے تھے مگر مسلمانوں نے اسے بھی تہ تیغ کردیا۔ جبکہ خود ساختہ تصویر سوائے چند وہم پرست افراد کے (جو کہ گمراہ ہیں) کسی کو نظر نہ آئی۔ غور طلب بات یہ ہے کہ چاند کی ٹکیہ نظر آتی ہے مگر ہے لاکھوں مربع میل پر محیط۔اس کے کہنے کے مطابق چاند پر نظر آنے والی اس کی تصویر ہے جب کہ چاند کی ایک تہائی یا ایک چوتھائی پر محیط ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تصویر کتنی ہوگی کہ اس کی ناک کا سوراخ پہاڑ کی غار کے برابر ہوگا۔اس کا سر امریکہ کے ملک کے برابر ہوگا ٹانگیں اور باقی جسم کتنا بڑا ہوگا۔اس کے کان اور ہاتھ اور ہونٹ اور دانت ،داڑھی کتنی بڑی ہوگی۔ خدا کی پناہ! اتنی جسامت تو دوزخ میں دوزخیوں کی ہوگی۔ خدا کی پناہ!۔وہ خود بھی اس پر غور کرے۔

آخری بات یہ ہے کہ اس شخص نے اپنی کتاب مینارۂ نور کے آخری صفحہ پر "فرمان گوہر شاہی" کے عنوان سے لکھا ہے کہ :

"اللہ کی پہچان اور رسائی کیلئے روحانیت سیکھو، خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔"

اسی طرح ایک امریکی خاتون جب پاکستانی جوڑے کے ساتھ اس کے پاس پہنچی اور اس جوڑے نے کہا کہ یہ خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے تو اس نے اس خاتون سے پوچھا :"تمہیں کیا چاہئے صرف اسلام یا خدا؟ خدا کی طرف کئی راستے جاتی ہیں۔ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا ہے۔ دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین اسلام غیر ضروری ٹھہرے۔ کیونکہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین

اسلام سے ہٹ کر متبادل دوسرا راستہ عشق و محبت کا بھی ہے۔ جبکہ اللہ کا فرمان ہے کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین فقط اسلام ہے۔ جس طرح سورۃ نمبر :۲۔آیت نمبر :۱۹ میں اسی طرح فرمان الٰہی ہے۔ "جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔"

اس کی غیر اسلامی بخواسات بہت سی ہیں مگر ان ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ ملکی عدالتیں اس مقصد کے لئے ہیں کہ صحیح اور غلط، سچ اور جھوٹ کو نکھار کر سامنے لایا جائے۔ یہ مقدمہ بھی عدالت کے حوالہ کیا جائے جس شخص کی تصویر حجر اسود یا چاند پر ہو، جو یہ کہتا ہو کہ مجھے گرفتار کرنے والا پولیس افسر اندھا ہو جائے گا اور وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف کو سندھی اخبار روزنامہ "سندھو" حیدرآباد مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۹ءبذریعہ کھلا خط لکھا ہو کہ اگر وزیر اعظم اور اسکی حکومت نے اس کی درخواست پر نوٹس نہ لیا تو غیبی اور روحانی طاقت سے چند دنوں کے اندر بغیر کسی واویلا کے، اس حکومت کو توڑا جاسکتا ہے۔ تو ایسے شخص کو عدالت میں جاکر اپنے مقدمہ کا سامنا کرنے میں کیا تکلیف ہوئی کہ یہ شخص سندھ ہائی کورٹ کراچی و حیدرآباد میں ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست دے کر، پھر بیماری کے بہانہ پر تین بار حاضر نہ ہو کر، غیر قانونی حربے استعمال کر کے مقدمے کو خراب اور ختم کروانے کی مذموم کوشش کرتا رہا۔ اتنی غیر معمولی طاقت والا انسان تو ہر جگہ اپنی صفائی کیلئے حاضر ہو سکتا ہے اور اپنی روحانی طاقت کے ذریعے مقدمہ کا فیصلہ بھی اپنے حق میں کروا سکتا ہے۔ مگر یہ شخص ایک دم روپوش ہو گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص بڑا فراڈی اور دھوکہ باز ہے۔ براہ کرم اس کا مقدمہ معمول کے مطابق فوری طور پر متعلقہ عدالت میں سماعت کے لئے پیش کیا جائے۔

میں آنجناب کی خدمت میں اس کی تقاریر اور غیر ملکی سفر کے تین وڈیو کیسٹ اور اس کی اپنی اخبار

نمبر ۱ : پندرہ روزہ صدائے سرفروش حیدرآباد مورخہ یکم تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء

نمبر ۲ : اسی اخبار کا شمارہ مورخہ ۱۶ تا ۳۰ جون ۱۹۹۸ء اور

نمبر ۳ : ۱۶ تا ۳۱ دسمبر، ۲۶ شعبان تا ۱۱ ر رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ اور

نمبر ۴ : ۱۶ تا ۳۰ جون ۱۹۹۹ء اور

نمبر ۵ : اسی اخبار کا خصوصی ضمیمہ ۲۵ نومبر، جشن یوم ولادت اور

نمبر ۶ : ویکلی ایریش فیصل آباد، چیف ایڈیٹر لیاقت کمال۔

نمبر ۷ : اسی کی کتاب روحانی سفر کے متعلقہ صفحات تعداد ۸ معہ ٹائٹل کے فوٹو اسٹیٹ۔

اور ہفت روزہ تکبیر کے صفحہ نمبر ۹ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۹۹ء میں جسٹس تقی عثمانی و دیگر ممتاز علماء کا فتویٰ۔

اور ہفت روزہ تکبیر صفحہ نمبر ۸ تا ۱۰ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۹ء میں گوہر شاہی کے ایک پیروکار کو ۱۷ سال قید بامشقت اور ایک لاکھ جرمانہ کی سزا کے تراشے کا فوٹو اسٹیٹ۔

اور ماہنامہ شہادت مورخہ فروری ۹۹ء میں بہ عنوان "مسیلمہ کذاب سے گوہر شاہی تک"۔

اور ماہنامہ شہادت دسمبر ۹۸ء میں بہ عنوان "جیسے آج صلیب ٹوٹ گئی" فوٹو اسٹیٹ۔

اور انسداد دہشت گردی کی عدالت ڈیرہ غازی خان کے اصلی فیصلے کی فوٹو اسٹیٹ پہلے پیش خدمت کر چکا ہوں۔

اور کلمہ طیبہ کا اسٹیکر مصدقہ بھی جن سے یہ بات واضح ہو جائیگی کہ یہ فراڈی شخص بنام ریاض احمد گوہر شاہی کس درجہ کا گستاخ رسول اور اسلام دشمن کفر کا ایجنٹ ہے۔ اس کی غیر اسلامی حرکات اور دربار رسالت کے بارے میں کی گئی گستاخیوں کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو یہ ملک وملت کے لئے بہت بڑا سانحہ ہوگا جو کہ ایک خطرناک اور خونی تصادم کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ جیسے کہ خود اس نے اپنے کھلا خط بنام وزیر اعظم میں لکھا ہے۔

فقط والسلام

خدا آپ کا حامی وناصر ہو۔

نوٹ: ان کارروائیوں کے جواب میں گوہر شاہی کے غنڈوں نے کراچی کے دفتر پر حملہ کیا اس کے جواب میں یہ درخواست لکھی گئی۔

عنوان: گوہر شاہی کے غنڈوں کی دفتر ختم نبوت پرانی نمائش پر اشتعال انگیز نعرے بازی کی روک تھام۔

گزارش یہ ہے کہ آج مورخہ ۹۹-۷-۲۵ بوقت تقریباً ایک بجے دوپہر ٹرکوں پر گوہر شاہی کے کچھ لوگ ایم اے جناح روڈ سے گزرتے ہوئے شدید اشتعال انگیز نعرے بازی کرتے ہوئے گرومندر کی طرف جا کر واپس ہوئے اور پھر انہوں نے شارع قائدین روڈ سے گزرتے ہوئے دفتر ختم نبوت پرانی نمائش مسجد باب الرحمت کے سامنے تھوڑی دیر رک کر شدید نعرے بازی کی اور ہمارے کارکنوں اور دفتر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھمکی آمیز نعرے لگائے۔ اس دوران مسلسل دفتر، کارکنوں کی طرف مکے بنا کر اشارے کر رہے تھے۔ ان کے ہمراہ تھانہ سولجر بازار کی پولیس موبائل پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ ہماری گزارش ہے کہ اس پولیس موبائل کے ذریعے ان شر پسندوں کے نام اور پتے معلوم کر کے فوری طور پر قانونی کارروائی کی جائے اور دفتر اور کارکنوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

انسداد دہشت گردی عدالت میرپور خاص کا فیصلہ

خصوصی مقدمہ نمبر 27/99

سرکار بنام: ریاض احمد گوہر شاہی ولد فضل حسین، سکنہ: خدا کی بستی کوٹری، ذات: مغل، جرم نمبر 108/99 پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم، زیر دفعہ 295 الف، ب، ج تعزیرات پاکستان، جناب انور جمال وکیل استغاثہ برائے سرکار، جناب نظام الدین پیرزادہ حکومتی اخراجات پر وکیل برائے مفرور ملزم

فیصلہ کا متن

مندرجہ بالا ملزم نے اپنے خلاف جرائم زیر دفعہ 295۔ اے، بی، سی تعزیرات پاکستان، زیر دفعہ ۸ انسداد دہشت گردی ایکٹ ۱۹۹۷ء اور زیر دفعہ ۶-ب انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت ایف آئی آر نمبر 108/99 کی بنا پر کارروائی کا سامنا کیا۔

مقدمے کے واقعات یہ ہیں کہ مدعی علامہ احمد میاں حمادی نے مورخہ ۲۰ / مئی ۹۹ء بوقت دوپہر ساڑھے بارہ بجے پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم میں ایف آئی آر درج کروائی، جس کے مطابق وہ ایف آئی آر میں دیئے گئے پتے پر سکونت رکھتے ہیں اور مسجد ختم نبوت کے خطیب اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر ہیں۔

ایف آئی آر کے مطابق مورخہ ۸ / دسمبر ۹۸ء کو بوقت نو بج کر دس منٹ صبح، مدعی اپنے دفتر میں موجود تھے، انہوں نے کسی کو روزنامہ "امت" کراچی اور "کاوش" حیدر آباد خریدنے کے لئے بھیجا، جس میں انہوں نے ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو پڑھا جس میں ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا کہ :

۱ :...... "جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھاتے ہیں وہ وہی لوگوں کو بتاتے ہیں۔"

۲ :...... "ان کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ملاقاتیں ہوئی ہیں۔"

۳ :...... "انہوں نے اسٹیکر، جس پر محمد رسول اللہ کی جگہ لا الہ الا اللہ کے بعد ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہے، کی تصدیق کی اور کہا کہ اس چھپائی یا اشاعت میں کوئی مضائقہ نہیں۔"

۴ :...... "قرآن مجید کی آیت نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴ اور ۱۵ کے بارے میں اپنے مریدوں کے حوالے سے کہا کہ الف کا مطلب "اللہ" لام کا مطلب "لا الہ الا اللہ" اور ر "ریاض احمد" کی طرف اشارہ کرتا ہے۔"

۵ :...... "اس کے مرید اس کو امام مہدی کہتے ہیں، اور یہ کہ اس کی شبیہ چاند اور بیت اللہ میں حجر اسود پر نمودار ہوئی ہے، اور ریاض احمد نے اس کی کوئی تردید نہیں کی۔"

۶ :...... "پر تعیش کاروں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر اور اپنی پر تعیش زندگی کو اس نے رسول پاک کے دوران جہاد استعمال ہونے والے قیمتی گھوڑوں کے مشابہ قرار دیا ہے اور اس کو درست کہا ہے۔"

۷ :...... "اسلام کے پانچ ارکان میں سے خاص طور پر دو ارکان نماز اور روزے" کو ظاہری عبادت قرار دیا ہے۔ اور غیر اسلامی چیزوں کو اہمیت دی ہے، اور بنیادی اسلامی ارکان کے خلاف نفرت کا اظہار کیا ہے۔

ایف آئی آر کے مطابق ملزم نے توہین رسالت اور توہین قرآن پاک کی ہے، اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ مدعی کے مطابق اس نے صوبائی ایڈمنسٹریشن کو قانونی اقدام کے لئے درخواست دی اور ویڈیو، آڈیو کیسٹ ان الزامات کے ثبوت میں پیش کرنے کی ذمہ داری اٹھائی۔ ایف آئی آر جرم نمبر 108/99 پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ زیر دفعہ 295-اے، بی، سی تعزیرات پاکستان اور زیر دفعہ ۸ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے طور پر درج کی گی۔ تفتیش کے دوران ملزم کو گرفتار نہ کیا جاسکا لہذا اس کو چالان میں جو کہ اس عدالت میں داخل کیا گیا، مفرور دکھایا گیا۔

چونکہ ملزم کو چالان میں مفرور دکھایا گیا تھا، اس لئے مختلف تاریخوں میں اس کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کئے گئے، مگر ان میں سے کسی کی بھی تعمیل نہ ہو سکی اور بالآخر عدالتی سمن رساں ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ ملزم اپنی گرفتاری کے خطرے کی وجہ سے ملک سے فرار ہو گیا اور امریکہ چلا گیا اور یہ کہ اس کی گرفتاری کے امکانات نہیں۔ اس عدالتی سمن رساں کا حلفیہ بیان قلم بند کرنے کا حکم دیا گیا جو کہ قلم بند کیا گیا۔ بعد ازاں حلفیہ بیان کی بنیاد پر حکم مورخہ ۲۰ / جنوری ۲۰۰۰ء پاس کیا گیا، جس کے تحت ملزم کی غیر حاضری میں کارروائی جاری رکھنے کا دفعہ ۱۹ (۱۰) انسداد دہشت گردی ایکٹ دفعہ 512 ضابطہ

فوجداری کے تحت کیا گیا، اس شرط کے تحت کہ اعلان تین اخبارات میں جن میں سے ایک اردو کا ہو شائع کیا جائے۔

لہذا ضروری اشتہارات روزنامہ "ڈان" مورخہ ۲۴/جنوری ۲۰۰۰ء، روزنامہ "جسارت" مورخہ ۲۵/جنوری ۲۰۰۰ء اور سندھی روزنامہ "سندھ" میں مورخہ ۲۳/جنوری ۲۰۰۰ء میں شائع کئے گئے مگر اس کے باوجود ملزم سات یوم کے اندر عدالت میں حاضر نہ ہوا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جس تاریخ کو چالان پیش کیا گیا یعنی مورخہ ۲/اگست ۱۹۹۹ء کو جناب نثار احمد درانی ایڈووکیٹ نے ملزم کی طرف سے وکالت نامہ داخل کیا اور متفرق درخواست داخل کی جس میں صحیح حالات اور واقعات جو کہ درخواست میں دیئے گئے تھے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، صحیح اور قانونی حکم جاری کرنے کی استدعا کی گئی۔ اس درخواست کا نوٹس معزز وکیل استغاثہ کو دیا گیا، مگر ملزم کو حکم دیا گیا کہ وہ پہلے عدالت کے سامنے پیش ہو، یہ درخواست فیصلہ طلب ہے، اور جناب نثار احمد درانی ایڈووکیٹ اس کے ساتھ عدالت میں پیش نہ ہوئے۔ بالآخر جب سرکاری خرچ پر وکیل رکھا گیا تو اس درخواست کو یکم مارچ ۲۰۰۰ء کو لاحاصل ہونے کی بنأ پر خارج کرنے کا حکم جاری کیا گیا، کیونکہ ملزم کی درخواست روبرو عدالت عالیہ سندھ عدم تعمیل کی وجہ سے خارج کردی گئی تھی۔ معزز عدالت عالیہ سندھ کا حکم فاضل وکیل استغاثہ نے اس عدالت میں پیش کیا، جس کی ایک نقل اس عدالت کے حکم مورخہ یکم مارچ ۲۰۰۰ء کے ساتھ منسلک ہے۔

عدالت نے سرکار کے خرچے پر جناب نظام الدین پیرزادہ کو ملزم کا دفاع

کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اس عدالت نے ملزم کے خلاف چالان زیر دفعہ 295اے، بی اور سی تعزیرات پاکستان اور دفعہ ۸ تعزیرات پاکستان جو کہ زیر دفعہ ۹ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے مستوجب سزا ہے، اور زیر دفعہ ۲ (ب) جو کہ دفعہ ۷ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت مستوجب سزا ہے، پیش کیا۔ چونکہ ملزم مفرور ہے اس لئے متعلقہ فارم میں "عذر" کے خانے میں یہ کہا گیا کہ: تصور کیا جائے گا کہ ملزم نے صحت جرم سے انکار کیا ہے۔ اس سے قبل میں نے بطور عدالت کے پرزائیڈنگ آفیسر کے زیر دفعہ ۱۶ انسداد دہشت گردی ایکٹ مطلوبہ حلف اٹھالیا۔

استغاثہ نے مستغیث کی جانب سے گواہی ریکارڈ کرنے سے قبل ایک درخواست زیر دفعہ ۵۴۰ ضابطہ فوجداری دائر کی جس میں سول جج اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ، ٹنڈو آدم کو بوجہ ان کا بیان اہم ہونے کے، اور مستغیث کا نام گواہوں کی فہرست میں نہ ہونے کے طلب کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔

وکیل دفاع کی طرف سے عدم اعتراض کے بموجب اس درخواست کو منظور کیا گیا، بعد ازاں استغاثہ نے اپنا کیس پایہ ثبوت کو پہنچانے کے لئے مستغیث علامہ احمد میاں حمادی کو بطور گواہ پیش کیا۔ اس گواہ نے ایف آئی آر، اجازت نامہ از ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سانگھڑ زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری، روزنامہ "امت" (اصل)، سندھی روزنامہ "کاوش" (اصل) اور ایک کتاب جس کا نام "گوہر: حق کی آواز" تھا، پیش کی جس کا نام سبز مارکر سے کتاب کے سامنے والے صفحہ پر لکھا ہوا تھا۔ استغاثہ نے ایک اور درخواست زیر دفعہ ۵۴۰، ضابطہ فوجداری، دائر کی جس

میں ڈی ایس پی ٹنڈو آدم شوکت علی کھتیان کو طلب کرنے کی استدعا کی گئی تھی، جنھوں نے ویڈیو کیسٹ ریکارڈ کی تھی، جن کا نام چالان میں نہیں تھا۔ یہ درخواست بھی وکیل دفاع کے عدم اعتراض کے باعث قبول کی گئی۔ بعد ازاں، استغاثہ نے ایک بیان داخل کیا جس کے ذریعے استغاثہ نے گواہ یار محمد کا نام ترک کر دیا۔

اس کے بعد استغاثہ نے گواہان، استغاثہ گلزار احمد، محمد اظفر، عبدالحفیظ عابد، جس نے اسٹیکر پیش کیا، کو عدالت میں گواہی کے لئے پیش کیا۔ اس کے بعد محمد ناصر کو پیش کیا گیا جس نے روزنامہ امت، پبلک، انتخاب، پرچم، احتساب، جرأت، سندھو، عبرت، سچ، بھگوار اور پندرہ روزہ صدائے سرفروش کی کٹنگ کی فوٹو کاپیاں پیش کیں۔ اس کے بعد استغاثہ نے مشیر محمد شفیق کو گواہی کے لئے پیش کیا، نے جائے واردات کا مشیر نامہ اور اخبارات، اسٹیکر، میگزین "شہادت" کے صفحہ نمبر ۲۰ کی فوٹو کاپی اور ایک پوسٹر کا مشیر نامہ پیش کیا۔ اس مشیر نے ملزم کے ویڈیو کیسٹ کی برآمدگی کا مشیر نامہ بھی پیش کیا۔ مشیر نے اپنا قومی شناختی کارڈ بھی پیش کیا جس کی نقل لے کر اصل کو واپس کر دیا گیا۔

اس کے بعد اے ایس آئی محمد اسحاق، جس نے ایف آئی آر لکھی تھی اور ۱۶۱ کے تحت گواہان کا بیان لکھا تھا، کی گواہی قلم بند کی گئی، اس نے اپنی درخواست بنام ایس ڈی پی او ٹنڈو آدم برائے طلبی اجازت روانگی برائے دادو، جہاں ملزم رہائش پذیر ہے، اور اجازت جو کہ اس درخواست پر دی گئی تھی، پیش کی۔ بعد ازاں سول جج اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ٹنڈو آدم جناب عبدالحئی میمن کو پیش کیا گیا، جنھوں نے استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ عابد، ناصر، محمد اظفر اور گلزار کا بیان زیر دفعہ ۱۶۴،

ضابطہ فوجداری قلم بند کرنے کے لئے ایس ایچ او کی درخواست پیش کی۔ انھوں نے مندرجہ بالا گواہان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری بمعہ ان کے شناختی کارڈ کی نقول کے پیش کئے۔ اس کے بعد سب انسپکٹر عظیم رندھاوا پولیس اسٹیشن منگلی کو پیش کیا گیا جس نے کیس کی کچھ تفتیش کی تھی، اس نے کچھ اخبارات کے تراشے اور یادگار لمحات "گوہر" "سرفروش پبلی کیشنز کی کتاب اور "روحانی سفر" نامی کتابوں کے کچھ صفحات کی نقول اور ان کتابوں کی ریکوری کا مشیر نامہ پیش کیا۔ اس گواہ نے اسلامک نیشنل نامی کتابچہ، مستغیث کا خط بنام اے ایس پی، اخبار کے تراشوں کی برآمدگی کا مشیر نامہ، ویڈیو کیسٹ، اور روزنامہ جرأت کی نقل پیش کی۔ آخر میں استغاثہ نے پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم کے ایس ایچ او انسپکٹر خالد مگر کو گواہی کے لئے پیش کیا، جس نے روزنامہ "امت" کی نقل کا تصدیق نامہ پیش کیا۔ استغاثہ نے گواہ شوکت علی کھتیان کو پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

بعد ازاں استغاثہ نے درخوست دائر کی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ ویڈیو کیسٹ کورٹ میں دکھائی جائے، جس کے لئے استغاثہ نے تمام انتظامات کرنے کی ذمہ داری اٹھائی۔ دونوں پارٹیوں کو سننے کے بعد یہ درخواست قبول کی گئی اور ویڈیو کیسٹ مورخہ ۸ / مارچ ۲۰۰۰ء کو دیکھنے کا حکم ہوا، جو کہ وکیل استغاثہ اور وکیل صفائی کی موجودگی میں دیکھی گئی۔

اس سے قبل مورخہ ۷ / مارچ ۲۰۰۰ء کو وکیل صفائی نے ایک بیان داخل کیا کہ ملزم مفرور ہے اور اس کی رہائش کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس لئے اس کا بیان زیر دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداری قلم بند نہ کیا جاسکا، اور یہ کہ اس کے نمائندے کو گواہی

دینے کی اجازت دی جائے۔ اس کے ساتھ ہی فاضل وکیل نے ایک درخواست زیر دفعہ ۵۴۰ ضابطہ فوجداری دائر کی جس میں ملزم کے نمائندے شبیر احمد کو بلانے کی درخواست کی کہ اس کی گواہی کیس کا منصفانہ فیصلہ کرنے کے لئے اشد ضروری ہے۔ گو کہ وکیل استغاثہ نے اس درخواست پر کوئی اعتراض نہیں کیا مگر عدالت نے ریکارڈ کی جانچ کے بعد فیصلہ کیا کہ ملزم جان بوجھ کر غیر حاضر رہا، مفرور ہے یا پھر کم از کم وہ کیس کا سامنا کرنے سے احتراز کر رہا ہے اور یہ کہ ملزم کو کیس کے بارے میں معلوم ہے جیسا کہ اس کی پچھلی درخواست سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ اس نے وکیل یوسف لغاری کے ذریعہ داخل کی تھی۔ لہذا اس کے نمائندے کو ملزم کے گواہ کی حیثیت سے گواہی دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ مگر انصاف کے تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے، مذکورہ نمائندے کو بحیثیت عدالتی گواہ پیش ہونے کی اجازت دے دی گئی۔

بعد ازاں شبیر احمد کو عدالتی گواہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا۔ اس گواہ نے قرآن مجید کا ایک نسخہ، کتاب مشکوٰۃ شریف، شمائل ترمذی، انجمن سرفروشان اسلام کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ، اس کے اہداف اور نظریات کی نقل، روزنامہ "امت" مورخہ ۳/دسمبر ۱۹۹۸ء اور ۱۹/جولائی ۱۹۹۷ء روزنامہ "جرأت" سندھو، سچ، عبرت، مختاور، دس روزہ صدائے سرفروش کے اصل تراشے اور اخبارات پرچم، جرأت، انتخاب، پرچم کے تراشوں کی نقول اور روزنامہ "پبلک" کے اصل تراشے پیش کئے۔ اس نے آئی جی سندھ کو دی گئی درخواست کی کاپی بھی پیش کی۔ پھر ڈپٹی کمشنر میرپور خاص کے نام درخواست اور اس پر صادر کئے گئے احکامات، ہائی کورٹ

کے نوٹس کی کاپی، ٹی سی ایس کی رسید، کمشنر میرپور خاص کے معاملات کا تبصرہ اور ہائی کورٹ سرکٹ بینچ کا حکم پیش کیا۔

چونکہ ملزم مفرور ہے اور نہ ہی اس کا اپنے کیس کے بارے میں حلفیہ بیان قلم بند کیا گیا ہے، نہ ہی کوئی گواہ ان کی طرف سے پیش کیا گیا ہے، اس وجہ سے ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد حتمی دلائل سنے گئے۔

مندرجہ ذیل نکات توجہ طلب ہیں:

۱:...... کیا ملزم ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے انٹرویو/کانفرنس جو کہ اخبارات میں شائع ہوئی ہے، میں کہا ہے کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے ہیں وہی وہ لوگوں کو بتاتے ہیں، اور یہ کہ وہ نبی علیہ السلام سے ملاقات کرتے رہتے ہیں اور محمد رسول اللہ کی جگہ جو "ریاض احمد گوہر شاہی" اسٹیکر میں لکھا ہوا ہے وہ کوئی گناہ کی بات نہیں ہے، اور اپنے مریدوں کے ذریعے اپنے آپ کو امام مہدی کہلوایا اور دعویٰ کیا کہ اس کی شبیہ / تصویر حجر اسود میں نمودار ہوئی ہے اور اس نے پر تعیش کاروں میں نوجوان لڑکیوں کے ہمراہ اپنے سفر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کے دوران نایاب گھوڑوں سے تشبیہ دی ہے اور نماز اور روزوں کو ظاہری عبادت سے تشبیہ دی ہے اور ان عبادات کے خلاف نازیباالفاظ استعمال کئے ہیں؟

۲:...... کیا ملزم کا عمل یہی ہے؟ اور اس نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے؟ اور حضور علیہ السلام، قرآن شریف اور حجر اسود کی شان میں گستاخی کی ہے؟

۳ :...... کیا ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کے اخلاق پر عمل فرقہ واریت کی ذمہ دار ہے؟

۴ :...... کیا ملزم کا عمل عوام میں دینی عدم تحفظ کا ذمہ دار ہے اور دہشت گردی کے زمرے میں آتا ہے؟

۵ :...... اگر ملزم کو کوئی سزا دی جائے تو کون سی دی جائے؟

میں نے جناب انور کمال فاضل وکیل استغاثہ اور جناب نظام الدین پیرزادہ، فاضل وکیل صفائی سرکار کی طرف سے دلائل کو سنا۔

فاضل وکیل استغاثہ نے ۴۷۲، ایس ایل ۱۹۹۵، پی ایل ڈی ۱۵، ۱۹۹۴ ایم ایل ڈی، ۸۱۲ پی جی ایل وائی، ۱۹۹۵ اور ۱۰ ایس ایل، ۱۹۹۱ پی ایل ڈی پر انحصار کیا جبکہ وکیل صفائی نے ۷۸۷ ایس سی ایم آر، ۱۹۸۱ء پر انحصار کیا۔ میں نے کیس کی فائل کا تفصیل سے معائنہ کیا ہے اور شہادتوں کا بھی جو کہ قلم بند کی گئی ہیں، مندرجہ بالا نکات پر میری عدالت کی تجویز مندرجہ ذیل ہے :

نکتہ نمبر ۱ :...... اس کے بعد حصے ثابت ہو گئے جیسا کہ ذیل میں درج ہے۔

نکتہ نمبر ۲ :...... جی ہاں۔

نکتہ نمبر ۳ :...... جی ہاں۔

نکتہ نمبر ۴ :...... جی ہاں۔

نکتہ نمبر ۵ :...... ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۵ اے، پی پی سی مجرم گردانتے ہوئے دس سال قید بامشقت کی سزا، اور پانچ ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۶ ماہ قید، ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۵-بی مجرم قرار دیتے ہوئے عمر

اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۵-سی تعزیرات پاکستان مجرم سرار دیتے ہوئے عمر قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ سزائے موت زیر دفعہ ۲۹۵-سی اس لئے نہیں دی جارہی کہ کیس کو ملزم کی غیر حاضری میں چلایا گیا ہے، ملزم کو سات سال قید بامشقت اور تیرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا بھی دی جاتی ہے اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ۸ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ ۶ (ب) انسداد دہشت گردی ایکٹ جو کہ زیر دفعہ ۷ (ب) مذکورہ ایکٹ قابل سزا ہے، عمر قید اور پچاس ہزار روپے سزا دی جاتی ہے اور بصورت عدم ادائیگی مزید ایک سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔ سزائے قید علیحدہ علیحدہ یکے بعد دیگرے نافذ العمل ہوں گی۔

وجوہات :

مندرجہ بالا نتائج کے لئے مندرجہ ذیل ہیں :

نکات ۱ اور ۲ :

ایف آئی آر میں ملزم کے خلاف درج کئے گئے الزامات کے سلسلے میں مستغیث نے عدالت کے روبرو اپنے بیان میں ایف آئی آر میں درج الزامات کی تصدیق کی ہے۔ اپنی گواہی میں اس نے کہا کہ وہ محکمہ اوقاف کے ضلعی خطیب اور جامع مسجد ٹنڈو آدم کے خطیب ہیں۔ وہ مجلس عمل ختم نبوت کے صوبائی کنوینر بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی گواہی میں کہا کہ انہوں نے مورخہ ۸ / دسمبر ۱۹۹۸ء کو دو اخبار روزنامہ "امت" اور روزنامہ "کاوش" خریدے جبکہ یار محمد، اظفر، گلزار اور

ایک دو دوسرے اشخاص ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ وقت قریباً ۹ بجے یا سوا نو بجے کا تھا۔ دونوں اخبارات میں ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو چھپا تھا۔ انہوں نے انٹرویو پڑھنے کے بعد اخبار اپنے پاس بیٹھے ہوئے دوسرے لوگوں کو بھی پڑھنے کو دیا۔ انہوں نے انٹرویو میں شامل قابل اعتراض حصوں کی نقل بھی دی جو کہ ایف آئی آر میں درج ہے، اور یہ کہ انٹرویو پڑھنے سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، انہوں نے کہا کہ انہوں نے ملزم کے قابل اعتراض انٹرویو کے سلسلے میں ایک درخواست ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم کو اور ایس ایس پی سانگھڑ کو دی اور اسی طرح کی درخواست ڈی سی سانگھڑ اور ہوم سیکریٹری کو بھی دی۔ جس میں اجازت طلب کی گئی تھی کہ ملزم کے خلاف ایف آئی آر زیر دفعہ ۲۹۵-اے تعزیرات پاکستان و دفعہ ۸ / انسداد دہشت گردی ایکٹ درج کی جائے۔ بعد ازاں اجازت ملنے پر ایف آئی آر درج کی گئی۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سانگھڑ کے اجازت نامہ کو عدالت میں پیش کیا۔ اس موقع پر وکیل صفائی نے اعتراض کیا کہ یہ مواد مستغیث نے اپنی جیب سے پیش کیا ہے لہذا گواہی میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اس اعتراض کا فیصلہ آخری مباحثے کے وقت طے کرنا کا حکم دیا گیا۔ مگر آخری مباحثہ کے وقت انہوں نے اس اعتراض کے بارے میں دلائل نہیں دیئے لہذا یہ تصور کیا گیا کہ انہوں نے اپنے اعتراض پر زور نہیں دیا۔ مستغیث نے روزنامہ امت ۸ / دسمبر ۱۹۹۸ء کی نقل پیش کی، اور ساتھ ہی کاوش کی بھی اسی تاریخ کی نقل پیش کی۔ جرح کے وقت اس کی گواہی منتشر نہیں تھی۔ اس مقدمے میں گواہان استغاثہ عبدالحفیظ، عابد اور محمد ناصر اہم گواہان ہیں۔

عبدالحفیظ عابد نے اپنی گواہی میں کہا کہ وہ این این آئی کے بیورو چیف ہیں اور روزنامہ "امت" کے حیدر آباد کے لئے بیورو چیف ہیں، انہوں نے کہا کہ ماہ دسمبر میں ایک اسٹیکر ریاض احمد گوہر شاہی کا ملا جو کہ انہوں نے روزنامہ "امت" میں شائع کیا۔ اس اسٹیکر میں ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ چاند، سورج اور حجر اسود میں دکھائی گئی، اس پر کلمہ طیبہ بھی لکھا ہوا تھا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ "ریاض احمد گوہر شاہی" لکھا ہوا تھا، گواہ نے مزید کہا کہ اس اسٹیکر کی اشاعت کے بعد انجمن سرفروشانِ اسلام، جو کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی تنظیم ہے، کا ایک وفد ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ چونکہ انہیں (یعنی گواہ کو) ریاض احمد گوہر شاہی کے متعلق کچھ غلط فہمیاں ہیں، لہذا وہ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے گواہ مذکورہ کو ایک پریس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

یہ پریس کانفرنس مورخہ ۷ / دسمبر ۹۸ء کو آستانہ گوہر شاہی خدا کی بستی کوٹری میں ہوئی۔ گواہ نے نمائندہ امت ناصر شیخ اور این این آئی کے نمائندے عابد لاکھڑ کو پریس کانفرنس میں شرکت کے لئے بھیجا، جنہوں نے پریس کانفرنس کی روئیداد کو کیسٹ میں اور قلم کے ذریعے نوٹ کیا۔

گواہ نے کہا کہ پریس کانفرنس کی روئیداد کے نوٹس اور کیسٹ ملنے پر انہوں نے انٹرویو کے بارے میں مواد اکٹھا کیا اور اس کو این این آئی کے ذریعے دوسرے اخبارات کے علاوہ اپنے اخبار روزنامہ امت میں بھی شائع کیا۔ گواہ نے کہا کہ پریس کانفرنس کی روئیداد کی اشاعت کے بعد مولانا احمد میاں حمادی نے ان سے رابطہ کیا اور دریافت کیا کہ کیا وہ اس انٹرویو کی حقانیت کا اقرار شائع کرنے کو تیار ہیں؟

بعد ازاں وہ ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن گئے، جہاں پر گواہ کا بیان لیا گیا جس میں انہوں نے اخبار میں شائع شدہ پریس کانفرنس کے بارے میں حقائق کو تسلیم کیا۔ اس کے بعد ایک پولیس آفیسر ان کو کورٹ لے کر گیا، جہاں پر ان کا بیان لیا گیا، انہوں نے اقرار کیا کہ روزنامہ امت اور کاوش وہی ہیں جن میں انٹرویو چھپا تھا۔ گواہ نے اسٹیکر بھی عدالت کے روبرو پیش کیا، جرح کے دوران گواہ کے بیان سے کسی قسم کا تضاد ظاہر نہ ہو سکا۔

جہاں تک گواہ محمد ناصر کا تعلق ہے، اس نے اپنی گواہی میں کہا کہ وہ روزنامہ امت حیدر آباد کے لئے رپورٹر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مورخہ ۷/دسمبر ۹۸ء کو دوپہر ۱۲ بجے انجمن سرفروشان اسلام کے کچھ نمائندوں نے اخبارات کے رپورٹرز کو پریس کلب سے اپنی گاڑیوں میں کوٹری پہنچایا، جہاں پر ان کو مدرسہ، مسجد اور مسافر خانے کا دورہ کرایا۔ گواہ نے کہا کہ مرکزی داخلی دروازے پر ایک اسٹیکر نمایاں تھا "لا الہ الا اللہ" کے بعد "ریاض احمد گوہر شاہی" لکھا ہوا تھا اور اس کی شبیہ اسٹیکر کے چاروں کونوں میں چاند، سورج اور حجر اسود میں دکھائی گئی تھی۔ اس کے بعد ان کو ریاض احمد گوہر شاہی کے آستانے پر لے جایا گیا جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا اور اس نے نوٹس لئے، یہ نوٹس گواہ نے اپنے بیورو چیف کو اشاعت کے لئے فراہم کئے۔ اس کے بعد مورخہ ۲۸/دسمبر ۹۸ء کو وہ پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم گئے جہاں ان کا بیان ہوا، بعد ازاں ان کو مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس لے جایا گیا، جہاں ان کا بیان زیر دفعہ ۱۶۴، ضابطہ فوجداری ریکارڈ ہوا۔ اسٹیکر کے بارے میں انہوں نے تصدیق کی کہ یہ وہی ہے جو انہوں نے دیکھا تھا۔ جرح کے دوران ان کے بیان میں بھی کسی قسم کا

فرق نہ آیا، لیکن صرف جرح کے دوران انہوں نے کہا کہ مستغیث مولانا حمادی مجسٹریٹ کے ساتھ تقریباً ۲۰ منٹ تک رہے، جب وفد ۱۶۴ کا بیان قلم بند ہو رہا تھا۔

فاضل وکیل صفائی نے میری توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ مولانا حمادی کس قدر اثر ورسوخ کے حامل ہیں اور یہ کہ بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ صرف ان کے اثر ورسوخ کے تحت قلمبند کئے گئے ہیں۔ اس کے بارے میں، میں اتنا کہوں گا کہ اگر وکیل صفائی کے بیان کو درست تسلیم کیا جائے اور بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ کو رد کر دیا جائے اور شہادت سے نکال دیا جائے، تب بھی ان دو گواہان کی شہادت، بغیر ان کے دفعہ ۱۶۴ کے بیانات کے کافی شہادت ہے۔ ان گواہان پر جرح کے دوران یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے کہ ان گواہان کو سرے سے سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کے سامنے پیش ہی نہیں کیا گیا۔

مندرجہ بالا گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر کے علاوہ، گواہان استغاثہ گلزار احمد اور اظفر کی گواہی بھی موجود ہے۔ ان دونوں نے اپنی گواہی میں کہا ہے کہ وہ جامع مسجد ٹنڈو آدم میں موجود تھے جہاں پر مستغیث اور دوسرے بھی موجود تھے، اور یہ کہ وقت تقریباً صبح ۹ بجکر دس منٹ کا تھا اور یہ کہ روزنامہ "کاوش" حیدر آباد، روزنامہ "امت" کراچی خریدے گئے تھے جو کہ انہوں نے پڑھے، جس میں ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو شائع ہوا تھا۔ انہوں نے انٹرویو کے اقتباسات دیئے، جس کے سلسلے میں ریاض احمد گوہر شاہی پر فرد جرم عائد کی گئی ہے، اور ایف آئی آر اور دعوے کی تصدیق کی ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ انٹرویو کی وجہ سے ان کے

جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ان دو گواہان کی گواہی میں بھی جرح کے ذریعے کوئی نہ فرق پیدا کیا جاسکا۔

اس کیس میں استغاثہ نے مشیر محمد شفقت کو بھی پیش کیا جس نے جائے واردات کے مشیر نامے، روزنامہ "امت" مورخہ ٨ / دسمبر ٩٨ء، مذکورہ اسٹیکر اور دوسرے کاغذات کی برآمدگی کی تصدیق کی۔ مشیر نے کہا کہ ١٥ / جولائی ٩٩ء کو مولانا حمادی نے تین ویڈیو کیسٹ ایس ایچ او ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن کے روبروان کی موجودگی میں پیش کئے اور مشیر نامہ تیار کیا گیا، جس پر اس نے دستخط کئے، انہوں نے مشیر نامے کی تصدیق کی۔ گواہ نے تین ویڈیو کیسٹ روزنامہ "امت" اور دوسری برآمد کی گئی اشیاء کی تصدیق کی۔

عملہ تفتیش کی جانب سے اے ایس آئی محمد اسحٰق، جس نے ایف آئی آر، بیانات زیر دفعہ ١٦١ ضابطہ فوجداری، مشیر نامہ جائے واردات، اخبارات، اسٹیکر اور دوسری اشیاء کی برآمدگی کی، اور اس کیس کی کچھ تفتیش کی ہے پر جرح ہوئی۔ اس گواہ نے تصدیق کی کہ مشیر نامے اس نے تیار کئے ہیں اور اشیاء درج شدہ کو اس نے برآمد کیا ہے۔

اس گواہ کی شہادت کو بھی وکیل صفائی دوران جرح مجروح نہ کرسکا۔

جناب عبدالحئی سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کو بھی پیش کیا گیا، جنہوں نے تصدیق کی کہ گواہان کے بیانات زیر دفعہ ١٦٤ انہوں نے قلمبند کئے تھے، ملزم کے حق میں کوئی قابل ذکر بیان ان سے اخذ نہ کیا جاسکا۔ وکیل صفائی نے صرف بیانات زیر دفعہ ١٦٤ کے بارے میں شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں یہ

بات سامنے لائی گئی کہ ایس ایچ او کے خط بنام سول جج برائے قلم بندی بیان زیر دفعہ ١٦٤ پر جج کے حکم کے نیچے مہر موجود نہیں۔ مگر چونکہ مذکورہ خط کورٹ کی فائل سے تیار کیا گیا ہے، جو کہ روزمرہ کے معمولات کا حصہ ہے، لہٰذا اس پر عدالت کی مہر کی ضرورت نہیں۔

سب انسپکٹر محمد عظیم جو کہ اس وقت پولیس اسٹیشن مانگلی کے ایس ایچ او تھے، اور انہوں نے اس کیس کی کچھ تفتیش کی تھی، اس گواہ نے اپنی کارروائی کے بارے میں شہادت قلم بند کروائی جس کو جرح کے دوران مجروح نہ کیا جاسکا۔

گواہ استغاثہ خالد تنگڑ ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم نے اپنی گواہی میں کہا کہ انہوں نے تین ویڈیو کیسٹ مشیر نامے کے تحت وصول کئے اور تصدیق کی کہ مشیر نامے پر ان کے دستخط ہیں۔

اس کیس میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دونوں جانب سے فوٹو کاپیاں پیش کی گئیں اور دونوں جانب سے ان فوٹو کاپیوں کی قبولیت پر اعتراض کیا گیا، وکیل سرکار نے وکیل صفائی کے اعتراض پر کہا کہ فوٹو کاپیاں گواہی میں قابل قبول ہیں کیونکہ مشینی ذریعے سے حاصل کی گئی ہیں۔

یہ بات حیرت انگیز ہے کہ ایک طرف وہ فوٹو کاپیوں پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسری طرف فوٹو کاپیوں کو جو کہ مشینی عمل کے ذریعے حاصل کی گئی ہیں قابل قبول کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرا نظریہ یہ ہے کہ فوٹو کاپیاں اس وقت تک جب تک اصل نہ پیش کرنے کے لئے کوئی قابل ذکر وجہ نہ پیش کردی جائے قابل قبول نہیں، لہٰذا دونوں طرف سے پیش کی گئی فوٹو کاپیاں نظر انداز کی جاتی ہیں۔

فاضل وکیل صفائی نے یہ نکتہ اٹھایا کہ **1981-S-C-M-R-734** کے تحت اخبارات کی خبر گواہی میں شامل نہیں، لہٰذا اقتباسات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ مگر میں اس سے متفق نہیں کیونکہ قانون اب بدل چکا ہے اور **1995P.Cr.L.J.P** میں یہ کہا گیا ہے کہ اخباری رپورٹ، اگر رپورٹر ان کی تصدیق کریں، قابل قبول ہیں، اس کیس میں چونکہ عبدالحفیظ عابد بیورو چیف این این آئی اور روزنامہ "امت" اور اسی طرح محمد ناصر شیخ روزنامہ "امت" کے رپورٹر کو پیش کیا گیا، جنہوں نے مذکورہ خبر کی تصدیق کی، لہٰذا وکیل صفائی کے اس اعتراض میں کوئی وزن نہیں۔

اس کیس میں دونوں جانب سے کچھ کتابیں پیش کی گئیں، مستغیث نے ایک کتاب پیش کی جبکہ عدالت کے گواہ شبیر احمد نے، جو کہ اپنے بیان کے تحت ملزم کا نمائندہ ہے، ملزم کے دفاع میں قرآن مجید، مشکوٰۃ شریف، شمائل ترمذی پیش کی۔ مشکوٰۃ شریف اور شمائل ترمذی کو ناشر یا مصنف کی جانب سے تصدیق کی عدم موجودگی میں زیر غور نہیں لا سکتا۔ عدالت صرف کتب قوانین، نوٹیفکیشن، کیلنڈر اور قرآن شریف کا نوٹس لے سکتی ہے، مگر مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ان کتابوں کا نوٹس نہیں لے سکتی۔ جہاں تک قرآن شریف کا تعلق ہے، اسے عدالتی گواہ شبیر احمد نے پیش کیا ہے مگر اس نے صرف اتنا کہا ہے کہ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی اس قرآن شریف اور احادیث کی روشنی میں تعلیم دیتا ہے، مگر اس نے کسی آیت یا سپارے کا ذکر نہیں کیا۔

فاضل وکیل صفائی نے اپنے بیان میں گواہ استغاثہ گلزار احمد، محمد

اظفر، عبدالحفیظ عابد، محمد ناصر سے کئے گئے سوالات کی طرف اشارہ کیا، پہلے انہوں نے یہ کہا کہ گلزار احمد اور محمد اظفر کے دستخط جو کہ ان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ پر ہیں اور جو کہ ان کے شناختی کارڈ پر ہیں، ان میں فرق ہے، اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ مذکورہ اشخاص سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کے روبرو اپنا بیان زیر دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری قلمبند کرانے حاضر نہیں ہوئے، مگر بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ اور شناختی کارڈ ملاحظہ کرنے کے بعد میرے خیال میں مذکورہ افراد کے دستخطوں میں کوئی فرق نہیں۔ فاضل وکیل صفائی نے کہا کہ گواہان عبدالحفیظ عابد، محمد ناصر نے اپنے بیانات میں اضافہ کیا ہے اور کچھ واقعات جو کہ انہوں نے اپنی شہادت میں قلم بند کرائے ہیں ان کا ذکر ان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ میں اور زیر دفعہ ۱۶۱ میں موجود نہیں ہیں۔ مگر میرے نزدیک یہ اعتراض ان کی شہادت کو رد کرنے کے لئے کافی نہیں۔

PLD. 1999 S.C.1444 میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کی مجروحات کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ وضاحتی بیان کہا جا سکتا ہے، مگر بیان میں بہتری نہیں کہا جا سکتا جس کو کہ قانون میں ترقی کے بعد رد نہیں کیا جا سکتا۔

میرے سامنے یہ بھی کہا گیا ہے کہ گواہان استغاثہ گلزار، اظفر، عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ کے بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو اسلام اور مذہب کے بارے میں کوئی معلومات نہیں، لہٰذا ان کا کہنا کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں یا یہ کہ ملزم کا عمل قابل اعتراض ہے، اس کو زیر غور نہیں لایا جا سکتا۔ میں فاضل وکیل صفائی سے اس بناء پر متفق نہیں کہ کم از کم ان گواہان کو دین اور اسلام کے بارے میں

عام معلومات ہیں اور اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے اور یہ کہ ملزم کا عمل قابل اعتراض ہے۔

وکیل صفائی نے کہا کہ تفتیش کی ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن سے ایس ایچ او مانگلی کو تبدیلی کے بعد مستغیث نے تین ویڈیو کیسٹ پیش کیں، اور یہ کہ جب تفتیش ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن سے لے کر ایس ایچ او مانگلی کے سپرد کی جاچکی تھی "اس قسم کی برآمدگی نہیں کی جاسکتی تھی"۔ چونکہ یہ اعتراض بھی تکنیکی نوعیت کا ہے لہذا PLD.1999. S.C.1444 کو مدنظر رکھتے ہوئے رد کیا جاتا ہے، بصورت دیگر بھی ایف آئی آر ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی تھی اور ایس ایچ او ٹنڈو آدم نے ہی کیس کا چالان پیش کیا تھا۔ وکیل صفائی موجودہ کارروائی کے قانونی جواز کو زیر بحث لائے ہیں کہ اجازت زیر دفعہ 196 ضابطہ فوجداری غیر قانونی ہے اور یہ کہ مستغیث نے جامع مسجد کا خطیب ہونے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا، اور یہ کہ اجازت نامہ صرف جرم زیر دفعہ 295-A تعزیرات پاکستان کے لئے عطا کیا گیا، لہذا بعد کی تمام کارروائی باطل اور غیر قانونی ہے۔

فاضل وکیل سرکار نے اس سلسلے میں دفعہ 196 ضابطہ فوجداری کی طرف توجہ مبذول کرائی جو کہ واضح الفاظ میں کہتی ہے کہ ایسی اجازت صرف جرم زیر دفعہ 295-A کے لئے دی جاسکتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اجازت نامے کے نیچے شمارہ نمبر ۳ پر مستغیث کے نام کے بعد ان کو ضلعی خطیب جامع مسجد دکھایا گیا ہے۔ فاضل وکیل صفائی نے اس بات پر بھی اعتراض کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اجازت نامہ نہیں دے سکتا چونکہ تفویض شدہ اختیارات مزید کسی کو تفویض نہیں

کئے جاسکتے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ صرف ہوم سیکریٹری جس کو حکومت سندھ نے اختیار تفویض کیا تھا، اجازت دے سکتا تھا، جیسا کہ مستغیث نے کہا ہے کہ پہلے وہ ہوم سیکریٹری کے پاس گئے اور اس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس، جس نے ان کی عرض سننے کے بعد اجازت نامہ دیا، مگر فاضل وکیل نے اس نوٹیفکیشن کو جس کا ذکر اجازت نامہ میں ہے اور جس کے تحت اجازت دی گئی ہے، نظر انداز کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ سندھ کا نمائندہ آئین کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہے۔ اس لئے فاضل وکیل کے دلائل میں کوئی زور نہیں ہے۔

لہذا مستغیث کو حق حاصل ہے کہ وہ استغاثہ دائر کرے اور مزید یہ کہ جرم زیر دفعہ 295-B اور 295-C تعزیرات پاکستان کے لئے سیکشن 196 کے تحت اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

جرح کے دوران، وکیل صفائی نے مستغیث کی دینی اسلامی معلومات کو جانچنے کی کوشش کی اور دلائل کے دوران فاضل وکیل صفائی نے کہا کہ آیات نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴ اور ۱۵ کے بارے میں مستغیث نے لاعلمی ظاہر کی ہے، لہذا ان کو دینی علم نہیں ہے، لہذا وہ کس طرح ملزم کے خلاف استغاثہ دائر کرسکتے ہیں؟ مگر وکیل صفائی نے خود مشیر شفیق کی جرح کے دوران یہ کہا ہے کہ مستغیث ایک عالم ہے۔

وکیل صفائی کا کہنا ہے کہ یہ کیس مستغیث اور ملزم کے مابین رقابت و دشمنی کا نتیجہ ہے، اور یہ کہ مستغیث ملزم کے خون کا پیاسا ہے، اس لئے ایف آئی آر ایک طے شدہ معاملہ ہے جو کہ بدنیتی کی وجہ سے دو ہفتے کی تاخیر سے درج کی گئی تھی جبکہ

اجازت نامہ ۱۳/اپریل ۹۹ء کو مل گیا تھا، یہ درست ہے کہ اجازت نامہ ۱۳/اپریل ۹۹ء کو مل گیا تھا اور ایف آئی آر ۲/مئی ۹۹ء کو یعنی دو ہفتے کی تاخیر کے بعد درج کی گئی تھی لیکن فاضل وکیل صفائی نے مستغیث اور ملزم کے مابین دشمنی کی کوئی مثال بطور نمونہ پیش نہیں کی۔

ان حالات میں یہ ممکن ہے کہ چونکہ کیس کا تعلق دینی معاملات سے تھا لہذا ممکن ہے کہ پولیس اور انتظامیہ ایف آئی آر درج کرنے سے احتراز کر رہی ہو، وکیل صفائی کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ ایسا کوئی واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا اس لئے ضلع دادو کی انتظامیہ نے مدعی کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا اور کوئی کیس درج نہیں کیا، مگر فاضل وکیل نے ایسا کوئی حکم کہ مدعی کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا جائے، پیش نہیں کیا۔

اس کیس کا ایک اہم پہلو ویڈیو کیسٹ ہیں، یہ ویڈیو کیسٹ وکیل سرکار اور وکیل صفائی کی موجودگی میں کمرہ عدالت میں دیکھے گئے تھے اور اس دوران عدالت کے استفسار پر وکیل صفائی نے انکار نہیں کیا کہ تمام ویڈیو کیسٹ کا تعلق ریاض احمد گوہر شاہی (ملزم) سے ہے۔ ویڈیو کیسٹ زیر عنوان "ریاض احمد گوہر شاہی سے سوال وجواب" میں ملزم نے کہا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے کمپیوٹر پر رپورٹ کے مطابق ملزم کی تصویر چاند پر نمودار ہوئی ہے، اور اس نے حکومت سے کہا ہے کہ اگر وہ غلط ہو تو حکومت اس کے خلاف کارروائی کرے۔ لیکن کسی نے اس کے خلاف کارروائی نہ کی۔ اسی کیسٹ میں اس نے کہا کہ قرآن شریف کے ۴۰ سپارے ہیں۔ ملزم نے "الم" اور "الر" کے بارے میں کوئی جواب دینے سے اجتناب کیا۔ اسی

کیسٹ میں حجر اسود میں اپنی تصویر کے بارے میں ملزم نے ایک سوال کے جواب میں کہا اگر حجر اسود کو الٹا کر کے دیکھا جائے تو ایک تصویر نظر آتی ہے اور یہ کہ وقت بتائے گا کہ یہ تصویر کس کی ہے اور یہ کہ اس کا کھوج کمپیوٹر کے ذریعے لگایا جائے، لیکن اس نے الزامات کا واضح اور صاف انکار نہیں کیا۔ آخری کیسٹ میں جبکہ ملزم امریکہ میں صوفی ازم کی تعلیم دے رہا ہے، خواتین اور مرد دائرے میں ایک قسم کا رقص کر رہے ہیں، مردوں نے عورتوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور "اللہ، اللہ" کہہ رہے تھے جبکہ گوہر شاہی درمیان میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کیسٹ کا یہ حصہ عدالتی گواہ شبیر احمد کے اس بیان کو جھٹلاتا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ ملزم نے سخت پردہ کا حکم دیا ہے اور یہ کہ کوئی عورت بغیر پردہ اس کے سامنے حاضر نہیں ہو سکتی اور یہ کہ کوئی بھی عورت پردہ کے پیچھے سے کوئی مسئلہ پوچھ سکتی ہے، کیسٹ کے اس حصہ میں گٹار بھی بجتا ہوا سنایا گیا ہے۔

اپنی تصویر کے چاند اور حجر اسود میں نمودار ہونے کے بارے میں ملزم کے دعویٰ کا پچھلے تقریباً سو سال میں کسی شخص یا ادارے نے مذہبی ہو یا غیر مذہبی کبھی اظہار نہیں کیا۔ صرف ملزم ہی ایسا کر رہا ہے۔ لہذا ملزم کے اس دعویٰ نے یقینی طور پر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ بلاشک و شبہ انسان چاند پر پہنچ گیا ہے مگر ملزم کا دعویٰ اس سے مختلف ہے، وہ اپنے آپ کو ایک بزرگ ہستی کی شکل میں پیش کر رہا ہے اور اپنے آپ کو اسلام کی عظیم شخصیتوں کے برابر کھڑا کر رہا ہے، جبکہ وہ کہتا ہے کہ وہ امام مہدی نہیں ہے، لہذا اس کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو ان کے طے شدہ اسلامی اصولوں سے بھٹکا دے، اس لئے مستغیث نے صحیح کہا ہے کہ اس کے

جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ حصوصاً جبکہ اس (ملزم) نے اپنی پُر تعیش موٹر کاروں کو حضور علیہ السلام کے گھوڑوں سے تشبیہہ دی ہے، اور خصوصاً جبکہ وہ کہتا ہے کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کیسٹ میں اس کے اپنے بیان کے بموجب حضور علیہ السلام اس کے قریب آئے۔ اس کیسٹ کے ذریعے حجر اسود میں تصویر نظر آنے کا الزام بھی پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔

جہاں تک اسٹیکر کا تعلق ہے جس پر "محمد رسول اللہ" کی جگہ "ریاض احمد گوہر شاہی" لکھا ہوا ہے، گواہ محمد ناصر شیخ نے کہا ہے کہ اس قسم کے اسٹیکر ملزم کے مدرسہ اور مسجد میں لگے ہوئے تھے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ اسٹیکر ملزم کی تخلیق / پیداوار ہیں۔ خاص طور پر کیسٹ میں اس نے "الم" اور "الر" کے بارے میں جوابات دینے سے پہلو تہی کی ہے۔

گو کہ گواہ استغاثہ عبدالحفیظ عابد نے اعتراف کیا ہے کہ ملزم کے تردیدی بیان مختلف اخبارات میں شائع ہوئے ہیں مگر مندرجہ بالا کی موجودگی میں ان بیانات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ فاضل وکیل صفائی نے کوشش کی ہے کہ یہ دکھایا جائے کہ کوئی ہنگامہ اور بلوہ وغیرہ نہیں ہوا، لہذا کوئی بھی مجروح نہیں ہوا، لہذا کیس جھوٹا ہے، مگر کم از کم اخبارات، استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ کے بیانات اور ویڈیو کیسٹ تو موجود ہیں۔

اسی طرح مدعی کے بیانات اور ملزم کے قابل اعتراض بیان پایہ ثبوت کو پہنچتے ہیں۔ کیس صرف اس لئے جھوٹا نہیں ہو سکتا کہ کوئی ہنگامہ اور بلوہ نہیں ہوا۔

وکیل صفائی نے اپنے دلائل میں کہا کہ یہ دو مذہبی گروہوں میں مذہبی تنازعہ کا

معاملہ ہے، لہذا قانون اور آئین کے تحت اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیج دیا جانا چاہئے۔ انہوں نے مجھے قانون یا آئین کی شق نہیں بتائی۔

وکیل صفائی نے استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے ملزم سے کمپیوٹر کا مطالبہ کیا تھا اور ملزم کے انکار پر انہوں نے غلط خبر کو ملزم سے منسوب کر کے شائع کیا ہے، مگر یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ اخبارات نے، خصوصی طور پر وہ اخبارات جو کہ عدالتی گواہ شبیر احمد نے پیش کئے ہیں، جن میں ملزم نے تردیدی بیانات شائع کئے ہیں، کسی بھی جگہ گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ پر اس قسم کے الزامات عائد نہیں کئے ہیں۔ حالانکہ اخبارات جو کہ شبیر احمد نے پیش کئے ہیں شہادت میں قبول نہیں کئے گئے، جن میں سے کچھ فوٹو کاپی تھے، مگر ناقابل قبول دستاویزات کا بھی اس قسم کے موضوع پر موازنہ کے لئے نوٹس لیا جا سکتا ہے۔

وکیل صفائی کا کہنا ہے کہ یہ کیس ملزم اور مدعی کے مابین مذہبی چپقلش کا نتیجہ ہے لہذا جماعت اسلامی جو کہتی ہے کہ: "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ" شیعہ جو کہتے ہیں کہ: "حضرت علی خدا ہیں" اور پیر پگارا کے پیروکار جو کہ "بھیج پکارہ" کا نعرہ لگاتے ہیں کے خلاف مقدمہ قائم نہیں کیا گیا، جبکہ مدعی نے جرح کے دوران یہ اعتراف کیا ہے کہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی بھی تعلیمات اسلام جیسا کہ حضور علیہ السلام نے بتائی ہیں، پر عمل کرے گا، اس کو بشارت اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتی ہے۔

اس نے یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ بشارت / زیارت کے دوران رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اس شخص کو ہدایت بھی دے سکتے ہیں، بجز ملزم کے چونکہ اس کا چال چلن قرآن اور سنت کی ہدایت کے مطابق نہیں ہے۔

میں مندرجہ بالا حصہ پر اس فیصلہ میں کوئی بحث نہیں کروں گا۔ اس کے علاوہ چاند اور حجر اسود میں تصویر نظر آنے کے الزام اور اسٹیکر میں "محمد رسول اللہ" کی جگہ "ریاض احمد گوہر شاہی" کے الفاظ جو کہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں، کے سوا کسی اور الزام پر بحث نہیں کروں گا۔ نعروں اور دیگر الزامات کے بارے میں میرا خیال ہے کہ کافی بحث / تمحیص کی ضرورت ہے جس کا نہ یہاں موقع ہے اور نہ وقت، اور دینی امور کے بارے میں ماہرین کی آراگی بھی ضرورت ہے۔

آخر میں ضمانت کا حکم جو کہ عدالتی گواہی بشیر احمد نے پیش کیا ہے، کو اس لئے زیر غور نہیں لایا جارہا چونکہ یہ نقل ہے اور مقدمہ کی اصل کاپی نہیں ہے، بلکہ یہ حکم بھی جداگانہ حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس کا تعلق سٹی پولیس اسٹیشن حیدر آباد سے ہے اور ضمانتی حکم میں ایف آئی آر کے حقائق نہیں دیئے گئے۔

مندرجہ بالا کو مد نظر رکھتے ہوئے اور وکیل سرکار کی طرف سے جو عدالتی نظائر پیش کئے گئے، ملزم نے مندرجہ بالا اعمال جان بوجھ کر کئے تھے، اور یہ کہ استغاثہ کے ملزم کے خلاف نکتہ نمبر ۱ اور نکتہ نمبر ۲ پر اب یہ کیس پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے، میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ استغاثہ نے ملزم کے خلاف نکتہ نمبر ۱ کو پایہ ثبوت تک پہنچادیا ہے، جبکہ نکتہ نمبر ۲ پر میرا جواب اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۳ :

نکات اول اور دوم پر مقدمہ بالا بحث کو مد نظر رکھتے ہوئے اور مدعی کی شہادت

کے ساتھ ساتھ گواہان گلزار، اظفر، عبدالحفیظ اور محمد ناصر شیخ کی گواہی کی موجودگی میں یہ عیاں ہے کہ ملزم کے افعال سے توہین رسالت، توہین قرآن اور توہین حجر اسود اور وکیل صفائی کے استدلال کہ ہنگامے پھوٹ پڑنے چاہئے تھے، ملزم اپنے افعال کے ذریعے مذہبی منافرت پھیلانا چاہتا تھا اور چونکہ اندریں حالات مذہبی منافرت پھیلنے کا اندیشہ ہے، لہٰذا میرا جواب نکتہ نمبر ۳ پر بھی اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۴ :

مندرجہ بالا شہادت از مدعی، گواہان استغاثہ گلزار، اظفر، عبدالحفیظ عابد، اور محمد ناصر شیخ سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ لوگوں میں مذہبی عدم تحفظ کا احساس پایا جاتا ہے، لہٰذا میرا جواب نکتہ ۴ پر بھی اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۵ :

نکات نمبر ۱ تا ۴ پر میرے جوابات کو مد نظر رکھتے ہوئے، ملزم گوہر شاہی کو زیر دفعہ **295-A** تعزیرات پاکستان مجرم قرار دیتے ہوئے ۱۰ سال قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۶ سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔

ملزم کو زیر دفعہ **295-B** مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا دی جاتی ہے، ملزم کو دفعہ **295-A** کے تحت مجرم قرار دیتے ہوئے سزائے عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ملزم کو ۱۲ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ **295-C** موت کی سزا اس لئے نہیں دی

جاری کیونکہ عدالتی کارروائی اس کی غیر حاضری میں ہوئی ہے۔

ملزم کو زیر دفعہ ۸ / انسداد دہشت گردی ایکٹ جو کہ قابل سزا ہے، زیر دفعہ ۹ / انسداد دہشت گردی ایکٹ ۷ سال قید کی سزا اور پندرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۸ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔

ملزم کو زیر دفعہ ۶ (ب) انسداد دہشت گردی ایکٹ مجرم گردانتے ہوئے زیر دفعہ ۷، عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مجرم کو مزید ۱ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ مجرم کی سزائیں علیحدہ علیحدہ ایک کے بعد ایک چلیں گی۔ مجرم مفرور ہے لہذا اس کے خلاف نا قابل ضمانت وارنٹ جاری کئے جائیں، اس فیصلہ کی ایک نقل ایس ایچ او ٹنڈو آدم کو ارسال کی جائے کہ وہ ملزم کو گرفتار کرکے سزا بھگتنے کے لئے سینٹرل جیل حیدر آباد کے حوالے کرے۔

دستخط

عبدالغفور میمن جج

11-3-2000

آخری گزارش :

آخر میں گوہر شاہی اور اس کے مریدین و معتقدین سے نہایت خیر خواہی اور دل سوزی سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نبی رحمت ﷺ کے دامن شفاعت سے رشتہ نہ توڑیں بلکہ اپنے غلط عقائد و نظریات سے توبہ کرکے اپنے آپ کو نبی رحمت ﷺ سے وابستہ کرلیں اور اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور راہ ہدایت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ فرمائے، آمین۔

(مولانا) سعید احمد جلالپوری